



تحقیق و تدوین دیوان مسعود بک

مع مقدمہ و حواشی

مقالہ

برائے پی۔ ایچ۔ ڈی۔

زیر نگرانی:

ڈاکٹر محمد اصغر

ریڈر

پیش کردہ:

محمد طارق

ریسرچ اسکالر

شعبہ فارسی

علی گڑھ مسلم یونیورسٹی، علی گڑھ

۲۰۰۸ء

T-7616




T7616



DEPARTMENT OF PERSIAN
ALIGARH MUSLIM UNIVERSITY
ALIGARH -202 002 (INDIA)

Dated

TO WHOM IT MAY CONCERN

This is to certify that the thesis entitled "A Critical Edition of Deewan-e-Masood Buck with introduction & notes" is original work of Mr. Mohd. Tariq. In my  view this thesis is fit for submission for the award of Ph.D. Degree.

A handwritten signature in black ink, appearing to read 'S.M. Asghar'.

Dr. S.M. Asghar

Supervisor



تحقیق و تدوین دیوان مسعود بک مع مقدمہ و حواشی

مقالہ برائے پی۔ ایچ۔ ڈی۔

زیر نگرانی:
ڈاکٹر محمد اصغر
ریڈر

پیش کردہ:
محمد طارق
ریسرچ اسکالر

شعبہ فارسی
علی گڑھ مسلم یونیورسٹی، علی گڑھ
۲۰۰۸ء

پیش لفظ

زیر نظر مقالے کا عنوان ”تحقیق و تدوین دیوان مسعود بک مع مقدمہ و حواشی“ ہے۔ اس میں شاعر مسعود بک کے دیوان کا تعارف اور کلام کے ساتھ ساتھ کچھ معلومات بھی فراہم کی گئی ہیں۔ شاعر کے حالات زندگی پر بھی روشنی ڈالی گئی ہے۔ مسعود بک کے ہمعصر تذکرہ نگار خاموش ہیں۔ بعد کے چند تذکروں میں ان کا مختصر ذکر ملتا ہے۔ لہذا کافی تحقیق اور کاوشوں کے بعد جو کچھ بھی معلومات حاصل ہو سکی ہیں ان کو درج کر دیا گیا ہے۔

مسعود بک کے حالات کو جاننے کے لئے ان کے کلام سے بھی مدد لی گئی ہے۔ مسعود بک وحدۃ الوجود کے فلسفے پر یقین رکھتے تھے۔ اس فلسفے کے ماننے والے کچھ ایسے صوفیا بھی گزرے ہیں جنہوں نے خلاف شرع باتیں کیں جنکی اشاعت امت کے لئے گمراہی کا سبب بن سکتی تھیں اور جن سے فتنہ انگیزی کا ڈر تھا۔ اسی لئے علماء اور حکمران دونوں طبقے ایسے صوفیا کے خلاف رہے ہیں، انکی زبان بند کرنے کے لئے ان پر سختی بھی کی ہے اور سخت سزائیں بھی دی ہیں حتیٰ کہ موت کی سزا بھی دی۔ ایسے ہی صوفیوں میں ایک منصور حلاج ہیں۔

منصور حلاج نے جب تصوف میں مستغرق ہو کر ”انا الحق“ کا نعرہ لگایا تو انکو تختہ دار پر چڑھا دیا گیا۔

مسعود بک بھی ایک ایسے ہی صوفی تھے اور ان کو بھی موت کی سزا دی گئی۔ تفصیل کے لئے دیکھئے مقدمہ کا صفحہ نمبر ۴۔

مسعود بک نے اپنی بیوی کو طلاق دے دی تھی اسکا ذکر بھی کسی تذکرے میں نہیں ہے بلکہ اپنی غزل کے ایک شعر میں انہوں نے خود یہ بات کہی ہے۔ دیکھئے مقدمہ کا صفحہ نمبر ۲۔

مسعود بک چونکہ معتبوب تھے، شاید اسی لئے ہمعصر تذکرہ نگار علماء اور حکمران طبقے سے خوف کے باعث ان کے بارے میں لکھنے سے اجتناب کرتے تھے یا پھر وہ بھی ان سے متنفر تھے۔

بہر حال اس مقالے میں مسعود بک کے حالات زندگی پر روشنی ڈالنے کی پوری کوشش کی گئی ہے اور جو بھی معلومات مل سکیں انکے سہارے لکھنے کی کوشش کی گئی ہے۔

میں اپنے سپروائزر ڈاکٹر محمد اصغر صاحب کا شکر گزار ہوں جنکی کاوشوں سے یہ مقالہ جمع کرنے کے لائق ہوا۔ خاص کر اپنے سابق سپروائزر رخصت یافتہ پروفیسر سید محمد طارق حسن صاحب کا بھی بہت ممنون ہوں۔ ان دونوں حضرات کی نگرانی میں یہ مقالہ پایہ تکمیل کو پہنچا۔

میں استاد پروفیسر اور صدر شعبہ محترمہ ماریہ بلقیس صاحبہ کا بھی ممنون ہوں جنکی شفقت، محبت اور مشوروں سے میں مستفید ہوتا رہا ہوں۔

میں سیمینار لائبریرین شمشاد صاحب کا بھی شکر گزار ہوں جو ضرورت پر مجھے کتابیں مہیا کراتے رہے ہیں۔

المحقق

محمد طارق

ریسرچ اسکالر (شعبہ فارسی)

مسلم یونیورسٹی، علی گڑھ

فہرست مندرجات

صفحہ نمبر	مندرجات
۱	مقدمہ
۱۰	حمد بہ توحید خدائی
۱۲	نعت اوّل
۱۳	مناجاتِ سحرگہ
۱۵	شعر رابع بہ دلم ممتد و احوال دلت
۱۶	مناجات خصوصاً زپی خاصان
۱۹	نعت محمد حبیب اللہ
۲۰	شعر کلام قدسی
۲۳	شعر بہ مدح رکن الدین
۲۴	شعر اسرار خفیات
۲۶	مدح شیخ
۲۷	مدح خلف شیخ
۲۸	شعر بہ صفت اہل صفا
۲۹	شعر کلام کہ بیرونست ز عقل
۳۰	شعر بہ مدح کلمہ اہل صفا
۳۲	نظم بیان شجر موسیٰ
۳۳	شعر وعظ
۳۵	نظم تعارف
	البواب
۳۵	باب اوّل ردیف ”۲“
۳۵	غزل نمبر ۱
۳۶	غزل نمبر ۲ در صفت نور رسول اللہ

۳۷	غزل نمبر ۳، در طلب پیر
۳۸	غزل نمبر ۴
۳۹	غزل نمبر ۵
۳۹	غزل نمبر ۶
۴۰	غزل نمبر ۷
۴۱	غزل نمبر ۸
۴۲	غزل نمبر ۹
۴۲	غزل نمبر ۱۰
۴۳	غزل نمبر ۱۱
۴۳	غزل نمبر ۱۲
۴۴	غزل نمبر ۱۳
۴۴	غزل نمبر ۱۴
	بابِ ثانی ردیف ”ب“
۴۵	غزل نمبر ۱۵
۴۵	غزل نمبر ۱۶
۴۶	غزل نمبر ۱۷
۴۶	غزل نمبر ۱۸
۴۷	غزل نمبر ۱۹
	بابِ ثالث ردیف ”تا“
۴۸	غزل نمبر ۲۰
۴۸	غزل نمبر ۲۱
۴۹	غزل نمبر ۲۲
۴۹	غزل نمبر ۲۳
۵۰	غزل نمبر ۲۴
۵۱	غزل نمبر ۲۵

۵۱	غزل نمبر ۲۶
۵۲	غزل نمبر ۲۷
۵۲	غزل نمبر ۲۸
۵۳	غزل نمبر ۲۹
۵۳	غزل نمبر ۳۰
۵۴	غزل نمبر ۳۱
۵۴	غزل نمبر ۳۲
۵۵	غزل نمبر ۳۳
۵۵	غزل نمبر ۳۴
۵۶	غزل نمبر ۳۵
۵۶	غزل نمبر ۳۶
۵۷	غزل نمبر ۳۷
۵۷	غزل نمبر ۳۸
۵۸	غزل نمبر ۳۹
۵۸	غزل نمبر ۴۰
۵۹	غزل نمبر ۴۱
۵۹	غزل نمبر ۴۲
۶۰	غزل نمبر ۴۳
۶۰	غزل نمبر ۴۴
۶۱	غزل نمبر ۴۵
۶۲	غزل نمبر ۴۶
۶۲	غزل نمبر ۴۷
۶۳	غزل نمبر ۴۸
۶۳	غزل نمبر ۴۹

۶۴	غزل نمبر ۵۰
۶۴	غزل نمبر ۵۱
۶۵	غزل نمبر ۵۲
۶۵	غزل نمبر ۵۳
۶۶	غزل نمبر ۵۴
۶۶	غزل نمبر ۵۵
۶۷	غزل نمبر ۵۶
۶۸	غزل نمبر ۵۷
۶۸	غزل نمبر ۵۸
	ردیف ”ث“
۶۸	غزل نمبر ۵۹
۶۹	غزل نمبر ۶۰
	ردیف ”ج“ باب موجود نیست
۶۹	غزل نمبر ۶۱
۷۰	غزل نمبر ۶۲
	ردیف ”ح“ باب موجود نیست
۷۱	غزل نمبر ۶۳
۷۱	غزل نمبر ۶۴
	ردیف ”خ“ باب موجود نیست
۷۲	غزل نمبر ۶۵
۷۲	غزل نمبر ۶۶
۷۳	غزل نمبر ۶۷
	ردیف ”ذ“ باب موجود نیست
۷۳	غزل نمبر ۶۸
۷۴	غزل نمبر ۶۹
۷۴	غزل نمبر ۷۰

٤٥	غزل نمبر ٤١
٤٥	غزل نمبر ٤٢
٤٦	غزل نمبر ٤٣
٤٦	غزل نمبر ٤٤
٤٧	غزل نمبر ٤٥
٤٧	غزل نمبر ٤٦
٤٨	غزل نمبر ٤٧
٤٨	غزل نمبر ٤٨
٤٩	غزل نمبر ٤٩
٤٩	غزل نمبر ٨٠
٨٠	غزل نمبر ٨١
٨٠	غزل نمبر ٨٢
٨١	غزل نمبر ٨٣
٨١	غزل نمبر ٨٤
٨٢	غزل نمبر ٨٥
٨٢	غزل نمبر ٨٦
٨٣	غزل نمبر ٨٧
٨٣	غزل نمبر ٨٨
٨٤	غزل نمبر ٨٩
٨٥	غزل نمبر ٩٠
٨٦	غزل نمبر ٩١
٨٦	غزل نمبر ٩٢
٨٧	غزل نمبر ٩٣
٨٧	غزل نمبر ٩٤

۸۸	غزل نمبر ۹۵
۸۸	غزل نمبر ۹۶
۸۹	غزل نمبر ۹۷
۸۹	غزل نمبر ۹۸
۹۰	غزل نمبر ۹۹
۹۰	غزل نمبر ۱۰۰
۹۱	غزل نمبر ۱۰۱
۹۱	غزل نمبر ۱۰۲
۹۲	غزل نمبر ۱۰۳
۹۲	غزل نمبر ۱۰۴
۹۳	غزل نمبر ۱۰۵
۹۳	غزل نمبر ۱۰۶
۹۴	غزل نمبر ۱۰۷
۹۴	غزل نمبر ۱۰۸
۹۵	غزل نمبر ۱۰۹
۹۵	غزل نمبر ۱۱۰
۹۶	غزل نمبر ۱۱۱
۹۶	غزل نمبر ۱۱۲
۹۷	غزل نمبر ۱۱۳
۹۷	غزل نمبر ۱۱۴
۹۸	غزل نمبر ۱۱۵
۹۸	غزل نمبر ۱۱۶
۹۹	غزل نمبر ۱۱۷
۹۹	غزل نمبر ۱۱۸

۱۰۰	غزل نمبر ۱۱۹
۱۰۰	غزل نمبر ۱۲۰
۱۰۱	غزل نمبر ۱۲۱
	باب تاسع ردیف ”ذ“
۱۰۱	غزل نمبر ۱۲۲
۱۰۲	غزل نمبر ۱۲۳
	باب عاشق ردیف ”را“
۱۰۲	غزل نمبر ۱۲۴
۱۰۳	غزل نمبر ۱۲۵
۱۰۳	غزل نمبر ۱۲۶
۱۰۴	غزل نمبر ۱۲۷
۱۰۵	غزل نمبر ۱۲۸
	باب احدی عشر ردیف ”زا“
۱۰۵	غزل نمبر ۱۲۹
۱۰۶	غزل نمبر ۱۳۰
۱۰۶	غزل نمبر ۱۳۱
۱۰۷	غزل نمبر ۱۳۲
۱۰۷	غزل نمبر ۱۳۳
۱۰۸	غزل نمبر ۱۳۴
	باب ثالث عشر ردیف ”ش“
۱۰۸	غزل نمبر ۱۳۵
۱۰۹	غزل نمبر ۱۳۶
۱۰۹	غزل نمبر ۱۳۷

	باب رابع عشر ردیف "ص"
۱۱۰	غزل نمبر ۱۳۸
۱۱۱	غزل نمبر ۱۳۹
۱۱۱	غزل نمبر ۱۴۰
	باب خامس عشر ردیف "ض"
۱۱۲	غزل نمبر ۱۴۱
۱۱۲	غزل نمبر ۱۴۲
	باب سادس عشر ردیف "طا"
۱۱۳	غزل نمبر ۱۴۳
۱۱۳	غزل نمبر ۱۴۴
	باب سابع عشر ردیف "ظا"
۱۱۴	غزل نمبر ۱۴۵
	باب ثامن عشر ردیف "ع"
۱۱۴	غزل نمبر ۱۴۶
۱۱۵	غزل نمبر ۱۴۷
	باب تاسع عشر ردیف "غ"
۱۱۵	غزل نمبر ۱۴۸
۱۱۶	غزل نمبر ۱۴۹
	باب عشرین ردیف "قا"
۱۱۶	غزل نمبر ۱۵۰
۱۱۷	غزل نمبر ۱۵۱
۱۱۷	غزل نمبر ۱۵۲
	باب احدى عشرین ردیف "ق"
۱۱۸	غزل نمبر ۱۵۳

۱۱۸	غزل نمبر ۱۵۴
۱۱۹	غزل نمبر ۱۵۵
۱۱۹	غزل نمبر ۱۵۶
	باب اثنی عشرین ردیف ”ک“
۱۲۰	غزل نمبر ۱۵۷
۱۲۰	غزل نمبر ۱۵۸
۱۲۱	غزل نمبر ۱۵۹
	باب ثالث عشرین ردیف ”ل“
۱۲۱	غزل نمبر ۱۶۰
۱۲۲	غزل نمبر ۱۶۱
۱۲۳	غزل نمبر ۱۶۲
۱۲۳	غزل نمبر ۱۶۳
۱۲۴	غزل نمبر ۱۶۴
	باب رابع عشرین ردیف ”م“
۱۲۴	غزل نمبر ۱۶۵
۱۲۵	غزل نمبر ۱۶۶
۱۲۵	غزل نمبر ۱۶۷
۱۲۶	غزل نمبر ۱۶۸
۱۲۷	غزل نمبر ۱۶۹
۱۲۸	غزل نمبر ۱۷۰
۱۲۸	غزل نمبر ۱۷۱
۱۲۹	غزل نمبر ۱۷۲
۱۲۹	غزل نمبر ۱۷۳
۱۳۰	غزل نمبر ۱۷۴

۱۳۰	غزل نمبر ۱۷۵
۱۳۱	غزل نمبر ۱۷۶
۱۳۱	غزل نمبر ۱۷۷
۱۳۲	غزل نمبر ۱۷۸
۱۳۲	غزل نمبر ۱۷۹
۱۳۳	غزل نمبر ۱۸۰
۱۳۳	غزل نمبر ۱۸۱
۱۳۴	غزل نمبر ۱۸۲
۱۳۴	غزل نمبر ۱۸۳
۱۳۵	غزل نمبر ۱۸۴
۱۳۶	غزل نمبر ۱۸۵
۱۳۶	غزل نمبر ۱۸۶
۱۳۷	غزل نمبر ۱۸۷
۱۳۷	غزل نمبر ۱۸۸
۱۳۸	غزل نمبر ۱۸۹
۱۳۸	غزل نمبر ۱۹۰
۱۳۹	غزل نمبر ۱۹۱
۱۳۹	غزل نمبر ۱۹۲
۱۴۰	غزل نمبر ۱۹۳
۱۴۰	غزل نمبر ۱۹۴
۱۴۱	غزل نمبر ۱۹۵
۱۴۱	غزل نمبر ۱۹۶
	باب خامس عشرین ردیف ”ن“
۱۴۲	غزل نمبر ۱۹۷

۱۴۲	غزل نمبر ۱۹۸
۱۴۳	غزل نمبر ۱۹۹
۱۴۴	غزل نمبر ۲۰۰
۱۴۴	غزل نمبر ۲۰۱
۱۴۵	غزل نمبر ۲۰۲
۱۴۵	غزل نمبر ۲۰۳
۱۴۶	غزل نمبر ۲۰۴
۱۴۶	غزل نمبر ۲۰۵
۱۴۷	غزل نمبر ۲۰۶
۱۴۷	غزل نمبر ۲۰۷
۱۴۸	غزل نمبر ۲۰۸
۱۴۸	غزل نمبر ۲۰۹
۱۴۹	غزل نمبر ۲۱۰
۱۴۹	غزل نمبر ۲۱۱
۱۵۰	غزل نمبر ۲۱۲
۱۵۰	غزل نمبر ۲۱۳
۱۵۱	غزل نمبر ۲۱۴
۱۵۱	غزل نمبر ۲۱۵
۱۵۲	غزل نمبر ۲۱۶
	باب سابع عشرین ردیف ”ہا“
۱۵۲	غزل نمبر ۲۱۷
۱۵۳	غزل نمبر ۲۱۸
۱۵۳	غزل نمبر ۲۱۹
۱۵۴	غزل نمبر ۲۲۰

۱۵۴	غزل نمبر ۲۲۱
۱۵۵	غزل نمبر ۲۲۲
۱۵۶	غزل نمبر ۲۲۳
	باب ثامن عشرین ردیف ”لائی“
۱۵۶	غزل نمبر ۲۲۴
	باب ناسع عشرین ردیف ”یا“
۱۵۷	غزل نمبر ۲۲۵
۱۵۷	غزل نمبر ۲۲۶
۱۵۸	غزل نمبر ۲۲۷
۱۵۸	غزل نمبر ۲۲۸
۱۵۹	غزل نمبر ۲۲۹
۱۶۰	غزل نمبر ۲۳۰
۱۶۰	غزل نمبر ۲۳۱
۱۶۱	غزل نمبر ۲۳۲
۱۶۱	غزل نمبر ۲۳۳
۱۶۲	غزل نمبر ۲۳۴
۱۶۲	غزل نمبر ۲۳۵
۱۶۳	غزل نمبر ۲۳۶
۱۶۴	غزل نمبر ۲۳۷
۱۶۴	غزل نمبر ۲۳۸
۱۶۵	غزل نمبر ۲۳۹
۱۶۵	غزل نمبر ۲۴۰
۱۶۶	غزل نمبر ۲۴۱

رباعیات

رباعی نمبر	صفحہ نمبر	رباعی نمبر	صفحہ نمبر
ردیف "ا"		ردیف "ج"	
رباعی نمبر ۱	۱۶۷	رباعی نمبر ۱۹	۱۷۰
رباعی نمبر ۲		رباعی نمبر ۲۰	
رباعی نمبر ۳		ردیف "ح"	
رباعی نمبر ۴		رباعی نمبر ۲۱	
رباعی نمبر ۵		رباعی نمبر ۲۲	
رباعی نمبر ۶	۱۶۸	ردیف "خ"	
رباعی نمبر ۷		رباعی نمبر ۲۳	
ردیف "با"		رباعی نمبر ۲۴	۱۷۱
رباعی نمبر ۸		رباعی نمبر ۲۵	
رباعی نمبر ۹		ردیف "د"	
رباعی نمبر ۱۰		رباعی نمبر ۲۶	
رباعی نمبر ۱۱		رباعی نمبر ۲۷	
رباعی نمبر ۱۲	۱۶۹	رباعی نمبر ۲۸	
رباعی نمبر ۱۳		رباعی نمبر ۲۹	
رباعی نمبر ۱۴		رباعی نمبر ۳۰	۱۷۲
رباعی نمبر ۱۵		رباعی نمبر ۳۱	
رباعی نمبر ۱۶		رباعی نمبر ۳۲	
رباعی نمبر ۱۷		رباعی نمبر ۳۳	
ردیف "تا"		رباعی نمبر ۳۴	
رباعی نمبر ۱۷		رباعی نمبر ۳۵	
رباعی نمبر ۱۸	۱۷۰		

	ردیف ”ظ“		ردیف ”ز“
۱۷۵	رباعی نمبر ۵۲	۱۷۳	رباعی نمبر ۳۶
	رباعی نمبر ۵۳		رباعی نمبر ۳۷
	ردیف ”طا“		ردیف ”را“
۱۷۶	رباعی نمبر ۵۴		رباعی نمبر ۳۸
	رباعی نمبر ۵۵		رباعی نمبر ۳۹
	رباعی نمبر ۵۶		ردیف ”زا“
	ردیف ”غ“		رباعی نمبر ۴۰
	رباعی نمبر ۵۷		رباعی نمبر ۴۱
	رباعی نمبر ۵۸		ردیف ”س“
	ردیف ”ق“	۱۷۴	رباعی نمبر ۴۲
	رباعی نمبر ۵۹		رباعی نمبر ۴۳
۱۷۷	رباعی نمبر ۶۰		ردیف ”ش“
	ردیف ”ک“		رباعی نمبر ۴۴
	رباعی نمبر ۶۱		رباعی نمبر ۴۵
	رباعی نمبر ۶۲		رباعی نمبر ۴۶
	ردیف ”گ“		ردیف ”ص“
	رباعی نمبر ۶۳		رباعی نمبر ۴۷
	ردیف ”ل“	۱۷۵	رباعی نمبر ۴۸
	رباعی نمبر ۶۴		ردیف ”ض“
	ردیف ”م“		رباعی نمبر ۴۹
	رباعی نمبر ۶۵		رباعی نمبر ۵۰
۱۷۸	رباعی نمبر ۶۶		رباعی نمبر ۵۱
	رباعی نمبر ۶۷		

۱۷۸ رباعی نمبر ۶۸

رباعی نمبر ۶۹

رباعی نمبر ۷۰

ردیف ”ن“

رباعی نمبر ۷۱

۱۷۹ رباعی نمبر ۷۲

ردیف ”و“

رباعی نمبر ۷۳

رباعی نمبر ۷۴

رباعی نمبر ۷۵

ردیف ”ه“

رباعی نمبر ۷۶

ردیف ”لا“

رباعی نمبر ۷۷

ردیف ”می“

۱۸۰ رباعی نمبر ۷۸

رباعی نمبر ۷۹

رباعی نمبر ۸۰

رباعی نمبر ۸۱

رباعی نمبر ۸۲

رباعی نمبر ۸۳

رباعی برای تاریخ تحمیل دیوان از ناعمل نسبی ۱۸۱

۱۸۲ کتابیات (آیات قرآنی) که در کلام آمدند

۱۸۵ مصادر و مآخذ

مقدمہ

مسعود بک کی مختصر سوانح

تعارف:

مسعود بک متوفی ۸۳۲ھ کا شمار ہندوستان میں فارسی کے عظیم صوفی شعراء میں ہوتا ہے۔ مسعود بک نظریہ وحدۃ الوجود کے معتقد تھے ان کا تعلق شاہی خاندان سے تھا۔ مصنف ”مبلغ الرجال“ نے ان کو فیروز شاہ تغلق کا بھانجہ لکھا ہے۔ لکھتے ہیں:

”مسعود بک خواہر زادہ سلطان الشہید فیروز شاہ بن

سالار رجب“

شیخ عبدالحق محدث دہلوی لکھتے ہیں:

”از اقران سلطان فیروز است نام اصل او شیر خان است“

یعنی فیروز شاہ بادشاہ کے رشتہ دار ہیں، انکا اصلی نام ”شیر خان“ ہے۔

مسعود بک جب تک صوفیائے کرام سے منسلک نہیں ہوئے تھے تب تک بڑی شاہانہ زندگی گزارتے رہے اور جب محی الدین عربی کے فلسفہ وحدۃ الوجود سے متاثر ہوئے تو خلعت و شاہی لباس چھوڑ دیا۔ ترک دنیا کر کے گوشہ نشین ہو گئے اور سلسلہ چشتیہ کے مشہور صوفی بزرگ شیخ رکن الدین بن شہاب الدین کے ہاتھ پر بیعت کی۔ اپنے شیخ کی شان میں باقاعدہ ایک نظم لکھی۔ اس نظم کا تعارفی شعر ملاحظہ ہو:

ہست این شعر بہ مدح ملک ملک صفا

کہ ہم از قلب جہانست ہم از رکن الدین

اس نظم کے چند اور اشعار پیش ہیں:

جلیس مجلس علوی درون پردہ نور	یگان رکن معظم غریق نور حضور
ہم جہانست منور بنور طلعت او	اگرچہ ہست جمالش ز چشم ما مستور

ہزار دیدہ چو پروانہ عاشقند برو کہ تا چشم کہ آید کرا شود مقدور
 شعاع طلعت زیباش شمع ارواحست بجز ملائک بروی زدن کرا مقدور
 بہر دماغ کہ پیوست بوی ساغر او میان حلقہٴ مستان سرش چون منصور
 کسی کہ خاک رہ او کشیدہ در دیدہ شدہ ز کل یقین ہر دو چشم او پر نور
 ایک اور جگہ کہتے ہیں:۔

شیخ رکن الدین کہ از تاثیر فیض نور او سایہٴ خورشید دل بر لامکان خواہم گزند
 دوسری مدحیہ نظم کے تعارفی شعر میں کہتے ہیں:۔
 مدح شیخت درین شعر کہ بر خاک درش بتفاخر ملک و حور بمالند جبین
 مزید کہتے ہیں:۔

شیخ شیوخ شہاب الدین کا ز نور ہدایت ہجو محمد راہ حق بنمود بکم رہ
 مسعود بک نے جب راہ طریقت کی طرف قدم بڑھایا تو پھر پیچھے مڑ کر نہیں دیکھا۔ دنیا کے تمام
 عیش و آرام اور شہوات کو ترک کر دیا حتیٰ کہ اپنی بیوی کو بھی طلاق دے دی۔ کہتے ہیں:۔
 دادہ ام ترک یکی زن زن دیگر چکنم کردہ ام خانہ خرابی دگر از سر چکنم
 مسعود بک نے دنیا اور دنیا داری کو اس طرح چھوڑ دیا تھا جیسے دنیا کوئی بدبودار چیز ہو۔ انھوں
 نے از روی حدیث دنیا کو ”جیفہ“ یعنی ”بدبودار“ کہا ہے:

”الدنيا جيفة طالبا کلاب“ (الحديث)

کہتے ہیں:۔

دنیا ہمہ جیفست و سگان طالب اویند جیفہ بگ انداز و گرنی ز سگانی
 دنیا سے متنفر اور دنیا داری سے کنارہ کش ہو کر گوشہ نشین ہو گئے اور مجرد زندگی گزاری۔ عقیدہ
 وحدۃ الوجود کے ذریعہ کہیں غلط عقائد امت میں سرایت نہ کر جائیں اس لئے علمائے شریعت اس
 عقیدے کے مخالف رہے اور سختی سے اس فلسفے کو دباتے رہے ہیں۔

وحدة الوجود اور مسعود بک:

مسعود بک نے جب تصوف کی طرف قدم بڑھایا اور فلسفہ وحدہ الوجود کو اپنا بستر بنالیا تو اس میں پوری طرح مستغرق ہو گئے۔ انکے ہر قول و عمل سے اس کا اظہار ہونے لگا۔ ان کی شاعری اور نثر دونوں میں اس کی چھاپ نظر آتی ہے۔ وحدة الوجود کے فلسفہ میں ڈوب کر اس طرح اسرار خیات بیان کرنے لگے کہ سلسلہ چشتیہ میں کسی بھی سونی شاعر نے نہیں کئے۔ شیخ عبدالحق کہتے ہیں:

”مرید شیخ رکن الدین بن شہاب الدین ایام شد،
بغایت حالت سکر داشت، وی از مستان بادۂ وحدت
و خم شکنان خم خانہ حقیقت است۔ سخن مستانہ می گوید،
در سلسلہ چشتیان هیچ کسی این چنین اسرار حقیقت را
فاش نلفته“ ۱

مسعود بک سلسلہ چشتیہ کے بزرگ صوفیائے کرام سے والہانہ عقیدت رکھتے تھے۔ خاص کر اپنے پیر، منصور حلاج، بایزید بسطامی، ابوسعید ابی الخیر وغیرہ سے انکو بہت عقیدت تھی۔ اپنے کلام میں جگہ جگہ ان کا ذکر بھی کیا ہے۔ ایک جگہ منصور حلاج کے بارے میں کہتے ہیں:-
لیس فی الدارین غیری بر سر منبر بخوان پس انا الحق نیز گو، بردار چون منصور من
مسعود بک کی سانسوں اور آنسوؤں میں وہ گرمی تھی کہ اس کی حدت کسی کو بھی جلا سکتی ہے۔ شیخ عبدالحق کہتے ہیں:

”اشک بحدی گرم بود کہ اگر بردست یکی می افتادمی سوخت“ ۲
یہ صوفی لوگ اپنی نثر و نظم دونوں کے ذریعہ اپنے خیالات کا اظہار کرتے تھے۔ بقول پروفیسر خلیق احمد نظامی صاحب مرحوم:

”خاص کر مسعود بک اور شیخ شرف الدین تکی منیری وغیرہ نے
وحدة الوجود کے خیالات کو اپنے اشعار اور تصانیف میں عوام

تک پہنچانا شروع کر دیا۔“ ۱۔

شہادت

علمائے بہت کوشش کی کہ مسعود بک کو اپنے خیالات پھیلانے سے روکا جائے، ایسا نہ ہو کہ خلاف شرع خیالات عوام میں نفوذ کر جائیں لیکن جب علمائے یہ کوششیں ناکام ہو گئیں تو پھر ان پر سختی شروع کر دی اور انکے خلاف کارروائی کرنے کا موقع بھی جلد ہی ہاتھ آ گیا۔ اور مسعود بک کے قتل کا فتویٰ دے دیا گیا۔

”روزی حضرت مسعود بک نعلین برائے شیخ خود می آورد، یکی عالمی در راہ ملاقی شد۔ پرسید کہ کفش کدام کس برداشته آید؟ فرمودند کہ کفش حق تعالیٰ برداشته ام“ ۲۔
یعنی ایک روز مسعود بک اپنے شیخ کے لئے جوتے لے جا رہے تھے۔ راستے میں ایک عالم نے پوچھا کہ یہ جوتے کس کے لئے لے جا رہے ہو؟ بولے حق تعالیٰ کے لئے۔
تمام علمائے بالاتفاق مسعود بک کے قتل کا فتویٰ دے دیا۔

”زیر قلعه فیروز آباد بربل جون آنحضرت را شہید ساختہ“ ۳۔
یعنی مسعود بک کو فیروز آباد قلعہ کے نیچے دریائے جمنا کے کنارے قتل کر دیا گیا۔
”اعضای مبارک او پارچہ پارچہ کردہ در آب انداختند“ ۴۔
یعنی ٹکڑے ٹکڑے کر کے ندی میں پھینک دیا گیا۔
بعد میں مسعود بک کے معتقدین نے ان کے اعضا جمع کر کے خواجہ قطب الدین بختیار کا کی قبر کے قریب دفن کر دیا۔

”در مقبرہ پیران قریب مقام خواجہ قطب السلام بختیار کا کی
اوشی مدفون ساختند۔“ ۵۔

مصنف اخبار الاخبار کہتے ہیں:

قبر او در مقبرہ پیراوست قریب مقام خواجہ قطب الدین

۱۔ سلاطین دہلی کے مذہبی رجحانات ص ۳۸۹ ۲۔ تکرملہ سیر الاولیا ص ۲۴۲ ۳۔ ایضاً

۴۔ ایضاً ۵۔ ایضاً

در لا دوسرائے بسیار مجردانہ و غریبانہ خفته است“ ۱

یعنی ان کی قبر خواجہ قطب الدین بختیار کاکی کی قبر کے قریب ہے۔

مسعود بک کی تصانیف

دیوان

مسعود بک کی تصانیف میں سب سے اہم انکا دیوان ہے۔ یہ دیوان کافی عرصہ پہلے شائع بھی ہوا تھا لیکن اب ناپید ہے۔ اسکے دو قلمی نسخے مسلم یونیورسٹی کی مولانا آزاد لائبریری میں محفوظ ہیں اور ایک قلمی نسخہ رامپور کی رضالا لبریری میں ہے۔

مولانا آزاد لائبریری میں حبیب گنج کلکیشن کا نسخہ بہتر حالت میں ہے جو بادشاہ فرخ سیر کے زمانے میں حبیب اللہ ولد عنایت اللہ نے نقل کیا تھا۔

یونیورسٹی کلکیشن کا نسخہ اگرچہ کہیں کہیں کرم خوردہ ہے، نقل کرنے والے کا نام نہیں ہے۔ رضا لائبریری کا نسخہ کافی بہتر حالت میں ہے اس میں نقل کرنے والے کا نام نہیں ہے۔

تینوں نسخوں میں کمی بیشی بھی ہے یعنی کسی میں کلام کم ہے اور کسی میں زیادہ ہے۔ کچھ غزلیں ایسی ہیں کہ ایک دو میں نہیں یا دونوں میں ہیں ایک میں نہیں ہیں۔

حبیب گنج والا نسخہ جو قدرے ضخیم بھی ہے اسی کو میں نے اس مقالے کی بنیاد بنا کر کام کیا ہے اور اس نسخے کا نام ”الف“ رکھا ہے۔

حبیب اللہ ولد عنایت اللہ نسخے کے آخر میں لکھتے ہیں:

تمام شد دیوان مسعود بک دہلوی بتاریخ نیست و پنج شہر شوال،

— احد در عہد بادشاہ فرخ سیر۔ کاتبہ الحروف فقیر حقیر پر تقصیر

حبیب اللہ ولد عنایت اللہ۔

یعنی مسعود بک دہلوی کا دیوان ۲۵ شوال — احد کو مکمل ہوا۔ کاتب حبیب اللہ ولد عنایت اللہ

سن کتابت پورا نہیں ہے۔

آزاد لائبریری کا دوسرا نسخہ ”یونیورسٹی کلیکشن“ کا ہے لیکن اس نسخہ میں اور رضا لائبریری والے نسخے میں نہ تو کتاب کا نام ہے اور نہ سن کتابت۔

یونیورسٹی والے نسخے کا نام ”ب“ اور رضا لائبریری والے کا نام ”ج“ رکھا ہے۔
شیخ عبدالحق کہتے ہیں کہ مسعود بک نے اکثر قصائد و اشعار امیر خسرو کے کلام کے جواب میں کہے ہیں۔

اکثر قصائد و اشعار امیر خسرو را جواب گفت“۔^۱
مسعود بک نے اپنے دیوان کا نام ”نور یقین“ رکھا ہے جو اپنے چھوٹے بھائی نصیر الدین محمد کے اصرار پر نظم کیا۔ دیوان کا تعارف کراتے ہوئے کہتے ہیں:

”بدان این کتاب نور یقین است بالتماس فرزند قرۃ
العین خلاصۃ الکوین نصیر الدین محمد پرداختہ آمد“۔^۲

”بدان این کتاب نور یقین است بالتماس برادر مرقۃ
العین خلاصۃ الکوین نصیر الدین محمد پرداختہ آمد“۔^۳
مسعود بک دیوان کا آغاز ایک تعارفی نظم سے کرتے ہیں۔ جس میں غزلوں اور رباعیوں کی تعداد بتاتے ہیں اس نظم کے چند اشعار ملاحظہ ہوں:

شازدہ شعر درین است کہ ہر یک صحف است گر بخواند ملا یک رسد از چرخ برین
دو صد و دہ غزل عشق درین مجموعست کہ دہد در دل ہر غمزہ را فتح مبین
نود و پنج رباعی کہ درین ثبت افتاد حل کنند مشکل دل را بر موزات متین
ان اشعار کی رو سے غزلوں کی تعداد ۲۱۰ اور رباعیوں کی تعداد ۹۵ ہونی چاہئے لیکن کل ملا کر
۲۴۱ غزلیں دیوان میں پائی جاتی ہیں۔ جو معلوم ہوتا ہے کہ شاعر نے بعد میں اضافہ کیا ہوگا۔ لیکن
رباعیاں صرف ۸۴ ہی ملتی ہیں۔ حروف تہجی کی بنیاد پر ابواب مقرر کیے گئے ہیں۔
بکی استیسی ابواب ہیں۔ کہتے ہیں:

۱۔ اخبار الاخبار ص ۱۶۸ ۲۔ نسخہ حبیب گنج کلیکشن ۳۔ نسخہ یونیورسٹی کلیکشن و رضا لائبریری

این صفحہ شد آغاز بتوحید خدائی بیست و نہ حروف تہجی است یگانہ باب دین
ہر باب کے لئے ردیف شروع کرنے سے پہلے ایک تعارفی شعر دیا گیا ہے۔ لیکن یہ تعارفی
اشعار بھی صرف نسخہ ”الف“ یعنی حبیب گنج والے نسخے میں دیئے گئے ہیں۔ باقی دو نسخوں میں نہیں
ہیں۔ تعارفی اشعار بھی ایک بحر میں ہیں اور سب کی ردیف ”ین“ ہے۔ مثلاً ”ا“ کی ردیف کے تعارف
کہتے ہیں:

الف از داب قدیمت اشارت بکتاب باب اول بالف کردہ ام آغاز ازین
کسی کسی نسخے میں پوری پوری ردیفوں کا کلام نہیں ہے۔ نسخہ ”الف“ میں ”ج، ح اور خ“ کی
ردیفیں نہیں ہیں۔

نسخہ ”ج“، یعنی رضا لا بہریری والے نسخے میں ”خ، ف اور لا“ کی ردیفیں نہیں ہیں۔ تینوں
نسخوں میں ”پ، ژ اور گ“ کی ردیفیں نہیں ہیں۔

غزلوں کے بعد دیوان میں رباعیاں دی گئی ہیں۔ لیکن یونیورسٹی کلکیشن والے نسخے میں
رباعیاں نہیں ہیں اور رضا لا بہریری کے نسخے میں کم رباعیاں دی گئی ہیں۔ دیوان کی تعارفی نظم کے آخر
میں کہتے ہیں:

بیست و نہ حروف تہجی است کہ غزلیات آمد ہمبرین نوع نو دو پنج رباعی است تو از فکر بہ بین
اس شعر کی رو سے تو پچانوے رباعیاں ہونی چاہئیں لیکن حبیب گنج والے نسخے اور رضا
لا بہریری والے نسخے دونوں ^{میں} کلا کر کل چوراسی رباعیاں ہیں۔

جیسا کہ تعارفی شعر میں کہا گیا ہے کہ یہ رباعیاں بھی حروف تہجی کی بنیاد پر ہیں۔

شاعر نے اپنا دیوان ماہ رمضان، بروز جمعہ ۱۷۷۷ھ کو مکمل کیا۔ شاعر نے یہ تاریخ خود آخری

رباعی میں بیان کی ہیں:

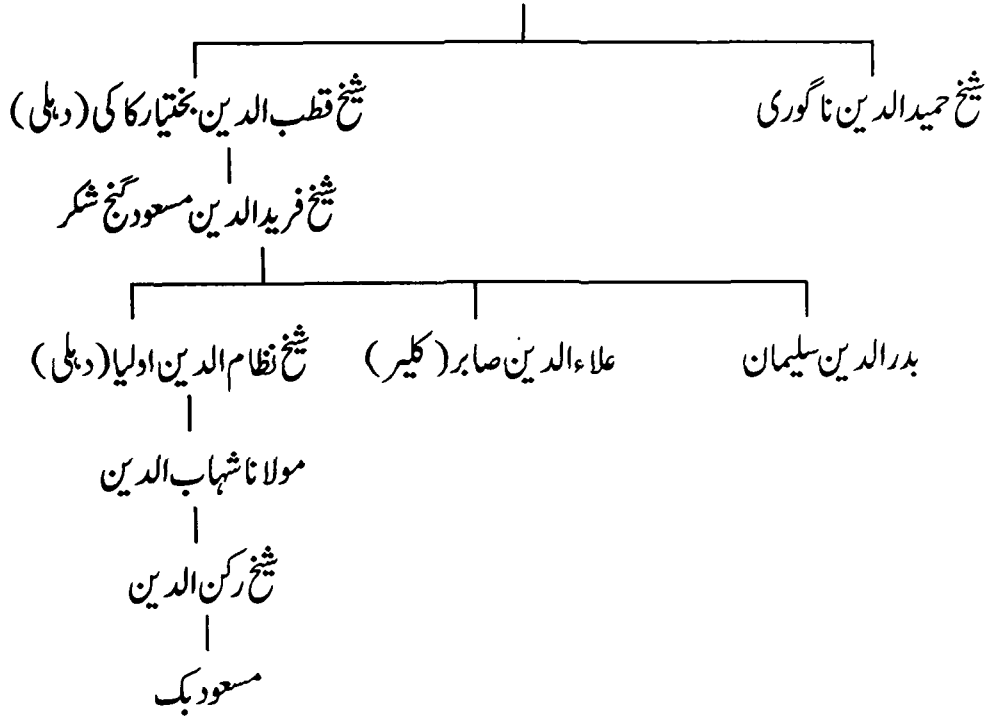
روز آدینہ میان دو نماز این دیوان ختم شد در ماہ مبارک رمضان
سن بر ہفصد و ہفتاد ثمانی است کین سواد آمدہ در دیدہ عشاق عیان
مسعود بک محبت خدا اور حب رسول سے سرشار ہیں۔ جسکا ثبوت انھوں نے حمد اور نعت میں دیا

ہے۔ اسی کے ساتھ خلفائے راشدین اور اہل بیت سے بھی عقیدت کے اظہار میں اشعار کہے ہیں۔ ان کے علاوہ بزرگ صوفیائے کرام اور اولیاء اللہ سے بھی گہرے لگاؤ کا اظہار کیا ہے۔ نمونے کے طور پر چند اشعار پیش کیے جاتے ہیں۔ ان اشعار سے مسعودی کے قدرتِ کلام کا اندازہ ہوتا ہے۔

کشتہ ام نفس سگ خویش بہ تیغ فاقہ مردہ را باز بشہوات و ہوا برچکنم
ماست استیم قضارا خناسیم از غایت مستی سروپارا خناسیم
غزلیں زیادہ تر عاشقانہ ہیں۔

از سوال بوسہ تنگ آید دہانش وز برای کشتنم حاضر جواب
گر کشی بوسہ دہ خون بہا تا نماید خون من برگرونت
وقت صحبت مشو بر سر بام ای خورشید کہ نماز ہمہ اصحاب قضا خواہی کرد
صوفی کہ مرا توبہ ہی داد ز مستی چون حال مرادید بہ میخانہ نشست او
اگر آن یار خرامد بسر اہل قبور ہر یک از خاک لحد نعرہ زنان بر خیزد
بکشی لب کہ از وی ہوس شراب دارم نمک بریز از ان لب کہ دل کباب دارم
گر خوی عارض تو چکد در میان جام از بوی او شراب سراسر شود گلاب
کشند پیش درت گر مرا روا باشد کہ کشتہ اند بکویت ہمہ احباب را
حسن تو کامل شدہ است ای ماہ نو یک نظر بنما زکات آن نقاب
بر من مجروح می آئی چو تو آتش زنان دل ہی گردد کباب دیدہ می ریزد شراب
گر سینہ مسعود شکافند پس از مرگ ہر گوشہ خدنگ مژہ یابند خلیدہ
در انتظار رویت چشمم براہ ماندہ از دیدہ خواب رفتہ در سینہ آہ ماندہ
پروفیسر خلیق احمد نظامی صاحب مرحوم نے تاریخ مشائخ چشت میں سلسلہ چشتیہ کا جو شجرہ دیا ہے۔ اس میں مسعودی کو اس سلسلے کی آخری اہم کڑی کی شکل میں پیش کیا ہے۔

خواجہ معین الدین سنجری چشتی



مسعود بک کی دیگر تصانیف:

مرآة العارفين

تنزیة العقائد

ام الصالحات

این سواد نیست که در دیده دهد نور یقین
 این کلام شعر نیست که کلام قدسی است
 شانزده شعر درین است که هر یک صحف است
 دو صد و ده ^۲ غزل عشق درین مجموعه است
 نود پنج رباعی که درین ثبت افتاد ^۳
 گر کنی ورد بیابی ز بیاض همکین
 گر بخوای ^۱ که بخوانی گذر از دنیا و دین
 گر بخوانند ملایک رسد از چرخ برین
 که دهد در دل هر غمزه را فتح مبین
 حل کنند مشکل دل را بر موزات متین

۱۰ هست این شعر بتوحید خدای بی چون

کز دل طالب ظلمت بر باید پیشین

ای الهی ^۲ کاندرون هر انسان توئی
 دو جهان مومنان و کافران چون گوئی هست
 تابش معنی ز تست و حسن هر صورت تراست
 نیست را تو هست بنمائی و بخشی صورتی
 می نمائی حسن خود در هر رخی نوع دگر
 انجم و افلاک در چرخ اند از فرمان تو
 سرور را قامت تو بخشی تازگی ^۶ گل ز تست
 نار را حرقت تو دادی نور را تابش ز تست
 سردی و گرمی و خشکی و تری از فیض تو
 انبیارا معجزه بخشی که تا دعوت کنند
 آن چه ^۹ آید در تصور ذات تست از وی برون
 قبض کن هر نفس را وسط ده در هر دلی
 ظلمت کفر است از تو نور هر ایمان توئی
 باز گشت جمله سوی تست خود چوگان توئی
 بلک در صورت بمعنی محسن و تابان توئی
 هستی کان نیست نماید حقیقت آن توئی
 لیک در معنی چو پنجم واحد و سجان توئی
 لیک در گردش چو پنجم جمله را گردان ^۵ توئی
 بلک در هر غنچه ای بی واسطه خندان توئی
 در میان نار و نور آن دلبر تابان ^۴ توئی
 خاک و باد و آب و آتش صورتست و جان توئی
 چون به پنجم خوی ^۸ و دعوت برهان توئی
 لیک آنگس کو تصور می کند در شان توئی
 قابض و باسط صفات تست الرحمن توئی جاری

۱- ج= بخوانی ۲- ج= صدوده ۳- افتاده است ۴- ج= خدائی

۵- ج= ارکان ۶- ج= نازکی ۷- ج= پنهان ۸- ج= خود بی ۹- = آنکه

۱۰- 'بوج' این شعر تعارفی ندارند

گرچه در زندان تن انداختی ارواح را
 خلق چون گوئیست گردان در خم چوگان تو
 صورت و معنی و رسم پیدا هم ز تست
 تحت و فوق و نور و ظلمت کفر و دین خطهای تست
 داروی دل از تو می خواهم و ناله می کنم
 هم تو کردی خسته دلها را بشمشیر فراق
 بستگی ما ز تست و خستگی ما ز تست
 وه چرا ترسانی از دوزخ دل^۲ عشاق را
 ۶ خسته گردانی تو جسم و روح را داری برنج
 جمله بی سامان شدیم از کردهای خویشتن
 غنچه ها آرائی و مرغان بران عاشق کنی
 چون توئی هستی عالم پس که می جوید ترا
 بندگی خواهی زما و خویش را سلطان کنی
 تیر چرخ اندازی و دلهای خسته کنی
 ۱۰ نطق تو دایم میان خاطر پیغامبرانست^۳
 کعبه را بتخانه سازی دیر را مسجد کنی
 بت پرستی و نماز و کعبه و دیر مغان
 من ترا می جویم از در ماندگی هجر تو
 چند گویم من توئی چون توئی مسعود بک

سایه را زندان چه باشد خود درین زندان توئی
 خود به میدان نیست کس هم گوئی و ایم چوگان توئی
 تن توئی و جان توئی و این توئی و آن توئی
 هم دبیر و هم دبیرستان و هم فرمان توئی
 زانکه هم درد^۴ از قضای تست و هم درمان توئی
 مرهمی بخش از کرم چون شانی ایشان^۵ توئی
 بلکه در هر قالبی خندان توئی گریان توئی
 چون^۶ درون جان هر یک جنت و رضوان توئی
 گرچه در دلم و هم ز تست و داروی نالان توئی
 کردها به پذیر و سامان بخش چو سامان توئی
 زیب هر غنچه ز تست و ناله مرغان توئی
 خود بهر نقشی جمال خویش را جویان توئی^۷
 چون رسم در تو به بینم بنده و سلطان توئی
 چون شمان ابروی تست^۸ و اندرون پیکان توئی
 شان همه درهای تو خود ناطق قرآن توئی
 مومنانرا دین توئی کفر ترسایان توئی
 نزد من یکسانست چون در نفس علمت خوان توئی
 چون بیایم بگرم هم وصل و هم هجران توئی
 من نمی گویم بمعنی این سخن گویان توئی

۱- ب' ندارد ۲- ج=دردم ۳- ج=انسان ۴- 'دل' ندارد

۵- =خود ۶- ب' و ج' این شعر ندارند ۷- مصرع در اوج چون بیایم بگرم هم وصل و هم

هجران توئی، و این مصرع در ب' در شعر متأخری آید ۸- ج=خود ۹- ج=شت

۱۰- ج' این شعر ندارد ۱۱- =پیغمبران

۱ نعت اول که هم از خواندن آن صاحب دل

بزند خنده ز فرحت بطریق پروین

نور خداست ^۲ لوی محمد صلی الله علیه وسلم	ملک بقاست برای محمد صلی الله علیه وسلم
جلوه چو داده در رخ آدم کرد ملایک سجده دمام	وحدت بر وی گشت مسلم صلی الله علیه وسلم
روح قدس از پرتو رویش چشمه حیوان آب وضویش	خضر و مسیحا زنده ببولش صلی الله علیه وسلم
خسته دلانرا آب حیات او خضر و شهباز را بهر ذات او	مالک کل ^۳ با ذات صفات او صلی الله علیه وسلم
محرم راز نهان ^۴ الی همدم مجلس لا تنانی	بر همه عالم یافته شای صلی الله علیه وسلم
خاتم ملکش میم محمد ^۵ تاج کلاهش نون ^۶ نبوت	بر سر عالم سایه رحمت صلی الله علیه وسلم
اسلم محمد اوست مسکنی تسع و تسعین دارد اسما	اسم مسکنی زو شده پیدا صلی الله علیه وسلم
۷ پرتو نور رخش خوشیده خلق ز ظلمت جمله رهیده	سوی یقین از وهم کشیده صلی الله علیه وسلم
زنگ نشسته بود بهر دل نور جمالش گشت مصقل	۸ جاء الحق و زهق الباطل صلی الله علیه وسلم
نور رخش چون کرد تجلی رفت بکلی ظلمت دلها	۹ ان الباطل کان زهوقا صلی الله علیه وسلم
قره عینی نور جمالش در تن هر یک جان زخیالش	زنده جهان از بوی وصالش صلی الله علیه وسلم
چشمه عالم ظل و جودش گوهر جان ز معدن جودش	انجم و گردون ز آتش و دودش صلی الله علیه وسلم
کعبه معنی ذات کریمش سرالهی خلق عظیمش	ملک مؤید زیر گفیمش صلی الله علیه وسلم
زیر لوایش عالم و آدم ^{۱۰} نور هدایت در رخ اوضم	روح ایمین بمقامش پرگم صلی الله علیه وسلم
عالم نکته علم لدنی مالک عالم انس و جتی ^{۱۱}	هر دو جهان را رهبر دینی صلی الله علیه وسلم
روح ملک از نور جمالش ^{۱۲} زیب بهشت ^{۱۳} از تاب جمالش	سرمه حوران خاک نعلش ^{۱۴} صلی الله علیه وسلم
یوسف گرچه بود دست اصبح صورت اوست بغایت املح	روح جهان زو گشت مفرح صلی الله علیه وسلم
نورش آن دم مرسل دین بد آدم بین الماء و طین بد	آنچه که بود ^{۱۵} او ظهور ^{۱۶} بهمین بد صلی الله علیه وسلم
نقحه او بد روح در آدم ^{۱۷} از دم او شد عیسی مریم	اوست حقیقت نافع آن دم صلی الله علیه وسلم جاری

۱- ب و ج این شعر تعارفی ندارد ۲- ج= نور هداست ۳- ج= مالک ۴- ج= نهان ندارد

۵- = محبت ۶- ج= نور ۷- شعر در 'پرتو نور رخش خوشیده سوی یقین زو همه کشیده خلق را

ظلمت جمله رهیده صلی الله علیه وسلم ۸، ۹- آیه قرآن ۱۰- ج= آدم و عالم ۱۱- ج= انس و جتی

۱۲- = جلالتش ۱۳- = زمین است ۱۴- = لوایش

چیت رخ^۱ ما نشو نمائی چیت تن ماقطره مائی
 دیده جان را اوست منور در همه دلها حاضر و ناظر
 اومه و یاران مثل کواکب رهبر و هادی بر همه طالب
 بوبکر و عمر صادق و عادل و عثمان و علی عالم و فاضل
 اوست مدینه عالم و دران باب علی است همه یاران
 فخر بفقر است آن محمد شاه مساکین جان محمد
 ۴ فخر غنای^۵ ذات بازید فقر قناعت جود موجد
 جان مراست حضور محمد در رخ ما بین نور محمد
 آمد خرقه فقر پس او بر اسد الله از پس او^۶
 در دل مسعود او^۸ است مصور ظاهر و باطن از دست منور

لیک بهر دل زوست^۲ ضیائی صلی الله علیه وسلم
 ظاهر و باطن^۳ اول و آخر صلی الله علیه وسلم
 رست هر آنکو گشت مصاحب صلی الله علیه وسلم
 شان اوتاد، او قطب مکمل صلی الله علیه وسلم
 زو شد عالم جان فقیران صلی الله علیه وسلم
 ملک قناعت زان محمد صلی الله علیه وسلم
 فقر مجاهد اوست مجاهد صلی الله علیه وسلم
 صورت ماست ظهور محمد صلی الله علیه وسلم
 غن غن^۷ ما بکینه کسی او صلی الله علیه وسلم
 صورت وقتی اوست نه دیگر صلی الله علیه وسلم

این مناجات سحر که به تضرع بر خوان
 ۹ تاز بالات بگویند ملایک آمین

یا غیاث المستغیثین الغیاث والغیاث
 در هوا بگوشت عمری یک عمل نامد پدید^{۱۰}
 می کند وسواس الخناس در دل هر زمان
 عم القرآن ورد^{۱۱} تست الرحمن تویی
 از حجاب جان برون آ و برآ بر عرش دل
 از خیال غیر بنی روح در ظلمت فقاد
 دل رسول و کافران حسن بروی غالبند
 ده کجا^{۱۵} باران رحمتی تو کز تشنگی
 تلخی جان کنونست ای دوست ما را این حیات

نفس کافر گشت از دین الغیاث والغیاث
 دور ماندم زال^{۱۲} یاسین الغیاث والغیاث
 دشمنی داریم پرکین الغیاث والغیاث
 جهل مارا گشت آئین^{۱۳} الغیاث والغیاث
 در گرفتاری ما بین الغیاث والغیاث
 بخش او را چشم حق بین الغیاث والغیاث
 کن دل و دین^{۱۴} تو تلقین الغیاث والغیاث^{۱۶}
 خشک گشته حلق مسکین الغیاث والغیاث
 وار ها این جان شیرین الغیاث والغیاث جاری

۱- ب=رخ او ۲- ب=ازوست ۳- ب=ظاهر باطن ۴- ب=این شعر ندارد

۵- ب=فخر غنای دست ۶- ب=نفس او ۷- ب=غرغر ۸- ب=او ندارد

۹- ب=و ج=این شعر تعارفی ندارند ۱۰- ب=نامه زمن ۱۱- ب=زال ۱۲- دود

۱۳- ب=امین ۱۴- ب=کن دل دینی ۱۵- ج=درگشا ☆ ج=این شعر ندارد، مصرع

در ب=دل رسول کافران شد حسن روی غالبند ۱۶- ج=این شعر ندارد

لا و بالی^۱ دور ماندم غافل از احوال قبر
تا است^۲ از تو شنیدم و یلی گفتیم ما
صورت ابروی تو متکبر است فون والقلم
کره^۳ تند^۴ فلک بس شهسواران را فلند
وه چه قوس سخت دارد چرخ کزراه اجل
سخت بر فرزین بند کردست نفس بکنا درخ
باز عشق تو رهاند از اجل ورنی به بین
روز روشن خانه غارت^۵ می کند دزد اجل
عالی چون گوی گردان در خم چوگان او
خون خلقتی ریختی کردی همه تن غرق خون
وه چه ایمانست که ما دلمیم آلوده بکفر
خسروان بفریفته از عذر این مکاره دهر
نوعروسان را بحسن و ناز و شکل دل فریب
انس را با مال و فرزند و عیال^۶ و نام و تنگ
وحش را با سبزه و با آب صحراهای خوش
دایه را بفریفته او هم بیوی اکل و شرب
حورو غلمان و قصور و اشجار و انهار^۷ بهشت
خاک^۸ را تلکون جمال تست فلک^۹ را نور دگر
در دلم تمکین ز تو خواهم که در دو کون^{۱۰} نیست
قابض و باسط توئی کن قبض نفس و بط روح
باهمه اقرب توئی پیوسته من حبل الوريد^{۱۱}

خاک بستر خشت بالین الغیث و الغیث
دل نداد هیچ تسکین الغیث و الغیث
کوست خود پیوسته در^{۱۲} چین الغیث و الغیث
کس نیکنده بر^{۱۳} وزین الغیث و الغیث
می زند در دیده ژوپین الغیث و الغیث
بشکند تابند فرزین الغیث و الغیث
چست مرغی بهر شاهین الغیث و الغیث
غافل است زو خصم در زین الغیث و الغیث
وه چه گردانی تو چندین الغیث و الغیث
باک زان^{۱۴} دست نگارین الغیث و الغیث
از دلم پوشیده شد دین الغیث و الغیث
هم بتاج و تخت زرین الغیث و الغیث
مردمان را هم نه تحسین الغیث و الغیث
جن را با ملک تلکون الغیث و الغیث
طیر را با باغ رنگین الغیث و الغیث
مانده عالم در^{۱۵} تلاوین الغیث و الغیث
هم فریست^{۱۶} نی دروغ این الغیث و الغیث
نیست کس را جز تو تمکین الغیث و الغیث
جز تو سلطان و سلاطین الغیث و الغیث
تاکنم از غیر نفرین الغیث و الغیث
ما ز تو دوریم چست این الغیث و الغیث^{۱۷}

جاری

۱- لا و بالی ۲- عهد ربوبیت خدا بار و احبندگان 'الست برکم' ۳- ج=بر

۴- ب=شدند ۵- ب=مردون ۶- ب=غیرت ۷- ا=تا از ان ۸- ا=ندارد

۹- ب=درد ندارد ۱۰- ج=انهار ندارد ۱۱- ب=همه فریست، ج=هم قرین است

۱۲- ا=خاصه، ج=خاص ۱۳- ا=ملک ۱۴- ب=دیگر هیچ ۱۵- از آیه قرآن

۱۶- 'ج' این اشعار ندارد ۱۷- 'ا' این شعر ندارد

مرگ یلک برده مارا از جهان نا پدید
هر سحر مسعود بک می نالد از در ماندگی

عبرت از یاران پیشین^۲ الغیث و الغیث ق
یا غیث المستعین الغیث و الغیث

شعر رابع به دلم ممتد و احوال دست
که چکاند می قربت بلب هر مسکین

گر نماید رو مرا آن شاهد مستور من
روح قدس از مادی عرش تا تحت العری
جمله حوران از جمال^۵ روی او گیرند زیب
روی خوبانرا بحسن خویشتن آراستست
از جمال اوست در هر صورتی حسی که هست
قبله ام ابروی خوبانست طاقش سجده گاه
ظاهر و باطن همه^{۱۰} یار است و دیگر سایه
از کششهای سر زلفش شب معراج شد
شیخ رکن الدین عثمان ابن قطب الحق و دین^{۱۲}
حاجیان را گر طواف کعبه آید دستگیر
حجت غفرانست قبر او ز دیوان غفور
باز عشق او رهاند دل ز شایین هوا^{۱۴}
شهد لعل اوست در دل روح زو محروم زانست^{۱۵}
از نمایشهای تلوین شد گرفتاری دروغ
لیس فی الدارین غیری بر سر منبر بخوان
من چو موسی هر سحر اتی انا الله^{۱۹} بشنوم^{۲۰}
صورت ما نایها و نفعه اش نای ما

آنچه از عالم برونست آن شود منظور^۴ من
گم شود او نیز از جان گر بر آید نور من
کر بپنجه بزارم^۶ یک پرتو آن^۷ حور من
لیک غافل از جمالش دیده مغرور من
در نقاب معنوی^۸ آن شاهد مستور^۹ من
روی گردانیدن از دین کی بود مقدور من
سایه کی ماند چو خیزد آن مه مستور من
رنگ بگرفت^{۱۱} از سوادش چون شب دیبجور من
کز جمال اوست بسطی در دل سرور من
خود طواف روضه ایشان بود دستور من
کشته عشقت چون آن^{۱۳} غازی مغفور من
ورنه خواهد داد سر در^{۱۵} پنجه^{۱۶} عصفور^{۱۷} من
کز هوای نفس گردانست این زنبور من
غافلست از نحن اقرب^{۱۸} این دل مغرور من
پس انا الحق نیز گو، بردار چون منصور من
چون علو روضه خواجه است کوه طور من
کز نوای^{۲۱} اوست با نگی خوش درین طنبور من

جاری

۱- 'ج' این شعر ندارد ۲- = نشین، ب = گیر ۳- 'ب' و 'ج' این شعر تعاریفی ندارند

۴- ب = منظور ۵- ب = نور ۶- ج = بر برم ۷- ب = از ۸- = معنی است

۹- ب = مشهور ۱۰- ب = های ۱۱- = گرفت ۱۲- اوج = والدین ۱۳- اوج = همچون

۱۴- ج = هوات ۱۵- ب = در ندارد ۱۶- ج = مقصور ۱۷- ب = از و محروم از انست

۱۸، ۱۹- از آیه قرآن ۲۰- = بشنوم ۲۱- ج = هوا

با ننگ سبحانی روان آمد^۱ برون از نغمه اش
 از سرمستی بسازم هر دو عالم را خراب
^۲ صور اسرافیل^۳ کز حشر جهان آرد بدید ق
 جز جمالش هیچ ناید در نظر مسعود بک
 از نوای او چو پرشد سینۀ طیفور من
 مست گردد از میش گر ز گس مخمور من
 من شوم زنده ز نغش خود ماتست صور من
 گر بیاید از رخش ضو دیده بی نور من

این مناجات خصوصاً ز پی خاصانست
^۴ تا به هر صبح بجویند خلاص از تلوین

بر آای آفتاب جان ز شرق چرخ روحانی
 در آرد دیده مردم بکن در خانه اش منزل
 به پیش چشم دل بی عین القا پرده افتاد است
 تو داری قدرت آن کز همه پرده برون آری
 اگر یک ذره از مهر تو در دل تافتن^۵ گیرد
 فروزی در دل تاریک شمع نور ایمان را
 کنی هر ذره را خورشید از انوار بی چونی
 باوصاف حمیده جان هر^۶ مومن بیارائی
 خزان هجر تو بستان دل را داد بی برگی
 فتاده روح ما تا کی درین زندان تن مانده
 همه^۷ ارواح قدسی را بزنجیر هوا بستی
 زبون نفس کافر گشته ایم از کبر و از شهوت
 ز دست ما همی^۸ نالیم^۹ هم پیش تو از حیرت
 به بستی نقش عالم را و کردی یک نظر در وی
 نسیم روح ریحانست مشام جان نمی یابد
 منور کن همه عالم ازان رخسار نورانی
 بر آغلن پرده ظلمت ز چشم روح انسانی
 که هفتصد^{۱۰} سال نتوان رفت زان یک پرده تابانی
 نمائی صورت جان و کنی اجسام روحانی
 بسوزد پرده^{۱۱} ها^{۱۲} جمله چه نورانی چه ظلمانی
 بسوزی^{۱۳} ز آتش قربت وجود نفس شهوانی ق
 دهی هر قطره را امواج از دریای ربانی
 ز اوصاف ذمیمه هر دلی را پاک گردانی
 ازان هر صبح می نالیم چون مرغان بستانی
 خلاصی بخش از رحمت چو کردی هم تو نورانی
 همه افراد علوی را بدادی خوی نفسانی
 کجا ما و کجا ایمان کجا دین مسلمان^{۱۴}
 که درد ما همه^{۱۵} از تست هم دردی و درمانی
 ز فیض آن نظر شد روح انسانی و روحانی
 که ماندست در خور و در خواب چون وحش بیابانی

جاری

۱- =آید ۲- 'اوج' این شعر ندارند ۳- ب=از نیل ۴- 'ب' این مناجات

ندارد، 'ج' این شعر تعارفی ندارد. ۵- ج=هفتصد ۶- ج=تافتن ۷- ج=پرده ی

۸- اوج=بسوزد ۹- ج=بهر ۱۰- ج=همین ۱۱- ج=دین و مسلمان

۱۲- ج=ما همین نالم ۱۳- ج=هم

حجاب ما همین آمد که از وی شد دوئی پیدا
 تو دریائی که امواجش درون جان انسانست
 منم چون موج دریای محیط بی کران او^۱
 چرا داری تو امواجی که از دریای پل بند^۲
 اسیر چار^۳ طبع ارواح ماندست همچو حیوانی
 بزیر آسیای چرخ افتادیم چون دانه
 قیام جان بآبی و بنانی^۴ نکرده ای حیف است
 مرا در دل هوای تو، توئی در هر دلی ناظر
 دلم خلوت سرای تست جان نور از ظهور تو
 تو بینائی و دیده از تو تا بینا چرا ماندست
 چو هستی همه عالم ز هستی وجود^۵ تست
 بجز تو نیست چون چیزی که می جوید که می پوید
 توئی صورت توئی معنی که هم حسی و هم عشقی
 جمال یوسفی^۶ بنما و هر دیده بکن روشن
 غباری آمدست در دل که بیند یکی را دو
 گر از گلزار حسن تو بیابد مرغ جان بویی
 برون^۷ آ از حجاب کبریا و جلوه ده خود را
 تو آن شاهی که در میدان خاک و چرخ بینائی
 خلافت مشیت خاکی را دهی خوانی بسوی خود^۸
 بر آئی گر بهاری سلیمانی شود موری^۹
 ۱۹ گنهگاران امید از غفوی دارند از رحمت

شراب بی خودی در ده ز خود گردیم نافرانی
 که از هر موج می آید برون آواز سبحانی
 کرا جویم چو با اویم بماندم^{۱۰} گم بجزرانی
 چه سازی گاه و^{۱۱} خاشاکی حجاب بحر عمانی
 گرفته^{۱۲} جای در خاطر همه وسواس شیطانی
 جسد با آس می گردد زگردشهای ایوانی
 قیام جان ز تو باید که جانم را تو جانانی
 چرا از خود جدا داری چو درد ما همی دانی
 در آ از راه جان در دل بکن ظاهر جهان بینی
 تو دانائی و عقل از تو چرا غافل بنادانی
 به پیش کیستی پیدا نمی دانم^{۱۳} که پنهانی
 مگر حسن جمال خود تو در هر نقش^{۱۴} جویانی
 توئی در دل توئی در تن که هم عقلی و هم جانی
 که گشتست هر دلی مجوب چون یعقوب کنعانی^{۱۵}
 نه بیند جز یکی چیزی غبارش گر تو بنشانی
 کند پرواز ازین کلخن چو کزوبی و روحانی
 که تا گیرد همه دلها جمال از شاهد جانی^{۱۶}
 بچوگان اجل چون گو سر شاهان بغلطانی^{۱۷}
 نمی برجه ابلیس داغ لعنت و رانی
 در آئی گر بغفاری کند^{۱۸} موری سلیمانی
 که شان چون گوی غلطاند زیر زخم چو گانی
 جاری

۱- ج= تو ۲- ج= بمانده ۳- ج= خوانند ۴- ج= ندارد ۵- ج= چهار
 ۶- ج= گرفته ۷- ج= بیابانی و نیابی ۸- ج= جوی ۹- ج= ندانم ۱۰- = نفس
 ۱۱- اشاره بحسن یوسف ۱۲- نام پدر یوسف که در کنعان زندگی می کرد ۱۳- ج= برون آر
 ۱۴- ج= جمال شاهد جانی ۱۵- ج= تودادی و خواندی خود ۱۶- اشاره به سلیمان ۱۷- ج= شود
 ۱۸- ۱۹، ۱۸- 'ج' این اشعار ندارد

اگر رانی سز باشد ندارم دست آویزی
چرا ارواح علوی را اسیر نفس می داری
خطاب از دل برون آمد چرا سرگشته ای هر جا
چو سر روح انسانست فخافیه من روجی^۲
خلافت نامه داری ازو باجت قرآن^۵
صراط اینجاست راه شرع بروی گیروی ثابت^۶
بسج اعمال را با عقل کین میزان اعمال است
تنت قبر است و جان دروی چو زندانیست در مانده
بهشت و دوزخ است اینجا به بین روحی و یا جسمی
که نفس از قوت ناراست و دروی فشمع انوار است
فرشته می کند ناله زدست نفس شیطانی
به ناموسی و مرزائی مشو مغرور ای غافل
خرابات خرابانرا چه می پوی بهر سجده
چه پوشی جامه تقوی ردا از کبریا می کن
شراب از ساقی جان خورز هر ساقی چه می جوی
بکش این نفس اماره بکن آب این دل خاره
ز خود فارغ شو و بگور زهر دو کون در یکدم
چو مار از پوست بیرون آئی تو از جان و دل و قالب^{۱۳}
جمال لایزالی بین بحسن روی خود آن دم
ازین دولت چرا غافل شوی بر طمع^{۱۶} فردوسی
تو کی یابی چنین ملکی چو جان در راه او بازی

دگر خوانی روا باشد که غفاری و رحمانی^۱
نمی شاید بملک جان کند اماره سلطانی^{۱۷}
زبان بر بند و دل بکها مکن دیگر پریشانی
نگو^۳ بهناس این نکته^۴ که غافل از که می مانی
چرا از نفس اماره ستانی شغل سکبانی
چو برقی از صراط آنجا گزریابی باسانی
گران گر پله نیکی است رستی و نه نتوانی
نیابی^۸ اگر خلاص این دم با خر سخت در مانی ق
که روح صاف فردوس است جهنم نفس جسمانی
هم اینجا زن درو آتش که آنجا تا نوزانی
چرا از کرده دیوی ملایک را برنجانی
که آن یک جوئی ارز دران بازار یزدانی
سواد کفر را بنگر که^{۱۰} در سودای ایمانی
چه نوشی باده انگوری، و می از یار نستانی^{۱۲}
ق بستماع وصل او بشنود چه داری گوش برغانی^{۱۸}
و گرنه ملک جان آرد از ایشان روبه ویرانی
دگر با خود شوی همراه هم بر جا و امانی
بر آ بر عرش جاویدی و^{۱۵} بنگر هم تو در مانی
جلال لم یزل بنگر درون پرده جانی
وزین نعمت چرا فارغ شوی برکوی رضوانی
بده یک حبه و بستان که خوش گنجیست ارزانی

جاری

۱- آیه قرآن "انت الغفور الرحیم" ۲- از آیه قرآن ۳- = برو ۴- ج = نغمه

۵- ج = از و حجت قرآن می خوان ۶- = ره ثابت ۷- ج = چو برق بر ۸- اوب = نیاید، ج = نیابد

۹- ج = دران ۱۰- اوب = چه ۱۱- ج = زد دل کبر و یا کن دور ۱۲- = بستانی

۱۳- ج = زغانی ۱۴- ب = تو از جان و از قالب ۱۵- ج = به ۱۶- = طمع

۱۷، ۱۸- اوب این اشعار دارند

باستغفار باز آیم که کس را در میان دیدم
 بحق احمد مرسل که جام عشق نوشیده است
 چو از نور سعادت کرده ای مسعود را پیدا
 تو می گوئی تو می جوئی که هم راهی و همدانی^۱
 مرابی خود کنی زان می زدست خویش برهانی
 روا نبود که میرد در شقاوت از پریشانی

هست این نعت محمد حبیب الله
 ۲ گرجخوانند بر قصد روان روح امین

ق افروخته عشقند^۳ بهر سوی چو قندیل
 جلوه بده از حسن درین عرش دل من
 آن کس^۴ که ز رخساره تو بر بست^۵ نظر را
 شیطانست که سجده نکند پیش رخ تو
 بر فرق سر تو بنهادند ملایک
 احمد شده نام تو احد آمده در وی
 ما عارف مستقیم که کس را نشناسیم
 برگرد لب تو خط سبزه نبشتند
 می گفت خضر آب حیات لب تو
 چون حسن جمال تو به بینم بهر چشم
 ما نعره زنان سجده کنان^۹ پیش رخ تو
 ما^{۱۱} قبله ابروی تو دیدیم بماندیم
 ای رحمت عالم نظری جانب مسعود
 پر وانه صفت چرخ زنان سوخته جبریل
 تا کور شود دیده او هام عزایل
 عشاق کشیدند بهر دیده چو او نیل
 در قبله ابروی تو کس را نبود قیل
 از در حقیقت چو مرصع شده اکلیل^۶
 هم در تو بجویم^۷ و نیقیم بتاویل
 جز صورت پاک تو که در جانست چو قندیل
 در وی همه اسرار الهیت بتفصیل
 گفتیم بکن توبه که هست این همه تمثیل
 در هر دهن از^۸ وصف تو گویم اقادیل
 خلقی همه مشغول به بکبیر^{۱۰} و به تهلیل
 یاران سفر کعبه گزیده^{۱۲} ز سراندیل
 کز وهم و خیالات^{۱۳} بماندست به تعطیل

۱- که هم اینی و هم آنی ۲- 'بوج' این شعر تعارفی ندارند ۳- اوب=عشق تو، ج=عشق
 ۴- ج=کاکس ۵- ب=بر رخساره بر بست ۶- ج=اللیل ۷- ب=نجوم
 ۸- اوج 'از' ندارند ۹- ب=ما سجده مسانه کنان ۱۰- ب=بکبیر ۱۱- ج=تا
 ۱۲- ج=گزیدند ۱۳- ا=خیالت، ب=خیالا

اندرین شعر کلام قدسی افتاده است
 ۱ نکند فهم مگر عارف صاحب تمکین

ماست استیم^۲ قضارا خناسیم از غایت مستی سرو پارا خناسیم
 در آب حیاتیم و سر چشمه بجویم در عین بقائیم و فنا را خناسیم
 ما گوهر عشقیم که در بحر خدائیم در خاک ازانیم^۳ که جارا^۴ خناسیم
 در کسوت ما اوست برون آمده^۵ از مکر لیکن چه توان کرد^۶ دغا را خناسیم
 عشق رخ معشوق^۷ چنان شیفته کرد است کز شیفتگی هیچ هوا را خناسیم
 زهر غم سوداش چو جلاب بنوشیم در جور نه بنیم و جفارا خناسیم
 هر جا که غمی^۸ هست بنوشیم و بخندیم غم را نکذاریم^۹ و بلارا خناسیم
 هر درد که باشد بکشیم از سرمستی بی درد نباشیم و دوارا خناسیم
 تا وصف و جودش در خویش بدیدیم از خوف گزشتیم و رجارا خناسیم
 برکزه گردون بنشتیم و بگردیم از چرخ نترسیم و قضارا خناسیم^{۱۶}
 گشتیم همه راست چو بالای دل آرام این قامت چون چنگ دو تارا خناسیم
 لایم که دور از الف قامت یا ریم بروی چو ریم این قدلهالا را خناسیم
 بر مرده نگرتیم و نه بر زنده^{۱۰} بخندیم در صُحک نه خفتیم و بکارا خناسیم
 در میکده شلیم و بخمار نه بنیم معشوقه^{۱۱} پرستیم و لقا را خناسیم
 ق بادرد کشان خوی گرفتیم و نشستیم^{۱۲} ما خانقه اهل صفا را خناسیم
 لب خشک نمائیم و^{۱۳} همه غرق در آیم صد چشمه بنوشیم و سقارا خناسیم
 نی صاف و نه دردیم که بی چون و چرا خناسیم در درد نه بنیم و صفا را خناسیم
 ۱۴ در قرب "و فی انفسکم" مست نباشیم این عالم پیوسته و جدا را خناسیم
 ما ذات صحیح ایم که بر شکل مسخیم باقی^{۱۵} کن رویم و بقا را خناسیم جاری

۱- 'ب' و 'ج' این شعر تعارفی ندارند ۲- اشاره به عهد خداوند با ارواح بندگان ۳- ب= ازبیم

۴- ج= جان را ۵- اوب= آمد ۶- ب= کرد که ۷- معروف ۸- ج= غم

۹- ب= نگذاریم ۱۰- = به زنده ۱۱- اوج= معشوق ۱۲- در هر سه نسخه= نشستن

۱۳- اؤ ندارد ۱۴- از آیه قرآن ۱۵- اوب= باقی کن و رویم

۱۶- 'ج' این شعر ندارد

مانور خدائیم که بر خلق رسیدیم
 با آنکه محیطیم^۱ زمین را و سمارا
 بی لب خن سر^۲ بگوئیم بهر دل
 گوش دل ما پر ز سماع ابدی شد
 از بهر می صاف مصلّا^۵ بفروئیم
 ما قلب ترازوی کنیم از سر رندی
 ما مسند خاک در معشوق^۴ گزیدیم^۸
 هر عهد که بایار بکردیم مستقیم^۷
 ما گنج صوابیم که در مخزن^۹ لطفیم
 ما رقص کنان بر سر بازار بگردیم
 ما شاید گلرنگ بزانو بنشانیم
 ما ملک قناعت چو شه بلخ گزیدیم
 گر خلق زند سنگ چو گلدسته ستانیم
 ق بیرون شدگانیم^{۱۱} ازین عالم فانی
 بی چون و چرا صورت^{۱۲} دلدار به بنیم
 صد چشمه حیوانست درون دل ما گم
 شد از نظر^{۱۳} مهر رخسار دلی^{۱۵} لعل
 تن مهر گیاهست^{۱۴} که بر چشمه جانست
 پیوسته صدای کند آن یار بهر دل^{۱۸}
 از درد و بلای غم او ذوق نیابیم
 هر نفس عصائیست که بر صورت ما راست

مشغول بخویشیم و خدا را نشانیم^{۲۰}
 مستقیم چنان کارض و سمارا نشانیم
 حرف و کشش و صوت و صدرا^۴ نشانیم
 این چنگ و رباب و دف و نارا نشانیم
 ما مکر و دغای صلحارا نشانیم
 نفعی نشانیم و جزرا^۶ نشانیم
 بالشت سیاه وزرا را نشانیم^{۲۱}
 پیمان شکنانیم و وفارا نشانیم
 از جرم نترسیم^{۱۰} و خطارا نشانیم
 بی شرم کسانیم و حیارا نشانیم
 سجاده تزویر و ریا را نشانیم
 تحت جم و تاج سر دارا نشانیم
 از زخم زنجیم و قضارا نشانیم
 نور و ظلم و صبح و مسارا نشانیم
 ای مدعیان چون و چارای نشانیم
 ما ^{۱۳} چشمه سخن خضرا را نشانیم
 ما جوهر پاکیم که خارا^{۱۶} نشانیم
 خشک است ازان مهر گیارا نشانیم
 از بانگ صدا^{۱۹} لیک صلارا نشانیم
 تا صورت اخلاص و رضا را نشانیم
 از مار نترسیم و عصارا^{۲۲} نشانیم

جاری

۱- ب=و ج=محیطم ۲- ب=خن سرخ ۳- ب=ندارد ۴- ب=صلارا ۵- ا=معا

۶- ب=ضررا ۷- اوب=مسعود ۸- ج=نشینم ۹- ا=از ۱۰- ب=برسیم

۱۱- در هر سه نسخه=شده گانیم ۱۲- ج=صحبت ۱۳- ب=تا ۱۴- ب=نظم ۱۵- ا=دل

۱۶- ب=جارا ۱۷- ا=گیانیت ۱۸- ا=دل ندارد ۱۹- ب=صلّا ۲۰- شاعر مشرق اقبال

در شعر اردو گفته: کار جهان دراز ہے اب میرا انتظار کر ۲۱- 'ب' این شعر ندارد ۲۲- اشاره به عصارا و مار موسیقی

ماکوه تن خود بربایم چو کاهی
 بی یوسف خود هیچ رخ خوب^۱ نه بنیم
 و بیضت عیناه من الحزن بگویم
 سلطان دل ماست محمد که ز سوداش
 پا مال بسازیم همه تاجوران را
 ماسیم فقیران در او که بهد شوق
 ماست شکنهای دو زلفش شب معراج
 در دیده ما^۲ نور ازان زلف سیاهست
 بگرفت ز گیسوش^۳ دماغ و دل ما بوی
 تا غره مه^۴ بر رخ خورشید بدیدیم
 ما عاشق گلزار خط و عارض اویم^۵
 فردا که همه خلق رود^۶ زیر لولایش
 برقاضی حاجات چنان مست در آیم
 ماسیم شهید لب خونخواره معشوق
 ما ذکر مسی حقیقی بگردیم^۷
 ما آینه عشقیم که صافیم همیشه
 هستی همه ماسیم اگر نیست نمایم
 جز در کمی^۸ ظلمت اغیار نه کوشیم^۹
 قارون حقیقت شده ایم^{۱۰} از ملک العرش
 ما هشت گلستان بفروشیم بکندیم
 ما دیده روحیم که در عین یقینیم

اسرار که و کاه ربارا خناسیم
 بی پیرانش هیچ قبارا خناسیم
 جز سوختن و یا اسفی را خناسیم^{۱۱}
 فیروزی تاج امرا را خناسیم
 جز چتر سواد فقرا را خناسیم
 خرسند بفقریم^{۱۲} و غنا را خناسیم
 معراج سملات علا را خناسیم
 در ماه نه بنیم و ضیارا خناسیم
 مشک ختن و عنبر سارا خناسیم
 واللیل نخوانیم و ضحی را خناسیم
 در باغ نه بنیم و صبارا خناسیم
 ماست بخیزیم^{۱۳} و لوا را خناسیم
 در خصم نه بنیم و گدارا خناسیم
 در حرب نیاسیم و غزارا خناسیم
 اسم صفاء و کبرا را خناسیم
 ما مصقل^{۱۴} زنگار زدارا خناسیم
 این نیستی هست نما را خناسیم
 جز طلعت انوار فزا را خناسیم
 این عالم درویش و گدارا خناسیم
 جز عارض رنگ سمررا^{۱۵} خناسیم
 گم گشته یاریم و هدارا خناسیم جاری

۱- ب= خواب ۲- =فقیریم ۳- ا= ندارد ۴- اوج= زگیسوی ۵- =ماطره شب،

ج= تاطره شب ۶- =اویم ۷- =رود خلق همه ۸- نخیزم ۹- ج= نگیریدیم

۱۰- اوج= مصقل ۱۱- ج= درکین ۱۲- ج= گویم ۱۳- ب= شده ام ۱۴- ج= سمررا

۱۵- آیه قرآن، ترجمه: چشمهای او از غم پدید گشت. این واقعه پدر یوسف است که بعد گم شدن پسر "یوسف"

او بسیار گریست و گفت "یا علی یوسف"، یعنی: های یوسف

در پرده خالص ندیم^۱ شه معنی
 آواز قبیج^۲ نقبا را شناسیم
 ما جمله مقیمان سرای غم^۳ یاریم
 مد هوش چنانیم ز سودای رخ او
 درس علماء و فضلا را شناسیم^{۱۸}
 طاقیم که باغیر خدا جفت نداریم
 دل شاد بگردیم و سرارا شناسیم
 روچیم که در قالب هر مرد و ناستیم
 کین و هم^۴ و خیال من و مارا شناسیم
 ما کوب حسنین شهاب فلک دل
 زوجیت و شهوات^۵ و هوا را شناسیم
 ما اختر سعدیم که مسعود شدستیم
 مردیم^۶ که اندام نسارا شناسیم
 بخت بد دوران سا را شناسیم
 برجیس و ثریا و سها^۷ را شناسیم

هست این شعر بدمج ملک ملک صفا
^۸ که هم از قلب جهانست هم از رکن الدین

جلیس مجلیس علوی درون پرده نور
 یگان رکن معظم غریق نور حضور
 همه جهانست^۹ منور ز نور طلعت او
 اگرچه جمالش ز چشم ما مستور
 هزار دیده چو پروانه عاشق اند برو
 که تا بچشم که آید کرا شود مقدور^{۱۰}
 شعاع طلعت زیباش شمع ارواحست
 بجز ملایک بروی زدن^{۱۱} کرا مقدور
 تن بهر دماغ که پیوست^{۱۲} بوی ساغر او
 میان حلقه مستان سرش^{۱۳} چون منصور
 بهر دلی که فکنده نظر رهیده ز غم
 نمود آن^{۱۴} نظر او را مقام اهل سرور^{۱۹}
 کسی که خاک ره او کشیده در دیده
 شده ز کل یقین هر دو چشم او پر نور
 زلفت هر که برایش، بماند در ظلمت
 ندید هر که جمالش ز عشق شد مغرور
 چگونه وصف کنم من بدین زبان او را
 که هست وصف^{۱۵} جمالش ز فهم مردم دور
 به ملک فقر^{۱۶} شه است او سپاهش اهل صفا
 که هر یکیست از ایشان بهصفیه^{۱۷} مشهور
 جاری

۱- = ندیم ۲- ج = قبیج ۳- = رخ ۴- = لذات ۵- ب = لذات ۶- ب = وج = فردیم

۷- ج = شهارا ۸- 'ب' وج این شعر تعارفی ندارند ۹- = همه جهان منور ۱۰- اوج = منظور

۱۱- ب = گزاردن، ج = زدن ۱۲- در هر سه نسخه = پیوسته ۱۳- اوج = سرست ۱۴- ج = از

۱۵- ب = و هم ۱۶- ج = فقر ۱۷- ب = صحیفه ۱۸- 'مصرع'، 'مخواست'، 'اوب' این شعر ندارند

۱۹- 'ا' این شعر ندارد

منم که دور فقام ز دور چرخ ازو
 شراب وصل ز دستش گهی بنوشیدم^۱
 حریف مجلس او بود دل که پیوسته
 ز دست چرخ به پیش خیال نالیدم
 ز پیش دیده^۲ نهان گشت تاریخ آن مه
 فاده^۳ در چه هجران بعاقبت مسعود
 بحق روح امین و بحق میکائیل
 بحق حامل عرش و بحق عالم قدس
 بحق ام کتاب و بحق چهار کتاب
 بحق فرق علی فاطمه حسین حسن
 بحق احمد مختار چهار یار عظیم^۴

کنم شمار ازان روز و شب سنین و شهرور
 شمار هجر مرا کرد ناگهان مخور
 جدا گلند^۵ ز غیرت قضای چرخ غیور
 جواب داد که صبراست چاره، باش صبور
 جهان شد است ز سوداش چون شب دیگور
 که قدر وصل ندانست این^۶ دل مغرور
 بحق قابض روح و بحق نافع صور
 بحق آیت کرسی و بحق سورت نور
 بحق پنج اولوالعزم یا رحیم و غفور
 بحق فرق محمد بحق ده منشور
 دل خراب مرا کن بوصل او معمر

اندرین شعر که اسرار خفیات دروست
 شنود هر که گیرد ز دو عالم نفرین^۷

سایه همت ورای لامکان خواهم گلند
 از پی رفتن بهفتم^۸ آسمان از زلف یار
 از رخ هر ذره خورشید ازل خواهم نمود
 شاهد جان را بخواهم داد جلوه آشکار
 نور ایمان در دل هر کافری خواهم نهاد
 مومنانرا غرق خواهم کرد در آب حیات
 سرخواهم ساختن گرمی دوزخ^۹ ز آب چشم

دیده را بر طلعت آن بی نشان خواهم گلند
 تا بیام^{۱۰} عرش اعلیٰ زردبان^{۱۱} خواهم گلند
 عکس دل گر بر زمین و آسمان خواهم گلند
 پرده واهی^{۱۲} ز چشم مردمان خواهم گلند
 سرمه توحید اندر چشم شان^{۱۳} خواهم گلند
 کافرانرا تشنه^{۱۴} اندر خاکدان خواهم گلند
 راه دل^{۱۵} در باغ فردوس جهان خواهم گلند

جاری

۱- ادب= همیشه نوشیم ۲- ج= گلنده ۳- ا= دید ۴- ا= فقام ۵- ب= از
 ۶- اشاره به خلفای راشدین که نیز چهار یار گفته می شوند ۷- 'ب= و' این شعر تعارفی ندارند
 ۸- ا= از برای رفتن هفت، ب= از پی رفتن هفت ۹- ب= تا بیام ۱۰- ب= بردن ۱۱- ا= و هم
 ۱۲- ا= مردمان، ج= جان ۱۳- ب= بسته ۱۴- ا= گرمی دوزخ ۱۵- ا= ز آب دل

این سریر سر را از کوی او^۱ بر کرده ام
وهم مسعود از دل و دیده برون خواهم کشید
وین سر بی اصل را بر آستان خواهم گنجد
عکس روی او درون چشم جان خواهم گنجد

مدح شیخ است درین شعر که بر خاک درش

^۲ جفاخر ملک و حور بمالند جبین

بر فلک دل^۳ خاسته آن قطب^۴ چو ناگه
گفت ملایک کیست او از^۵ غیب خطابی
جمله نخست از جهان زایل شود^۶ اکنون
شیخ شیوخ شهاب الدین^۷ کز نور هدایت
خضریت^۸ و مسیح دم کزیک^۹ نفس او
چو انا بشر ملکم بودست^{۱۰} خطابش
گرچه بصورت چون بشر در خواب و خوراست او
هست بدتش امرکن بر جمله ملایک
^{۱۱} کرد تجلی نور حق از بس که بجانش
ملک وجودش چون گرفت از نور سراسر
تاج خلافت یافت^{۱۲} اندر شب قدر او
گرید بیضا نور را^{۱۳} از دیده ربوده
سجده فریضه است پیش او بر جمله خلایق^{۱۴}
تا که فلک در گردش است و مه به تابش

گشت جهان از نور او روشن چومه
آمد انی جاعل فی الارض خلیفه^{۱۵}
^{۱۶} کاخر مسعود آمدست از برج سعاده^{۱۷}
هم چو محمد راه حق بنمود بگره
چشمه حیوان آمده در شهر^{۱۸} بهر چه
صورت مرد آمدست بر خلق ز درگه^{۱۹}
لیک بمعنی زین صفت پاک است و منزله^{۲۰}
شان همه جمله سپاه او، او بر سر شان شه
^{۲۱} خاسته از هر موی او آواز انا الله
رفت ز^{۲۲} ظاهر و باطنش بود آنچه سوی الله
لشکر شیطان گشت چون پامال سحرگه
گشت ز نور وی او^{۲۳} بینا همه اکمه
عاق چو شیطان گردد آنکس که کند نه
حجت حسنش در جهان داری تو موجه

۱- در کوی دلبر، از ان کوی دلبر ۲- ب' دوج' این شعر تعارفی ندارند ۳- ب' بر فلک جان و دل ۴- ج' قطبه
۵- ب' کیست این ۶- از آیه قرآن، ترجمه: من بر زمین خلیفه خود خواهم آفرید ۷- اوج= شد ۸- در ب'
این مصرع در شعر مابعدی آید ۹- اوج= سعادت ۱۰- ج' شهاب دین ۱۱- اوج= خضریت، ج' خطابش
۱۲- ب' کان زیک ۱۳- ب' و بهر ۱۴- اوج= بدست ۱۵- ب' منورمه ۱۶- در ب' این مصرع در شعر
ما قبل آمده است ۱۷- مصرع در اوج= خاسته بهر سو آوازی انا الله ۱۸- ب' دوج' ندارند ۱۹- اوج= یافته ۲۰- ا'
دوج= نور او ۲۱- اوج= ز پر تو نور او ۲۲- ب' ملایک ۲۳- از آیه قرآن

۱ هست این شعر بدمخ خلف شیخ جهان

ق که^۲ ازو گشته منور همه روی زمین

کاروان ره روان بین از هوای یار مست	عالمی از نور مست و عالمی از نار مست
رهروان مست اند از احوال آن مست جمال	وان ولی الله از جام مئی جبار مست
قرة العین مشائخ خواجه بزرگ بو سعید ^۳ ق	کز مئی اسرار او گشته دل ابرار مست
مستی احوال او کردست در عالم اثر	کاین چنین گشتست هر سوی درود یوار مست
۵ روضه وصلست جان او که از امداد لطف	کرد دلها را ز تجری تحنها الانهار ^۴ مست
شاهدان از نماز ^۵ مست و مطربان از بانگ چنگ	۸ ساقیان از باده مست و عاشقان از یار مست
۹ مطربان مست از فی و فی از حدیث مطربان	عارفان از باده مست و یار از دیدار مست
چشم مست از حسن او لب بذوق باده اش	مست بوی او دماغ و گوش از گفتار مست
عشق باده، حسن ساقی، لب پیاله، تن سبو	دل شده از روح مست و روح از دلدار مست
روح مست و قلب مست و عقل مست و عشق مست	و از نسیم شان شده این نفس دُردی خوار مست
لوح مست و عرش مست و کفر مست اسلام مست	۱۰ و از شراب لایزالی مومن و کفار مست
روح مست و راح مست درویش از دیدار مست	خط او از لوح مست و این لب از گفتار مست
زلف او از کفر مست و درویش از اسلام مست	شکل مست و حسن مست و غمزه مست و یار مست
زلف مست و روی مست و خط مست و خال مست	چشم مست و آن لب و آن قد و آن رفتار مست
باغ مست و غنچه مست و سرو مست و جوی مست	شاخ مست و برگ مست و سبزه و اشجار مست
چرخ مست و ماه مست و ابر مست و باد ^۶ مست	انجم و خورشید و افلاک از می دیدار مست
فاخته از ذکر مست و قمری از آواز مست	بلبلان ^۷ مست از گل و گل از دم اشجار مست ^{۱۳}
هر طرف بی می عروسان چمن گشتند مست	شد مگر از عکس چشمش ابرزگس وار مست ^{۱۴}
رنگیان باغ از مستی خرامان کرد گل	وز دهان گل شده مرغان شکر خوار مست ^{۱۵}

جاری

۱- 'بوج' این شعر تعارفی ندارند ۲- در هر سه نسخه = گر ۳- در هر سه نسخه مجواست ۴- 'این شعر ندارند

۵- 'ب' این شعر ندارد ۶- از آیه قرآن ۷- = نماز ۸- مصرع در 'ج' = عارفان از یار مست و یار از

دیدار مست ۹- 'بوج' این شعر ندارند ۱۰- در 'ج' مصرع در شعر متأخری آید ۱۱- ج = باده

۱۲- ج = بلبل آن ۱۳- مصرع در 'ب' = بلبلان از رنگ گل و گل از همه اشجار مست

۱۴، ۱۵- 'این اشعار ندارد

چرخ مست از عکس ماه و ماه مست از عکس گل
تا^۱ پیاله بر کف ساقی جان گردان بود
باغ مست از خط و گل از روی غنچه از دهن
مستی احوال او کرد است در عالم اثر
عالمی مست از می و مسعودزان ساقی مست
آفتاب از عکس چشم و زنگ گلزار مست الف
باد پیوسته چو روح الله از انوار مست^۲
زنگ از چشم و چمن از رخ آن رخسار مست^۳
کاین چنین گشت هر سوی درو دیوار مست الف
چشم او از روح مست و روح از اسرار مست

۱۵ اندرین شعر هشتم صفت اهل صفا
چکنی رقص نداری چو تو احوال چنین

آن طائفه کز اهل سماعند کیا نند
در رقص در ایند چو غایت^۲ مستی
در وقت تواجد بچند از همه اوصاف
دستک چو زنند از سرمستی بتواجد
بی پای و رای فلک و عرش خرامند
با آنکه بظاهر همه درویش فقیرند
دیوانه یارند ز اغیار رمیدند
در دیر بتان معنی، دیار پرستند
نی آتش و نه آب و نه خاکند و نه بادند
این حرف بریشان نتوان گفت که سرند
که آتش سوزان ز دل خویش برارند
که باده گلرنگ به بازار بنوشند
سجاده فروشد و خزند از لب او می
آنان که بجز دوست نه بینند و ندانند
از گردن دل رشته جان را کسلا نند
وان را که بنخواهند ز کونین جهانند
هم از ازل و هم ز ابد دست فشانند
بی چشم ثری^۳ تا به ثریا نگرانند
در ملک قناعت همه شاه دو جهانند^۴
بیگانه ز^۵ خویشند بیگانه^۶ شدگانند^۷
در مصحف جان صورت دلدار بخوانند
نه اسم^۸ و نه جسمند و نه عقل اند و نه جانند^۹
وین وصف دریشان^{۱۰} نتوان خواند^{۱۱} که آنند
که چشمه حیوان ز لب خویش چکانند
که شاهد سرمست بزانو بنشانند^{۱۲}
اسلام دهند و همه کفر ستانند جاری

۱- 'تا' ندارد ۲- 'از می انوار مست' ۳- 'اوب' = غایتی ۴- 'تر' ۵- 'ب' = شاهان جهانند

۶- 'ج' = 'ز' ندارد ۷- 'ب' = بیگانه ۸- 'ج' = شده گانند ۹- 'ا' = زاسمند ۱۰- 'ج' = کذا

۱۱- 'اوب' = بریشان ۱۲- 'ب' = گفت ۱۳- 'ا' = بنشانند الف- 'ا' این اشعار ندارد

۱۴- 'اوب' این شعر ندارد ۱۵- 'ب' و 'ج' این شعر تعارفی ندارند

زاهد نتوان گفت که پیوسته خرابند
 بر تخت بازار برقصند ز مستی
 چون دروله آیند بسوزند در آفاق
 بادوست یکی اند چو جان در تن مردم
 دایم بسماعند همه وقت برقصند
 نزدیک تر از بنش و از دیده بعید اند
 در عین خزان از رخ جان بخش بهارند
 فردان همه آیند^۲ و دگر فرق دو رویند^۵
 شیران همه آیند دگر روبه لکنند
 مسعود تو در خلوت دل چون ره ایشان^۴

عابد نتوان خواند که شان باده کشانند
 وان کس که کند منع ازو، دور^۱ برانند^۲
 چون در فرح آیند ز گل جامه درانند
 چون نیک به بنی حقیقت تو، همانند^{۱۸}
 در عین عیانند ز اغیار نهانند^{۱۹}
 بیرون ز همه نقش و بهر نقش عیانند
 در عین بهار از دم جانسوز^۳ خزانند
 مردان همه آیند دگر قوم زنانند
 مردان همه آیند دگر ماده سگانند
 دانی که نشان چیست که بیرون ز نشانند

اندرین شعر کلامیت که بیرونست ز عقل
^۸ تو نه ای مرد حقیقت سخن عشق مبین

مارا تو جان بخوان که زجان نیز برتریم
 که چرخ زاده ایم که از چرخ زاده ایم
 جان گرچه نور ماست بهر تن که بگریم
 که کعبه ایم و گاه کشتیم و گاه دیر
 که کفر کافریم^۲ و که ایمان موئیم
 از اسمها غنی و بهر اسم مضمیم^{۱۳}
 گوئیم هر زبان^{۱۵} و بهر گوش بشنویم^{۱۶}
 آئینه جمال رخ ماست هر طرف^۴

در هیچ جا^۹ نه ایم و بهر جای حاضریم^{۱۰}
 گاهی در امر آمر^{۱۱} و گاه امر آمریم
 عشاق را چو روی نمائیم دل بریم
 که موئیم و گاه منع و گاه کبر و کافریم
 این هر دو وصف ماست گهی^{۱۳} چیز دیگریم^{۲۰}
 از نقشها بری و بهر نقش ظاهریم
 حسن و جمال خویش بهر دیده بگریم
 هر رخ جمال خویش به بنیم و بگریم جاری

۱- ب=ازان ذوق ۲- =ترانند ۳- =دلسوز ۴- ب=آیند ۵- ب=دریند

۶- ج=کذا ۷- ج=کذا، اوب'مخو' ۸- 'ب'وج' این شعر تعارفی ندارند ۹- =خا

۱۰- =حاضریم ۱۱- =در امر او امر ۱۲- ج=که کفر و کافریم ۱۳- =که، ج=که ما

۱۴- =مضمیم ۱۵- =هر زمان ۱۶- بشنوم ۱۷- =هر چه هست

۱۸، ۱۹، ۲۰- 'ب' این اشعار ندارد

نوریم کاسمان وزمین زان^۱ منور است
 بیرون ز عالم^۲ ز فیض ماست
 شیطانست قهر ما و رسول است لطف ما
 ماتیم و راه و منزل و راهرو و راه بر
 جای که ذات ماست نیابی تو هیچ چیز
 بیرون ز چشم و جانست همه ذات ملک ما^۳
 هزاره عالم حادث ز فیض ماست
 شونده گناه همه عالمیم ما
 در هر دلی که آتش سوزان بسته است
 در عالم صور چو نماتیم صورتیم
 بیرون ز پنج وهفت و نه است اوج جان ما
 در هر رخ جمال ز نور ظهور ماست
 این نکته فی زماست من الله^۴ گفته ایم
 مسعود بک برای دعا نام کرده ایم

گوتیم نور لیک به معنی منوریم
 ما عالمی نه ایم از الله اکبریم
 در هر دلی همیشه بدین^۵ وصف حاضریم^۶
 فی بلک ازین صفات برونیم و برتریم
 آنجا اگر الله^۷ بگوئیم قاصریم
 فی بلک انیست چادر و ما زیر چادریم^۸
 ارواح شانست جامه و مادست گازریم^۹
 دلهای شانست جامه و ما دست گازریم^{۱۰}
 زان هر دلی بسوز در آتیم گازریم^{۱۱}
 چون بگزریم از همه صورت مصوریم
 بل فی، جهان است چادر و ما زیر چادریم^{۱۲}
 کان مظهرست و مابته^{۱۳} پرده مظهریم
 ماخود نه ایم، صورت اوصاف قادریم^{۱۴}
 سر از^{۱۵} صفات ماست که ستار ساتریم

هست این شعر بحد کله اهل صفا
^{۱۶} که کند مرکب شان نعل از تاج زرین

کلاه بر سر درویش چتر توحید است
 موحد است کسی^{۱۷} آنکه درمیانه جمع
 ق موالی^{۱۸} است حریفم که از مهابوت او
 مرا که خرقة فقر است از علی موروث
 چهار ترک که بنی نشان تجرید است
 بنفس^{۱۹} شاغل خلق است و دل به توحید است
 قلندر جبروتی چو سایه گردید^{۲۰} است
 برای سکه وحدت گشاد تشهید است جاری

۱- ب=را ۲- اوج=عالم ۳- اوج=برین ۴- ب=وج=ناظریم ۵- =اراده

۶- ج=پاک ما ۷- =صدرمصدریم ۸- ب=وج=صادر و مصدر مصدریم ۹- مصرع در ا=در هر

دلی که راز نهانست ناظریم، ج=در هر سری --- ۱۰- ج=و مابینه ۱۱- =عن الله ۱۲- ب=قاصریم

۱۳- اوج از ندارند ۱۴- 'ب=وج' این شعر ندارند ۱۵- =که ۱۶- ب=بحسن ۱۷- در هر سه

نسخه=مولهلی است ۱۸- ب=کنید ۱۹، ۲۰- 'اوب' این اشعار ندارند

میان حلقهٔ مستان سزا^۱ است چون منصور
 مرا دلیست که دریای بیکران خوانند
 جمال طلعت مارا ز چشم بد چه اثر
 مراست سکه که هر دو جهان برو نقش است
 دل رمیدهٔ مارا چه جای هشیار است
 هلال ابروی او پیش ما چو پیوسته است
 بعید نیست ترا دوست^۵ در دو دیده نگر
 حریف مجلس ما خود دعا همی باز
 شراب ریز و شکن زود ساغر ای ساقی^۴
 سواد فقر ز سودای زلف معشوق است
 دلی که زلف درازش^۸ میان هیچ فکند
 چه زگس است دعا باز و مست از می عشق^{۱۰}
 چرا شد است پریشان دل گرفتاران
 کند زلف سیاهش که کفر را مایه است
 مرا چو کفر حقیقی نمود راه^{۱۲} بجان
 جمال شاهد غیب است در نظر مارا
 همای همت ما کی بدین^{۱۵} فرود آید^{۱۶}
 شقای قلب رفیقان اگر همی خواهید
 یگان قصیده چو سوره^{۱۸} شمار بست^{۱۹} آینه
 جمال ام کتاب ار چه از نظر^{۲۱} پنهاست
 میان قالب^{۲۳} مسعود مرغ لاهوتست

کسی که ساغر مارا بشوق لیید است
 که بحرهای حقیقت درو بجوشید است
 که از شعاع رخش دیدها بترقید است^۲ ق
 میان صورت ما زان نشان تفرید است^{۲۴}
 که در است^۳ ز دستش شراب نوشید است
 مرا ز طلعت میمونش هر زمان^۴ عید است
 که هر چه در نظر است آن توئی و او دید است
 مگر^۶ که بر رخ خورشید خاک مالید است
 ز شوق آن لب شیرین دلم بجوشید است
 سیایش دل عشاق زان پسندید است
 تو دست کوتاه^۹ ازو کن که بخت لغزید است
 ز^{۱۱} بهر کشتن مردم بمکر غلطید است
 مگر که گیسوی او را صبا بدو لید است
 برای بردن ایمان چه سخت پیچید است
 ق^{۱۳} بچ^{۱۳} دین^{۱۳} نستانم که محض تقلید است
 که از لطافت آن دل چو غنچه خندید است
 سگ است آن که به بنی به جیفه چسبید است^{۱۷}
 بفکر نظم مرا بنگرید، تعویذ است
 زو هم رست^{۲۰} برو هر دلی که گردید است
 بخوان تو نظم مرا کان بیان تمجید^{۲۲} است ق
 که جای دانه سر جمله قدسیان چید است



۱- = سر ۲- در هر سه نسخه = ترقید است ۳- اشاره به عهد ربوبیت خدا "الست برکم" ۴- = دی
 ۵- "دوست" ندارد، ج = در دو دیده اوست بگر ۶- ب = مگر ۷- = دوست ۸- = درازیش
 ۹- = کوتاه ۱۰- اوج = کز می عشقش ۱۱- ب = که ۱۲- ب = روی ۱۳- در هر سه نسخه = هیچ
 ۱۴- ب = دل ۱۵- ب = دزین ۱۶- = آمد ۱۷- ب = به دنیا نمی بخشید است ۱۸- اوج = شنود
 ۱۹- = شمار بست ۲۰- ب = بست ۲۱- ب = از نظر اگر چه ۲۲- اوج = تمهید، ب = تمجید
 ۲۳- = میان تو ۲۴- ب = این شعر ندارد

اندرین شعر بیان شجر موسی^۲ است
 ۱ که شود دانه بخشش چمن اهل بیمن

هر که مست جمال یار شود	فارغ از زخم روز گار شود ۱۷
در ازار ^۳ جهان بین ای دوست	تا جهان مر ترا ازار شود
نفس ^۴ بگذار سوی عرش خرام	تا عزایل سنگسار شود
واحد است او پنجم کفر منکر	که یکی دست چپ ^۵ هزار شود
ذات ^۶ آئینه خداوند است	<u>ظلم باشد</u> ^۷ که زنگ دار شود
آن که او از ^۸ ملک عزیز تر است	حیف باشد که دیو وار شود ۹
حسن او در سواد ^{۱۰} دل بینی	لیک چون صاف ^{۱۱} برقرار شود
بہتر از طاعت گر سنگی	که ز سیری دل تار شود
بوستان جهان <u>بین</u> که خوش است ^{۱۲}	چون گلش مرد جمله خار شود ^{۱۳}
گرچه ابلیس هست دشمن دین	گر بمانی گرسنه، یار شود
نفس فرعون دینست سیر کمن	ورنه عاصی زکرد گار شود
روح پرورند بذکر و گرسنه باش	نفس بگذار تا نزار شود
ساربان را کشد ^{۱۴} ز مستی خون	اشتر مست بی مہار شود
چشم چون ابروار خون افشان	تا خزان دلت بہار شود
نفس را بندکن بفاکہ و فقر	ورنه مردود نابکار شود
گر تو بوی بیابی از گل دوست	ہر دو عالم ترا چو خار شود
او درخت شاخہ ارواح	گل برد گاہ بار بار شود ۱۸
تو گلی وز شاخ ^{۱۵} مانده جدا	خشک گردد چو گل نثار شود
گر تو بر شاخ خویش جاگیری ^{۱۶}	شاخ ہم از تو میوہ دار شود

جاری

۱- 'اوب' این شعر تعارفی ندارند ۲- اشاره بہ شجر کہ موسیٰ بر او آتش دید ۳- ب= عذار ۴- ج= تش

۵- ج= جبہ ۶- ب= دل ۷- اوج= حسن نبود ۸- ب= آواز ۹- مصرع در 'ا' حیف تا کہ دیر

خوار شود، ج= دیو دار خوار شود ۱۰- اوج= جمال ۱۱- ج= بان ۱۲- = چنین ناخوش است

۱۳- ب= خوار شود ۱۴- ب= شتر ۱۵- ب= کو ز شاخ ۱۶- ب= بکنی

۱۷، ۱۸- 'ب' این اشعار ندارد

در همه گل جمال اوست نهان
گل شود میوه، میوه تخم دهد
دانه آن درخت در دل تست
صد هزاران گلست در هر جزو^۱
دل که مست هواست، شعر مرا
هر که این راز را کند ظاهر
شاخهای رفیع اوست ارواح
شجر سیرتست طینت نام
۳ گر بکاری تو تخم دل مسعود
رو نماید چو وقت کار شود
گر بکاری شجر دو بار شود
گر دبی آب آشکار شود
عین بنی چو بخت یار شود
گر بخوانی تو هشیار شود
هیچو منصور سوی دار^۲ شود
که ز دلها برو شمار شود ۱۶
که باخلاق خود یبار شود ۱۷
بوستانهای بی شمار شود

۴ اندرین شعر هراں وعظ که گفتیم شنو
تا کشد روح تو از سفل سوی علیین

ای غافل محروم ز اسرار نهانی
آن سرّ خفی کشف شود گر ز خواطر
مغرور بعلمی^۱ که منم عالم آفاق
دانی که همه علم درین چند کتابست
کشاف^۹ که پردازت معتزلی هست
تفسیر باندازه عالم و عام است
گر سمع کنی پاک ز وسواس شیطین
بر پشت خری گر بنهی چند کتابی
این علم ندانی^{۱۳} تو که میراث رسولست
سری که خفی در دل انسانست چه دانی^۵
بنی که تویی جان همه اسی و جانی
مسرور بزهدی که منم اوحده ثانی^۴
کزویش تشاویش^۸ دل و قال زبانی
علام گلویند ترا تا تو^{۱۰} بخوانی
تا خدمت خاصان کنی هیچ ندانی
یک حرف پسنداست ازین سمع مثانی^{۱۸}
اورا نتوان گفت که هت ال^{۱۲} معانی
کان^{۱۳} فیض دست این بکسی گر تو بخوانی^{۱۵}

جاری

۱- = در هر طرف، ج= ز هر طرف ۲- ب= تا جدار (اشاره به منصور حلاج که بردار کردنش) ۳- مصرع در "ج"
گر تو بکاری بکنی دل ای مسعود ۴- 'ب' و 'ج' این شعر تعارفی ندارند ۵- اوب= انسان تو چه دانی ۶- ج= معانی
۷- ج= واحد ثانی (صوفی بزرگ) ۸- ب و ج= کزویش و تشاویش ۹- اشاره به تفسیر کشاف ۱۰- = تا که
۱۱- ب= مصرع در 'ب' = تفسیر نه اندازه هر عالم و عاقلین ۱۲- 'ال' ندارد ۱۳- = علم لدنی ۱۴- = که از،
ج= از ۱۵- ج= گر تو بدانی ۱۶، ۱۷- 'اوج' این اشعار ندارند ۱۸- نام دیگر سوره فاتحه

علمت همه جهل است عمل تا کنی تو
 دانی اگر ای دوست که^۱ دنیا همه هیچ است
 خود نیک بدانی و ازو حظ^۲ بگیری
اسراف^۳ بگوئی که حرامست در اخبار
گر مرد دلی^۴ بر تو گوید که بده ترک
 دنیا همه جیفست و سگان طالب اویند^۵
چو دنیای فانی^۶ همگی خواب و خیال است ق
 گر اهل دلی نکتۀ اسرار بگوید
 تا چند بامید درائی^۷ بتجامل
 از ضعف به پیری نتوانی که کنی کار
 از مرگ بیندیش بکن ترک فضولی
 در پیش تو^۸ چشم است ترا قبر نه بینی ق
 مشغول به حق باش بده^۹ ترک شواغل
 درویش که او یافته^{۱۰} از فقر سواد
 هربار که از^{۱۱} وجد بگوید ارنی^{۱۲} مست
 گر حالت مستان حقیقت بشناسی
 تو مرده دلی زنده دلانرا چه شناسی
 شان از هر دو جهان دست فشانند و برقصند
 در حلقۀ خاصان چه روی چون تو خسیسی

بر بند زبان کارکن گر بتوانی
 پیش امرا بر چه دوی^{۱۳}، شغل ستانی
 بر خلق بگوئی که بدست^{۱۴} دنیا^{۱۵} ثانی
 خود صرف کنی مال بلذات نهانی
 گوئی ز صحابه سخن از پیش برانی
 جیفه به سگ انداز و گرنه ز سگانی
 از خواب و خیالات تو چندین گله رانی^{۱۶}
 تسلیم شو آن را اگر از اهل قرآنی
 ایام به امروز و^{۱۷} به فردا گذرانی
 ای دوست غنیمت شمر ایام جوانی
 می کوش که ایمان ز شیاطین برهانی
 هر روز درین^{۱۸} خانه عمارت چه کنانی
کوحی و قهی^{۱۹} است^{۲۰} و دگر حادث و فانی
 هر گز نستاند بجوی ملک کیانی
 بی واسطه آواز براید که ترانی
 در حال درائی^{۲۱} و ازین قال بمانی
 افتاده باو هام و بوسواس^{۲۲} گمانی
 پیوسته تو محتاج بآبی و بنانی
در چشم خدا بین^{۲۳} چه کنی چون ز خسانی^{۲۴}

جاری

۱- ب' که ندارد ۲- ب=روی ۳- ج=کذا ۴- ب=بودست ۵- ج=دینی ۶- اوب=
 اسراف ۷- اوج=گرمست دلی ۸- ترجمه حدیث "الدنیایه طالبها کلاب" ۹- =چون دنیافانی
 ، ب=چون عالم فانیست، ج=چون دنیای فانی همه ۱۰- ج=کذا ۱۱- ب=دراز ۱۲- اوج=ندارد
 ۱۳- در هر سه نسخه=دو ۱۴- اوج=دگر ۱۵- اوج=بکن ۱۶- =کوحی و قهی است گر جز قهی
 ۱۷- =یافت ۱۸- ب=از ندارد ۱۹- اشاره به آیه قرآن ۲۰- ب=بوشواش ۲۱- اوج=در چشم خدای
 ۲۲- ب=ز خسانی ۲۳- در هر سه نسخه ترتیب مصرعها مبدل است

راه آنست^۱ که رفتند همه اهل طریقت
 دریای حقیقت که محیط است جهانرا
 در چشمه^۲ جان جو^۳ ره دریای حقیقت
 هر پنج حواس از چه بدست دل سوی وی دار^۴
 چون پرده^۵ حسی^۵ بدرد از نظر دل
 مسعود اگر ترک دهی^۶ آنچه که غیر است
 اندر ره شان رو تو اگر بس پریشانی
 لب خشک چرائی^۲ تو که پیوسته درانی
 از چار طبیعت بگزر چون تو ازانی
 خواهی که اگر پرده^۵ حسی بدرانی
 بی واسطه دیده به بینی که همانی
 در خویش بیابی^۷ که بجان طالب آنی

این صفحه که شد آغاز بتوحید خدائی

پیست و نه حرف تهجی است یگانه باب دین

الف از داب قدیمست اشارت بکتاب باب اول بالف کرده ام آغاز ازین

غزل نمبر ۱:

سپاس و شکر بگویم جمله^۹ یزدان را
 هزار صورت زیبا ز آب و خاک سرشت
 بداد نور بصارت به دیده مردم
 بخواند عرش دل مومن از صفا در وی
 برای آنکه خرامند دوستان در وی
 بیافرید دو عالم بامر کن فیکون
 به بست^{۱۰} بر رخ افلاک زیور انجم
 برای زینت گلزار سبزه می آرد
 بداد جلوه ز روی صفا چو در آدم
 کسی که قبله ابروی نیکوان بشناخت
 که داد خلعت توحید روح انسان را
 ز نور خویش عطا کرد در همه جان را
 برای آنکه به بیند جمال خوبان را
 فروخت^{۱۱} از سر لطافت تو نور ایمان را
 ز کلک صنع بیاراست هشتستان را
 نهاد در شب و روز این دو شمع تابان را^{۱۲}
 بسزه ساخته خورم^{۱۳} بساط بستان را
 میان صحن باستین بهنوع یاران را^{۱۴}
 نکرده سجده برانده ز^{۱۵} قهر شیاطین را
 بروی شان پهرستند جمال^{۱۶} یزدان را جاری

۱- اوج= راهیست ۲- چرای ۳- ب= خواه تو، ج= چون ۴- از بدست دل سوی اودار،

ب= از بدردل ۵- اوج= حیرت ۶- ج= دهد ۷- ج= در خوشن بیا ۸- از اینجا آغاز غزل می

شود که به ردیف 'ا' است 'ب' و 'ج' این دو اشعار ندارند ۹- اوج= حمد ۱۰- ب= فروخته است

۱۱- ب= بر بست ۱۲- ج= خرم ۱۳- ب= پاره را ۱۴- ب= بر انداز ۱۵- ب= پوشید جان،

ج= پهرستند جمال ۱۶- از آیه قرآن، ترجمه: شو، پس می شود

میان دیده دل هست ذات او پنهان
چو هست ظاهر و باطن گرفته قدرت او
مرا نماز بجانست و ایمان باوی^۳
اگر معاینه خواهی که ذات او بینی
مجوی^۴ گم شده اورا بهر طرف مسعود
تو آشکار^۱ نگر در میان دل آن را
بجان خویش نگر آشکار و پنهان را^۲
نکرده ای تو چه دانی نمازستان را
دی قرار بده این دل پریشان را
میان جان تو طلب کن جمال جانان را

غزل نمبر: ۲

این غزل در صنعت^۵ نور رسول الله است ق
که منور شد ازان نور جبین حور العین

ساقی مست من بده باده عاشقانه را
جان همه تو بسته^۶ ای در خم زلف پر شکن
جان زتم تو می بری مرگ بهانه در میان
ساقی جان محمد است که بدید^۷ شراب هو
پنج حسم^۸ یکی شود از می لایزال او
آب حیات جاویدان آمده در میان جان
تاج رسید و تخت هم شاه بلند و بخت هم
مرغ دلم چو یافته^۹ بوی نسیم زلف او^{۱۰}
نقش که آهین^{۱۱} زره یافته بود از هوا
سینه من نشانه ای ساخته بود^{۱۲} ز تیر غم
هست در خزانش^{۱۳} در دل بی نوای تو
چشم به بندو^{۱۴} دل کشا جانب غیر او بین
ساقی جان باوز دل عشق محمد است یقین
از دل خسته دور کن درد و غم^{۱۵} زمانه را
کی برهم زین محن^{۱۶} تا نه کنی تو شانه را
روی نما و جان ببر دور کن^{۱۷} این بهانه را
برکشد از وجود من^{۱۸} صورت خسروانه را
در دل خویش بنگریم کوب شهانه را
مطرب خوش نوای من^{۱۹} کرده چو برترانه را
خضم نماند^{۲۰} رخت هم کرده^{۲۱} خراب خانه را^{۲۵}
مست خراب شد چنان کرد گم آشیانه را^{۲۶}
کرد سه رخنه زد چو او از^{۲۷} مژه طوغيانه را
گشت^{۲۸} خیال او سپر کرده رها^{۲۹} نشانه را
ساز کلید ذکر حق باز گشا خزانه را
گرچه ز در براند او گیر تو آستانه را
گر یعقول نمی دهد باده بی هشیانه را^{۳۰}
جاری

۱- ب= آشکاره ۲- ب= نهانرا ۳- ب= با او ۴- ج= بجوی ۵- ب= این شعر تعارفی ندارند،
= صفت ۶- ب= در غم ۷- ب= توست ۸- ب= بلا ۹- ب= بکن ۱۰- ب= درج محوست،
ب= گر ۱۱- ب= وجود تو ۱۲- ب= پنج حسی ۱۳- ج= ما ۱۴- ب= و ندارد ۱۵- ب= کرد
۱۶- ب= یافتست ۱۷- ب= تو ۱۸- ب= آهینی ۱۹- ب= آواز ۲۰- ب= ساخت بود ۲۱- ب= او ج= گشته
۲۲- ب= کرده نما، ج= کرده غزل ۲۳- ب= خزانهاش ۲۴- ب= و ندارد ۲۵، ۲۶- ج= این اشعار ندارند
۲۷- ب= او ج= این شعر ندارند

نفس که ابرسان زره یافته بود خاک شد
گشت جمال یار ما ز مسعود بک نهان
زد کی بغمزه چو جو برق خنجر صد زبان را ۲۷
هم به خیال روی او ساخته این فسانه را ۲۸

غزل نمبر: ۳

گفته ام در طلب پیر که این هفت غزل

درد احباب شنو در طلب محبوبین

گشته^۲ خراب عیش من ساقی جان بیا بیا
هست^۵ درون دل نهان روی تو چون در ابرمه^۶
خود تو شهاب ثاقبی راهبر کواکبی
آب نه ماند^۸ در جگر بی تو من خراب را
گلشن عمر^{۱۰} جاودان خشک شد از خزان غم^{۱۱}
درد دلم گزشت^{۱۲} باز از^{۱۳} سر هفت آسمان
نخه توئی و نای من از دم تست نوای من
خشک لبیم ماهمه گرچه محیط ما توئی
صبح مرا همی^{۱۴} دهد یاد ز نور^{۱۵} روی تو
نور شهاب منتشر کن^{۱۸} بجهان رکن دین^{۱۹}
پیر توئی مرید من فرد توئی فرید من
خیز که قطب ثابتی بر فلک وجود کل
کوکب بختیار^{۲۱} شد با تو ز عون المعین^{۲۲}
کعبه توئی و حاجبست^{۲۳} روح شریف^{۲۵} عاشقان
ناصر دین احمدی قدوه دین محمدی
نور علو حسن تو در نصیر میربد

باده بده قدح قدح مست کنان بیا بیا
پرده و هم بر فلک نور فشان بیا بیا
کار جهان نظام کن فاتحه خوان بیا بیا
چشمه جان من توئی گشته^۹ روان بیا بیا
هر سحری بهار من مژده رسان بیا بیا
اختر لامکان توئی سوی مکان بیا بیا
کن بدی دواي من نانخ جان بیا بیا
از دل هر یکی برون موج زنان بیا بیا
مرغ سحر زناله ام^{۱۶} گشته فغان^{۱۷} بیا بیا
کوکب آن ز جاجیم^{۲۰} سرکش ازان بیا بیا
جانب خود بکش مرا از همه کان بیا بیا
انجم بی ثبات را بر فلکان بیا بیا
در رخ تست دو نور ضم^{۲۳} چون عثمان بیا بیا
بر سر ماندگان ره^{۲۶} سایه کنان بیا بیا ۲۹
عیش بساز سرمدی باده کشان بیا بیا ۳۰
سر حذیفه مرعشی کرد عیان بیا بیا جاری

۱- ب = گشت خیال یار من تا کی ۲- ب = افسانه را، ج = آشیانه را ۳- ب = دج این شعر تعارفی ندارند

۴- ب = گشت ۵- ب = مست، ج = مخو ۶- ب = چون زرد در ابرمه ۷- ب = اوج این شعر ندارند

۸- ب = نماید، ج = مخو ۹- ب = گشت ۱۰- ب = غمزه ۱۱- ب = از خزان من ۱۲- ب = اوج = گزشت

۱۳- ج = باز آمد ۱۴- ب = بهمن ۱۵- ب = باز نوید ۱۶- ج = مرغ و سحر زناله ام ۱۷- ب = گشت روان

۱۸- ج = مشرک کن ۱۹- ب = اوج = رکن الدین ۲۰- ب = ز جاجه ۲۱- ب = بخت بار ۲۲- ب = کذا در ج

۲۳- ب = دو نور چشم ۲۴- ب = جان من ۲۵- ب = بشر ۲۶- ب = ره ندارند

۲۷- ۲۸- ۲۹- ۳۰- ج = این شعر ندارند

جذبہ ابن ادہمی تاج ستان خسروان
دید آبی آہوی بو اسحاق جذبہ زد
خضر کہ چشمہ یافتت تشنہ آب^۳ جوی تست
روح کہ عبد^۵ واحد است سجدہ کنانت پیش تو^۶
حسن ز تو بہر رخی از ہمہ جهان حسن
نور ہدی^۸ رسول حق فقر دین محمد است
ہم بخدا^۹ کہ غیر او نیست یقین کسی دگر
۱۱ از ہمہ خواجگان مدد^{۱۲} خواستہ ام درین غزل
ت چند کنی تو روی خود را از مسعود بک نہان^{۱۳}
غزل نمبر: ۴

بیا بیا کہ^{۱۴} حیاتم بیوی تست بیا
چرا ز دیدہ^{۱۵} مردم نہان ہی گردی
ز خضر آب چمی جوید^{۱۶} دلم کہ چون حیوان^{۱۷}
خمار درد فراق مرا بجان آورد
دلم برای تو گشتت از ہمہ بیزار
فتادہ چند از من دور، ہای ہای کنم
برفت عمر و ندیدم قرار مسکن^{۱۹} خویش
نوائ مطرب شیرین نفس کہ جانم را^{۲۰}
ہمین غزل بہ ترانہ بگوی^{۲۱} بر مسعود

دل خراب ہمیشہ بسوی تست بیا
کہ چشمہای ہمہ والہ بروی تست بیا
ہزار چشمہ حیوان بجوی تست بیا
شراب راحت دل در سبوی تست بیا
ربودن دل عاشق چو خوی تست بیا
شکستہ قلب^{۱۸} من از ہای و ہوی تست بیا
ببر ببر کہ قرارم بکوی تست بیا
حیات ہم بسماع گلوی تست بیا
بیا بیا کہ حیاتم بیوی تست بیا

۱- ج و ہم ندارد ۲- مصرع در ب= دید آبی احمدی آہوی بو اسحاق جذبہ ۳- ج= لب ۴- ج= شیر
۵- ا= عید ۶- او ج= سجدہ کنان پیش بت ۷- مصرع در ب= حسن ہمہ ہر نغز رخی از تو ہمہ جهان حسن
۸- ا= رسول ب= این شعر ندارد ۹- ج= بخدا کی ۱۰- ج= نیم ورسم ۱۱- مصرع در ب= از ہمہ
خو جگان محمد خواستہ ام درین غزل ۱۲- ج= مرد ۱۳- ا= مقطع ندارد، ب= وج= خود از ۱۴- ا= کہ ندارد
۱۵- ا= رمیدہ ۱۶- ج= جویم ۱۷- ب= ز حیوانی ۱۸- ب= قلب غم من ۱۹- او ج= مسکین
۲۰- ا= را ندارد ۲۱- ج= بگفت ای

غزل نمبر: ۵

بیا بیا که خیالت دلم ربود بیا
 زوال ظلمت هجران شعاع طلعت تست
 گرفت آتش عشقت درون حجر دل
 ز زهر هجر همیشه چو مار می پیچم
الست^۳ گفتمی از ما بلی برون آمد
بدم^۵ نغمه آدم درون قالب من
 ضیای نور محمد شعاع طلعت تست
بگوش جان^۶ شهد الله انه بر خوان غم
 بروح کشف بکن لا اله الا هو
 نجیل ماند گرفتار روح غافل من
 برای وصل تو مسعود بک همی نالد
 نگر نگر که فراق چها نمود بیا
 ق برائی^۱ ای مه^۲ روشن ز چرخ زود بیا
 بسوختیم سراسر همه چو عود بیا
 بکشت سینه ز کولیش همه کبود بیا
 به بین که کارمن از وی^۴ کجا کشود بیا
 کنند تا که ملایک همه سجود بیا
 نمای رخ که فرستم ز سر درود بیا^{۱۳}
 که آرزوست دلم را^۸ همین مشهود بیا^۹
 بنور خویش بکن این همه وجود زود^{۱۰} بیا
 درون دل همه اسرار کن بزود^{۱۱} بیا
 بیا بیا که خیالت دلم ربود بیا

غزل نمبر: ۶

یار بیا یار بیا یار جفاکار بیا
 از همه بیزار شدم درد ترا یار شدم
 بی تو خرابیم همه بر سر آتیم همه
 خسته تو کردی دل ما بر سر پل منزل ما
 مردم دیده توئی غنچه خندیده توئی
 پای توئی دست توئی هستی هر هست توئی
 بی همه و با همه خشکی و دریا همه
 کار دل از دست شد است نیستیم هست شد است
 ناله ارواح بیا کوکب مصباح بیا
 منتظم منتظم خیز بیکبار بیا
 خسته و بیمار شدم بر سر^{۱۲} بیمار بیا
 بسته^{۱۳} خواهیم همه دولت بیدار بیا
 باز توئی حاصل ما خسته میازار بیا
 شاید پوشیده توئی سوی خریدار بیا
 بلبل سر مست توئی جانب گلزار بیا^{۱۵}
 راز تو پیدا همه راز کن اظهار بیا
 خانه جان پست شد است خواجه معمار بیا
 جذبه قفاح بیا کاشف اسرار بیا جاری

۱- در هر سه نسخه = برای ۲- ب = آن دل ۳- اشاره بآیه قرآن "الست بربکم" ۴- ب = از تو

۵- کذافی ج ۶- اوج = درون دل ۷- اوج = غم ندارد ۸- ب = را ندارد

۹- درج = نحو ۱۰- ازود ندارد ۱۱- ب = وزود ۱۲- پرش ۱۳- ب = بسته خواهیم

۱۴، ۱۵- ب = این شعر ندارد

روشنی روح بیا حادثه^۱ نوح بیا
 زیب ده حور بیا نفخ کن صور بیا
 در دل من خنده بکن بلب من گوئی سخن
 این تن بی زور ببر وین خرد کور^۲ ببر
 چند ازین نشو^۳ نما چند ازین مکرو دعا
 سر مرا راز توئی عجز^۴ مرا ناز توئی
 کعبه حاجات توئی روح^۵ مناجات توئی
 ای شب دیخور برو وین دل^۶ رنجور برو
 بوی بیا عود برو نور بیا دود برو

غزل نمبر: ۷

زود بیا زود بیا بر سر ما زود بیا
 ای گل خندیده من وی مل جوشیده من^۱
 هر سحر ای جان جهان لا به^۲ تو چشمک زنان^۳
 دوری و نزدیک منی در دل و در جان توئی^۴
 چند بسوزی نهان رخ بکش از پرده جان^۵
 چند کنی راز نهان رخ بکش از پرده جان
 خیز چو گل از گل من ساز بهشت این دل من
 دلبر نانمیده بیا نرگس غلطیده بیا
 مرهم^۶ ایوب بیا یوسف یعقوب بیا
 اختر تابنده بیا دولت پاینده بیا

دم بدم از آتش غم خاست ز جان دود بیا^۷
 تا به سحر دیده من راه تو پیمود بیا
 مایه من گشت زیان درد تو شد سود^۸ بیا
 چند زمن بر شکنی خوش دل و خوشنود بیا
 بر گل من فاتحه خوان خود قلم آسود بیا
 باز ملک سجده کنان ای شه مجود بیا^۹
 جنت کن^{۱۰} منزل من خواجه مودود بیا
 راحت پوشیده بیا نعمت^{۱۱} موجود بیا
 دیده محجوب بیا هاتف داود بیا
 وعده آینده بیا حاجت مقصود بیا^{۱۲} جاری

۱- ب=جاذبه ۲- بی همه اغیار بیا، ج=محو ۳- =خرود کور ۴- اوج ندارند ۵- ج=غچه
 ۶- ب=رحمت این یار توئی ۷- اوج=سر ۸- ب=شکر ۹- ب=ای دل ۱۰- اوب=کوی
 غمش خاست ز جان دود بیا ۱۱- ب=وای دل پوشیده تن ۱۲- ب=راه ۱۳- اوج=چشمک جان، ب=
 در جسم و جان ۱۴- ج=زود ۱۵- =در جان منی ۱۶- ب=چند بزاری شغان، ج=چند باری شغان
 ۱۷- جست کن ۱۸- ج=نغمه ۱۹- ب=مردم ۲۰، ۲۱- این دوا شعار ندارد

قبله آیین منی رکن دل و دین منی
ای مه پوشیده بگل پیش تو خورشید نخل
از دل انسان شده گم گرچه خطابت معمم^۲
چشم خداین منی پیش نظر^۱ زود بیا
هیچ شب این دیده دل بی تو نیا سود بیا
گوئی و فی انفسکم در دل مسعود بیا

غزل نمبر: ۸

ای آفتاب بی نشان بر ذره هر جا بیا
از ملک و از ملکوت برو از عالم^۴ جبروت برو
هم^۵ خانه را پر نور کن هم عیش را معمور کن
بکست دل زنجیر را شد منتظر تقدیر را
شد مایه ام بیچارگی شد کارمن آوارگی
تا چند نالم در سحر تا کی خورم خون جگر
گشت این غم دیرینه ام شد پاره صد جاسینه ام
این درد در دامن توئی وین رنج^۹ را پایان توئی
صندوق دل^{۱۱} لسی پاره شد دل سخت ترا ز خاره شد
ای مژده رحمان^{۱۲} بیا وی ساقی رضوان بیا
ای قبله هردین^{۱۵} بیا وی دولت^{۱۶} پیشین بیا
انا فتحا را بخوان پوشیده در دل بی زبان
مگذار بوی جسم^{۱۷} امن از لا مکان ده قسم من
هم قالب و هم جان توئی هم کفر و هم ایمان توئی^{۱۸}
مگذار^{۱۹} مارا زیر گل از روی آن پاکان نخل

پنهان مشو یکدم زمن^۳ پیدا بیا، پیدا بیا
در عالم لاهوت برو از منزل الا بیا
ظلمت ز جانم^۶ دور کن ای دلبر زیبا بیا
گم کرده ام تدبیر را ای رهبر بالا بیا
در مانده ام یکبارگی از سینه غم بر با بیا
در زاری مفلس نگر ای شاه بی همتا بیا
پر زنگ شد آئینه ام این زنگ را بزدا^۷ بیا
قارون گنج^۸ جان توئی بر مفلس شیدا بیا
کارم همه آورده شد برهان ازین غوغا بیا
وی^{۱۳} عیش بی پایان بیا وی^{۱۴} نعمت فردا بیا
وی نور علین بیا وی دیده اعلی بیا
نما نشان بی نشان از لا مکان بر پا بیا
کن بی مسکنی اسم من ای عالم اسما بیا
هم سرو هم بستان توئی برباد آن صحرا بیا
مسعود بک شد خسته دل ای مرهم دلها بیا

۱- ب=پیش من ۲- ب=خطابت و معمم ۳- ب=یکدم مشو پنهان زمن ۴- ۱=از ملک و از ملکوت
پرواز عالم ۵- اوب=همه ۶- ۱=ز جام ۷- ب=بر شد رنگ ۸- ب=این رنگ ایزدا
۹- ب=آن راه را ۱۰- ۱=گنجی ۱۱- اوب=من ۱۲- اوج=احسان ۱۳- ب=ای
۱۴- ب=وان ۱۵- ب=مه دین ۱۶- ب=وای نعمت ۱۷- ۱=چشم، ج=مخو ۱۸- مصرع در
۱۹- ۱=هم قالب و هم جان هم گوهر و هم کان توئی، ب=هم قالب و هم جان توئی هم کفر و هم ایمان توئی ۱۹- ج=مگذار

غزل نمبر: ۹

ای روشنی دیدۀ عین الیقین بیا
 ای چشمہ حیات کجائی کہ خضر نوح^۱
 از خون دیدہ^۲ ساختہ ام صحن لاله زار
 باغ وجود ما شدہ خشک از خزان ہجر
 بی نور تو بظلمت ہجران بماندہ ایم
 از دیر و کعبہ گشت ملول این دل خراب
 علم الیقین من ہمہ عین الیقین بکن^۵
 مارا چو در سرشت ضعیف آفریدہ ای
 ایاک نعبد است مناجات وقت من
 گفتیم بنالہ ہفت غزل را درین لزوم
 اوراد ہفت است کہ مسعود بک نوشت^۹

وی آرزوی خاطر اہل الیقین بیا
 از تشنگی گرفت بدندان زمین بیا
 وز آہ سینہ سوختہ ام^۳ یاسمین بیا
 ای نوبہار^۴ وصل ازان نازنین بیا
 ای آفتاب حسن ز چرخ برین بیا
 بکشا حجاب کفر بدیوان دل بیا
 در دیدہای روح بحق الیقین بیا
 در ضعف حال^۶ ما بگر یاسمین^۷ بیا
 ایاک نستعین شنو^۸ و یامعین بیا
 در ماندہ فراق چہ گوید ہمین بیا
 چون شختم بسبع مثانی بہ بین بیا^{۱۰}

غزل نمبر: ۱۰

نقاش صنع بستہ چو نقش نگار را
 ہر صورت ملیح چنان ساختہ ز گل
 بولیش صبا دمیدہ^{۱۳} چو در ناف آہوان
 تا غنچہ ہای گل بکند^{۱۵} خندہای خوش
 افراشتہ بصنع خود سرو را بباغ^{۱۶}
 ہر سو گلی^{۱۷} شگفت میان چمن چنان
 فراش صبح تازہ کند غنچہ را زباد
 شاید کہ شاہ جانب او^{۱۸} یک نظر کند
 شاہشہ جہان لطافت نصیر دین

در ہر رخی^۱ نمود رخ آن نگار را
 کومی دہد^۲ نمک دل ہر دل نگار را^۳
 از خون تازہ ساختہ مشک تار را
 آوردہ در میان چمن نو بہار را
 آراستہ بسبزہ لب جوی بار را
 کز خندہای خوش بر باید قرار را
 سقای ابر آب دہد لالہ زار را
 آراستہ عروس چمن صد عذار را^{۱۹}
 کو داد حسن از رخ خود این دیار را جاری

۱- = روح ۲- = دل ۳- = سوختہ ۴- = ای نوبہار ۵- = ب = مکن ۶- = ب = خاک
 ۷- = متین ۸- = بشنود ۹- = بشت ۱۰- = مصرع در 'اوج' = شختم ہم بسبع مثانی بہ بین (نام دیگر
 سورہ فاتحہ)، آگاہی: ہفت غزلہای ردیف 'بیا' ختم شد ۱۱- = ہر رخ ۱۲- = اوج = می زند ۱۳- = ب = ہر گل
 و خارا ۱۴- = ب = دمید ۱۵- = ب = دل بزند ۱۶- = ب = آن سرو را بباغ، ج = سرسرو را بباغ
 ۱۷- = گل شگفت ۱۸- = ب = جانب ما ۱۹- = عذار را، ب = مرغذارا

بودم میان حجره غم در خمار هجر
گفته سفینه تو نویس^۲ از برای من
لیکن چو او ملازم من گشت روز و شب
یارب درین سفینه ز معنی جمال بخش
کو آمد و ربودز چشم^۱ خمار را
من توبه کرده بودم ازین بهر^۳ عار را
شد عاقبت بنشته^۴ دلاسی یار را
تا مونی شود دل جمله کبار را الف
غزل نمبر: ۱۱

پیام من برسانید یار زیبا را
چرا از من مسکین کناره می جویی
بیا که آب حیاتم ز چشمه لب تست
نمای روی همین دم که ما ز نومیدی^۵
سمند حسن تو شاید بکشت باغ آید
کشد پیش درت گر مرا روا باشد
درخت را چه پرستند هندوان ای دوست
سواد دیده ازین شب گرفت نور مگر
اگرچه از سر شور^۶ آه میدهم برون
چو آفتاب بر آئی اگر تو بر بامی
بخسن خویش بیارائی دیده مسعود

که از فراق تو برب رسید جان مارا
که در کنار من آورد^۷ اشک دریا را
که بی تو تلخ شد است این حیات^۸ شیدا را
شکسته ایم^۹ ز خاطر امید فردا را
برویم بندگان تمام صحرا را
که کشته اند بکویت همه احبارا
ندیده اند مگر آن بلند بالا را
ز زلف تست سیاهی^{۱۰} شان یلدا را
چگونه نرم توان کرد سنگ خارا را
جمال روی تو گیرد فرود^{۱۱} بالا را
برای کوری دشمنان^{۱۲} جمله اعدارا

غزل نمبر: ۱۲

ماه را این شکل و این زیبا^{۱۳} کجا
سرو بگذارد زمین از شرم تو
فتنه چشمت چو هم از خانه^{۱۴} خاست
مه^{۱۵} چو سایه از شعاع روی تو

سرو را این قد^{۱۶} و این بالا کجا
لیک پیش قدت^{۱۷} اورا پا کجا
مردمان گفتند مارا جا کجا
می گریزد لیک ای مه تا کجا جاری

۱- اوب= چشم ۲- ب= بکن ۳- اوب= مهر ۴- ب= نوشت، آگاهی: این غزل مقطع ندارد

۵- ب= افراد ۶- ا= حیات ۷- ب= کندز نومیدی، ج= که ما به نومیدی ۸- ا= بنشته ایم

۹- ب= سیاهش ۱۰- ب= اگرچه پیر آورده ۱۱- ب= قرار ۱۲- ب= دشمنان تو ۱۳- ج= اوب= سیما

۱۴- اوب= قوم ۱۵- ج= قدم ۱۶- ب= بام ۱۷- ب= دل

الف- در هر سه نسخه، مقطع موجود نیست

وعدہا بگذار و کار ہا بساز
جان خود در باز جانان آن تست
جست و جوی خویش در ما^۱ او گلند
روز نیست، رفت دی، فردا کجا
در ہمہ عمر این چنین سودا کجا
در نہ مسعود او^۲ کجا و ما کجا

غزل نمبر: ۱۳

ای آفتاب حسن بر آنگن نقاب را
آن زلف دلفریب کہ بر رخ آگلندہ ای
جانان مخند چون دلم از غم خراب شد
بی روی تو چو زیستن ما بود وبال
ماسیم و مطربان رفیقان و مہربان
گشتم چو چنگ تانوازی بدست خویش
در آرزوی روی تو مسعود شد خراب
بی تاب کرد این دل و جان خراب را
در شب نمودہ ای مہ من آفتاب را
یا خود نمک زنی تو بہمد^۳ کباب را
مارا تصاص کن منما این عذاب را
ساقی بخیز و باز بگردان شراب را
تو خود بعکس-----^۴ ۱۹
ای آفتاب حسن بر آنگن نقاب را

غزل نمبر: ۱۴

۵ چون کرد ز صافی^۶ وجود تو تجلی
گشتند ز سر پیش تو در سجدہ ملائک^۷
و آنانکہ نکردند ترا سجدہ توحید
در ملک دلم آمد و^۸ شد عشق شہنشہ
این نفس چو^۹ فرعون شدہ با^{۱۰} موسیٰ پیدا
برقع^{۱۱} چو کشادی تو از ان طلعت خورشید
چنگی و ربابی شدہ در^{۱۲} تن تن وتن تن
ساقی شدہ مدہوش حریفان شدہ^{۱۳} بی خود
ن مسعود بزن چرخ گہ^{۱۴} آمد گہ شادی

فی قلبک اللہ تبارک و تعالیٰ
روح تو بیان کرد ہمہ یک بیک اسما
لا حول بکردیم و براندیم ز دین ما
معزول شدہ عقل^{۱۵} روان شد سوی یغما
مومن شدہ از سر چو نمودی ید بیضا
مجلس ہمہ انوار^{۱۶} گرفت از سرو تا پا^{۱۷}
دقی و تکی^{۱۸} شدہ مطرب بہ تننا
شاہد شدہ سرمست و طرب گشتہ مہیا
در ہر طرفی او بحقیقت شدہ پیدا

۱- = دریا ۲- = از ۳- = ہمہ ۴- محو ۵- مصرع درج = چون کرد وجود ز صافی تو تجلی

۶- ب = ضیائی ۷- ب = مسجود ملائک ۸- اؤندارد ۹- ب = شد و عقل ۱۰- اوب = چون

۱۱- اوب = ما ۱۲- = رقع ۱۳- اوج = نور ۱۴- ب = از سرو پا ۱۵- اؤندارد

۱۶- = غلیلی، ب = بتالالا ۱۷- اوج = شد ۱۸- در ہر سہ نخہ = کہ

آگاہی: ب غزل نمبر ۱۳ ندارد ۱۹- اوب این شعر ندارند

باب ثانی که مردف بردیف 'با' است الف
بکند در بصر روح حقیقت به یقین
غزل نمبر: ۱۵

<p>من در هوای^۲ روی تو گردان تو در نقاب^۱ محروم مانده اند عزیزان ز فتح باب طاعت^۵ قبول نیست و دعانیت مستجاب از بوی او شراب سراسر شود گلاب طاؤس جان گرفت همه خصلت غراب بر آن چنان وجود نشاید چنین نقاب^۶ کردست موی را مگر آن نازنین خضاب او در میان عشرت و من^۷ غرق در عذاب عنقا^۸ شکار^۸ آمده بر صورت ذباب خود می کند سؤالی و خود می دهد جواب نی در دلش^{۱۰} قرار و نه در دیده مانده خواب</p>	<p>ای آفتاب حسن ازین ذره روی متاب^۱ بکشا نقاب را و نما رخ ز راه جان محراب ابروان تو^۳ تا رفت از نظر^۴ گرخوی عارض تو چکد در میان جام تا از ریاض گلشن جنت جدا فاد در فرقه نیست چو مه در گلیم یار انوار می نماید ظلمات در نظر پیوسته با منست چو جان در میان تن ما خود نه ایم اوست حقیقت چو بنگری معشوق عاشق است چو بنی بهانه است^۹ مسعود در هوای تو بر بود تا ز خود</p>
---	--

غزل نمبر: ۱۶

<p>کاوصاف الهی است درو جمله مرتب یا روح^{۱۲} حقیقی شده با جسم مرکب ای دولت آن روح که او را شده مرکب باغمزه ابروی^{۱۳} الی ربک فارغب^{۱۵} در هر گزری می دهد ارواح بقاء لب این روشنی روز شد آن تیرگی شب دیر است که داریم همین قبله و مذهب جاری</p>	<p>۱۱ این جوهر قدسی ز چه بحر آمده یارب این معنی غیب است که گشتنت مصور ۱۳ او حسن حقیقی است که در هودج عشق است در دیده جان آید و گوید ز سر حسن در هر نظری می برد^{۱۶} او دل ز خلائق زلفش همه کفر است و رخسار مایه ایمان محراب دگر نیست مرا جز خم ابروش</p>
--	--

۱- = رومتاب ۲- = نقاب ۳- = محراب دو ابروی تو ۴- ب = در نظر ۵- = طلعت

۶- ب = حجاب ۷- = و ما ۸- ب = مگر ۹- ب = بهانه ۱۰- ب = سرش ۱۱- مصرع در 'این

قدسی جواهر زکجا آمده یارب، ج = این جوهر قدسی زکجا آمده یارب ۱۲- = باروح، ب = بارواح

۱۳- در 'ج' این شعر محو است ۱۴- ب = ابروی تو ۱۵- از آیه قرآن از سوره 'انشراح' ۱۶- ب = می رود

آگاهی: 'ج' این غزل نمبر ۱۵ ندارد الف- 'ب' و 'ج' این شعر تعارفی ندارند

چون ذره بریزند ز گردون همه کوب
با او دگری نیست بجز سایه مقرب^۲
زان روی که با او شده در سر لبالب
در طالع مسعود بر آمد مه نخب

غزل نمبر: ۱۷

غرق کرده مردمان را خانه ایشان خراب
سبزه می سوزد ز رشک و می شودی^۳ چون گلاب
چون بهر رخ افکنی تابی ز زلف نیم تاب
کی کند راه گم کسی کوراست رهبر آفتاب
تا رساند قصه ام در گوش یا آرد جواب
از غم صبح است گشته دیده نرگس پر آب
دل همی گردد کباب^۴ دیده می ریزد شراب^۵
هر سحر که از ازل^۶ خواهد برای خویش خواب
می کند مستور خود را از خلائق در حجاب^۷

غزل نمبر: ۱۸

فتنه در خانه می خیزد ز جعد دل فریب
لاله ریزد چون شفق دل^۸ می کند صد چاک جیب^۹
هشت بستان بهشت از حسن او گیرند زیب^{۱۰}
گویا اندر^{۱۱} مشام موسی آمد بوی شیب^{۱۲}
چشم تو در جنگ و لب در صلح و ابرو در عتاب
کز مه نو خاسته گردون برای او رکیب^{۱۳}
قاری

گر بر فلک حسن چو خورشید بر آید
نزدیک ترا ز بینش ما وز نظر دور^۱
عیسی و خضر هر دو که جان بخش شدستند
گشت منور همه آفاق مگر باز

چشمهای من ز سودای تو چندان ریخت آب
چون زمستی می چکد خوی^۲ ز خط رخسار او
در کندت آفتاب و مهتاب^۳ آید^۴ اسیر
در شب زلفت بنور روی تو دل می رود^۵
حاجست ای شاه^۶ ابرویت بنالم^۷ پیش او
چشم من^۸ چون تر شود از زاری من بیا^۹ ق
بر من مجروح می آیی چو تو آتش زنان
دیده بیدار من^{۱۰} از بس که دشواری کشید
و نه نمی دانم چه زانغیست^{۱۱} دیده مسعود بک

می برد چشمت بسحر غمزه از مردم شکیب
هر سحر که از رخت آید چو باد صبح دم
یک گلی^{۱۲} از باغ جنت بشکفته گردد در چمن
بر رخت دی بوسه دادم رفت دل کلی ز دست
هر یکی در شیوه دیگر کند دل را اسیر
کره^{۱۳} چرخ است زیر رانت ای خورشید حسن^{۱۴}

۱- ب= هست ز نظر دور، ج= وز نظری دور ۲- ب= مغرب ۳- = خو ۴- = بچو گلاب

۵- اوب= مهتاب ۶- = آمد ۷- = می برد ۸- = ماه ۹- = نایم ۱۰- ب= تو، در هر سه نسخه 'ناخوانا'

۱۱- = کتاب ۱۲- = سراب ۱۳- = دیده من بیدار ۱۴- ب= از اجل ۱۵- کذا در هر سه نسخه ۱۶-

ج= خود ۱۷- 'می ندارد' ۱۸- = گل ۱۹- = راست ۲۰- = اند ۲۱- ج= مشام موسی آمده بوی شب

۲۲- = کرده ۲۳- ج= زیر ران ۲۴- ج= شکاف، اوب= رکاب ۲۵، ۲۶، ۲۷- 'ب' این شعر ندارد

چون همی گردی^۱ خرامان پیش چشم مردمان
جلوه ده در صورت خوبان بر افکن پرده را
زان دلب یک جرعه ده ساقی و بستان هوش من
باد^۲ می بارد همیشه بر سر ت ابر کرم ق
ختم اهل نطق شد مسعود چون ختم رسل^۳

می رود از هوشیار و مست آرام و شکیب
تا جمال روی تو بینم بهر رخ بی حجب^۴ ق
تا قلم از من شود مرفوع در روز حسیب^۵ ق
تا زمیبت^۶ آب گیرد، صحن دل گردان نشیب^۷ ۱۹
کو چو فرمان نبی^۸ ختم کتب کرد این کتاب ق

غزل نمبر: ۱۹

من خورم خون جگر و آن بت^۹ شراب
مردمان دیده رویت بنگرند
چشمه خورشید ریزان^{۱۰} اشک لعل
ماه سرگردانست از سودای او
من بخواهم وصل آن آب حیات
از سوال^{۱۱} بوسه تنگ آید دهانش
حسن^{۱۲} تو کامل شده است ای ماه نو
چون همی^{۱۳} خندد لب شیرین تو
چند تابی روی از مسعود بک

چشم او مست و چشم من خراب
چون به بیند^{۱۴} سوی ساحل غرق آب
تا ز رخ بکشاید آن ماه کی نقاب
زان نمی آرد^{۱۵} گهی در چشم خواب
هجر پیش آرد بیابان سراب^{۱۶}
و از برای کشتنم^{۱۷} حاضر جواب
یک نظر بنما زکات آن نقاب
مردهان^{۱۸} غنچه می گردد پر آب
۱۸ کو زتاب زلف تو رخت ز تاب

۱- اوج= رفتی ۲- در هر سه نسخه 'عجب' ۳- در هر سه نسخه 'حساب' ۴- اوج= باز ۵- اوج= زمست

۶- مصرع در 'ب' = ختم رسل نطق شد مسعود چون جم ختم اهل ۷- اوب= فرمان نبی، ج= فرقان نبی ۸- ب= مه

۹- = بیند ۱۰- ب= ریز آن ۱۱- نمی بیند ۱۲- در 'ج' = محو، = آید بیابان شراب ۱۳- ج= سواد

۱۴- ب= کشتن ۱۵- = عشق ۱۶- = همین، ج= نمی ۱۷- ب= برد آن ۱۸- مصرع در 'ا' = کوز تابی

روی تو روز شب زتاب، ب= کوزتاب زلف تو رخت زتاب ۱۹- 'ب' این بیشتر ندارد

* باب ثالث که مردف بردیف 'تا' است
بدهد توبه و تقوی و بیابد تمکین^{۲۰}

غزل نمبر: ۲۰

ما یم بت پرست ^۱ خرابی و خرابات	مشغول می و شاید و فارغ ز مناجات ^۲
ما ^۳ زهد چهل ساله ^۴ بیک جرعه فروشیم	از ملک دو کونین براسیم هیبت
در پرده جان تارخ تابان تو دیدیم	خورشید پرستی است ^۵ مرا جای عبادات ^۶
از رشته گیسوی تو زنار به بندیم	رخ بر رخ ابروی تو داریم بطاعات
تا سحری زگس جادوی تو دیدیم	گم گشت زمن این همه تقوی و کرامات
شد مذهب ما رندی و قلّاشی و مستی	شد طاعت من سجده بت ^۸ در همه حالات
من مست استم ^۹ خبر از خویش ندارم	مرفوع قلم گشته ام از جذبه آن ذات ^{۱۰}
شاید ^{۱۱} که زخم لاف من ^{۱۲} از ملک وجودت	کز بازی رنهای تو شد شاه عدم مات
لوح دل مسعود مگر ام کتابست	کاسرار نهانی بکند شرح در ابیات

غزل نمبر: ۲۱

آن ضم کاندرا میان جان ماست	مایه دین و دل و ^{۱۳} ایمان ماست
زلف او کفرست و اسلام است روی ^{۱۴}	این ^{۱۵} رسول ماست وان ^{۱۶} شیطان ماست
او بهر چشمی همی بیند عیان ^{۱۷}	حسن او در دیده گریان ماست
ما چو گل خنده زنان در پیش او	او چو بو در غنچه خندان ماست
ما همه دریم او دریای ماست	ما همه سرویم و او بستان ماست ^{۲۱}
ما همه جویان حسن روی او	۱۸ حسن او در جان معنی وان ماست
ما همه حسنین چون او عین ماست	ما همه سرّیم چون او جان ماست
ما همه محکوم در فرمان او	۱۹ هر دو عالم در تبه فرمان اوست

جاری

☆ 'ب' و 'ج' این شعر تعارفی ندارند ۱- ب= مست ۲- ا= ازمن جات ۳- اوب= تا

۴- اوج= سال ۵- ا= پرست ۶- اوج= عادات ۷- مصرع در ب= خورشید پرستی است مرا جای عبادات، این مصرع در اوج در شعر ماقبل آمده است ۸- ج= بتان ۹- تلخ= است برکم ۱۰- ا= آزاد

۱۱- ا= شاید ۱۲- ب= من ندارد ۱۳- ب= ندارد ۱۴- ا= رو ۱۵- ب= آن ۱۶- در هر سه نسخه 'وین'

۱۷- ج= چو عیان ۱۸- در 'مصرعی' آمده است که در 'ب' و 'ج' در شعر مابعدی آید ۱۹- این مصرع است که در 'ا'

در شعر ماقبل آمده است ۲۰- 'ب' و 'ج' این شعر تعارفی ندارند ۲۱- 'ج' این شعر ندارد

ماهه شاهیم در زندان او
آن چه می بینی تو اندر جسم و جان
ما چون ذره جمله سرگردان او
جای ما بیرونست از کون و مکان
لب به بند از گفتن مسعود بک

غزل نمبر: ۲۲

رو جانب محراب چه آرام به مناجات
تا سایه گیسوت قیامت برین دل
یاران همه مشغول^۲ به تسبیح و به تهلیل
زاهد تو نشین^۶ در پس زانوی سلامت
جز حسن رخس هیچ نه بینم نه نام
هر نکته من آیت^۸ اسرار الهی است
ابروی بتان قبله صاحب نظران است^{۱۰}
دیوانه یارند ز اغیار رمیدند
مسعود که باشد که چنین نکته بگوید

کا بروی بتان ساخته ام قبله حاجات
ایمانست مرا کفر و گناهست عبادات
من سجد کنان پیش بتان در همه اوقات^۵
من جام ملامت خورم از مرد خرابات
مدهوش چنان گشته ام از خیر بدان ذات^۷
در فهم تو با آنکه^۹ نماید ز محلات
ایشان پرستند گهی کعبه به طاعات^{۱۱}
فارغ شده از وسوسه خواب و خیالات
خود بالاب او می کند آن یار حکایات^{۱۵}

غزل نمبر: ۲۳

از سر جان خیز جانان آن^{۱۲} تست
درد را باش و دوا را درد دان
گر رود کار تو در فرمان عشق
آنکه در عالم گلنجد حسن او

این و آن را ترک ده اوزان^{۱۳} تست
در حقیقت درد تو درمان تست
دوست را بینی که در فرمان تست
عرش اعلی اش دل ویران^{۱۴} تست جاری

۱- = گرچه در ۲- = من ۳- = همه مست مشغول ۴- = نه ندارد ۵- = اوقات، ب= حالات

۶- ب= وج= نشین ۷- = او ج= جذبه آن ذات ۸- ب= راحت ۹- ب= اوبانک

۱۰- او ج= نظر است ۱۱- او ج= حاجات ۱۲- ب= جان ۱۳- ب= آوان ۱۴- = پیران

۱۵- 'مقطع' ندارد

زنگ را بز داد دل را صاف کن
 منزل تست در جهان لا مکان
 زود از زندان گزر تا بگری
 رهبر^۳ من طلعت رخسار تست
 ظاهر مسعود عکس نور^۴ تست
 تابه بنی مالک کل جان تست
 این جهان و آن جهان^۱ زندان تست
 بهشت جنت برگی^۲ از بتان تست
 رهن من گیسوی پیمان تست
 باطن او ذات بی پایان تست

غزل نمبر: ۲۴

باده بگردان ساقیا کان شاهد جان آمد است
 آرای مجلس را ز سرمستان بی خود را طلب
 رویش چو گل خندان^۶ تر گیسوش چون باد سحر
 ای جان ز بولیش مست شوای دل تو هم از دست شو
 هم جان و هم جانانست او هم گوهر و هم کانست او
 مه را کشیده در قصب دل را کشان سوی طرب
 رخسار او^۸ چون و الضحی ابروش چون نون و القلم
 بکشاد^{۱۰} در جانم در او کرده دلم را منظر او
 ۱۱ بر رخ نشسته نقش او^{۱۲} فارغ شده از رنگ و بو
 خورشید و مه جویان او افلاک سرگردان او
 کش جان و دل را یک بیک در پیش او با مردک^{۱۵}
 از شوق او مسعود بک آتش زنان^{۱۶} بر نه فلک
 از وی^۵ نشان بی نشان در چشم حیران آمد است
 اهل طرب آوزه ده کامروز جانان آمد است
 مست و خراب و بی خبر در دیده غطان آمد است
 وای قبض من چون بسط شو^۷ کان ناز خندان آمد است
 هم سرو و هم بتانست او گرچه بزندان آمد است
 از رخ کنان چون روز و شب ز اغیار پنهان آمد است
 انا فتحا^۹ از رخسار هر لحظه در شان آمد است
 از سوی الله اکبر او بر من بفرمان آمد است ۱۷
 خندان گریان^{۱۳} های هو در دیده جان آمد است
 انجم ز بهر دیدنش از چرخ گردان آمد است ۱۴
 بنویس خانه را بک کان یار مہمان آمد است
 بکشاد چون ز گس پلک جویان و پویان آمد است

۱- = آن چها ۲- ب = یک گل ۳- ب = رهبری ۴- ب = بود ۵- ب = او بی

۶- ب = خندانست ۷- او ب = بسط است ۸- = رخساره او ۹- از آیه قرآن "انا فتحا لک فتا مینا"

۱۰- ج = بکشاده ۱۱- در ب این مصرع در شعر متاخری آید ۱۲- ج = او ۱۳- او ب = گویان

۱۴- در ب مصرعی آمده است که در آن در شعر مقدم آمده است ۱۵- ب = مسعود بک ۱۶- = آتش زند

۱۷- ب این شعر ندارد

غزل نمبر: ۲۵

چشم صورت بین من از حسن معنی غافل است
در میان عاشق و معشوق بعد صورتیت^۱
گر وصال معنوی خواهی ز صورت در گذر
مرد معنی صورت عالم نیارد در نظر
دیده حسن^۲ بجز صورت نمی بیند دگر
گر حواس خمس بگذاری گشائی^۳ چشم دل
ملک^۴ معنی چون بدست آمد ز صورت در گذر
جز براه مطلع صورت طلوع حسن نیست
صورت از ظاهر شمار و معنی از باطن بگیر

نور لیس کمره شئی همیشه در دست
ق ورنه هر فاصل^۵ که می بینی به معنی واصل است
زانکه صورت در ره معنی بکلی حاکست
کو میان لجه و این برکنار ساحل است
هر چه او منظور باشد زو گذشتن مشکست
پس بهر صورت که بینی سر معنی حاصلست
زانکه در هر صورتی اظهار حسن کاملست
در نیابد هر که او از سر صورت غافلست
صورت و معنی است او مسعود بک امشقی گلست^۶

غزل نمبر: ۲۶

شاهد معنی مصور^۷ آشکارا در دست
ساربان^۸ غافل شده هر سو چه می رانی شتر^۹
گر بران شاهد سی بیزار گردی از سفر
گوهر^{۱۰} جان در بدن پنهانست چون دُر در صدف
کافر و مومن همه منظور آن خورشید جانست
گر تو برگوش ظواهر بندهم مرهم نمی
گر چو قرص مه بگذاری همه تن خویش را
آتش عشق از در خرمن^{۱۱} اجسام زن
دیده مسعود بک تاریک شد بی روی او

دیده اغیار بین از حسن رویش غافلست
شاهدی^{۱۲} کان دوست می داری درون محملست
زانکه گوئی بی نشانش رهروان را منزلست
ناشکسته از صدف گوهر^{۱۳} کشیدن مشکست
لیک گوهر می شود سگی که جرمی قابلست
بشنوی در گوش دل پیوسته قرآن نازلست
یابی آن خورشید گوهر هر ذره را شاملست
گوئی جاء الحق پس بنگر که زحق الباطلست
گرچه نور طلعتش پیوسته در چشم دست

۱- بعد از صورتیت ۲- در هر سه نسخه = فاضل ۳- = حسی ۴- = برداری گشاید

۵- ب = بلک ۶- ج = بک ندارد ۷- ج = مشقی کاملست ۸- ب = معین

۹- او ج = کاربان ۱۰- او ج = می گردی بوهیم ۱۱- او ج = شاهد ۱۲، ۱۳- ب = جوهر

۱۴- = خفتن

غزل نمبر: ۲۷

سروی بلند او نتوان گفت قامتت الف کزوی بهر طرف که به بینی قیامتت
 قدش برای کشتن مردم نشانه ایست زلفش برای غارت ایمان علامتت
 سحریت این که نقش تو در دیده مانده است هر نقش را بر آب کجا استقامتت
 قامت نمود دوست دلم در قیام شد خلقتی هنوز منتظر وقت قامتت ۷
 شاید پرست گشتم ای زاهد آرام بگور سلامتی که نه جای سلامتت ۸
 مستان نماز عشق بایرو همی کنند مستی که اندرونست برای امانتت
 می زد که لاف^۱ چشمه حیوان ز لعل او زندان گرفت کو ز برای غرامتت
 آب روانست نظم من و آتشی درد آتش در^۲ آب داشتن این از کرامتت
 از طعنه های خلق^۳ کجا ترسد ای رقیب^۴ مسعود بک که کشته تیغ ملامتت

غزل نمبر: ۲۸

۵ هر چشم که در گوشه ابروی تو دیداست پیوسته ز سودای تو چون چشمه^۶ چکید است
 ای مهر شب افروز کجائی که زجبرت چون ماه نو این چرخ کهن ساله خمید است
 مشک است که بر برگ گل لاله فاده است یا سبزه بگرد لب لعل تو دمیده است
 سرگشته شده در طلب چشمه چو گردد آن لعل دل آویز مگر خضر ندیده است
 کرد است ازان نرگس گل بار پلک را کز رشک تو در دیده او خار خلید است
 پیداشدی هیچ گل از شرم تو در باغ لیکن چه کند باد صبا پرده درید است
 یک بار گزر بر سر او در نظر من در راه تو پیوسته مرا باز دوید است ۹
 در گوشه ابروی تو مستی است دعا باز کشتت جهانی و به محراب خزید است
 تا صورت زیبای تو در چشم در آید بر مردمک از غیرت آن دیده کشید است
 شاید که گرفتار شود مرغ دل من کز دام دو گیسوی تو یکدانه نخید است

جاری

۱- = لعل ۲- = از ۳- ج = جلوی ۴- = رفیق ۵- مصرع در ب = سرو بلند او نتوان گفت
 قامتت، در ا این مصرع در غزل با قبل آمده است ۶- ب = چشم ۷- ۸، ۷- 'ج' این اشعار ندارد
 الف- 'ب' این غزل ندارد ولی مصرع اول در ب در غزل آینده می آید ۹- 'اوج' این شعر ندارند

گشتت چنان مست که کس را شناسد مسعود که از علل تو یک جرمه چشید است

غزل نمبر: ۲۹

ای هر که بران^۱ عارض زیبای تو دید است
آن مست که در گوشه ابروی تو پنهانست
تا دیده دیدار تو هر دیده که بیند^۲
گرد سر آن بیک بکرم ز سر شوق
ای دوست برس^۳ زود که تا پیش تو گویم
دانم که نشیند صنما سقف دو چشم
ای دوست رواست آنکه تو از من بگریزی
ما طاق ز شوق خم ابروی تو کشتیم
مسعود ز سودای خم زلف تو ای دوست^۴

غزل نمبر: ۳۰

بیا که بی تو دو چشم^۵ روان چون جیخونست ق
درون دیده چو مردم نگاه می دارم
مرا چه پند دهی ای رفیق از خوبان
برون خرام که مشتاق روی زیبایت
چشم هر که در آید^۶ نهال قامت تو
نمای رو ازین بیش در فراق مسوز
چو من برای تو از دل ساختم نقلی
به پیش سروروان من صبا گوئی^۷
دل ز دست فراق چو لاله پر خونت
خیال روی ترا کز خیال بیرونست
ز چند باز نیاید^۸ کسی که مجنونست
چو من به پیش درت^۹ صد هزار افزونست
بسوی سرو نه بیند اگر چه موزونست
که بی تو سخت دل ای ست عهد محزونست
مرا شراب بده زان لی^{۱۰} که میگونست
ز چشم تا که تو رفتی روان چون جیخونست جاری

۱- ب=وج=دران ۲- ب=وج=بینی ۳- ب=ای دوست=چه بر من ۴- شعر در 'ج' ای دوست
روان نیست اینکه ز شیرین لب تو ماخته و خراب، ولبت خلق گزیدست ۵- در 'ا' مصرع یعنی مقطع اینجا آمده است

۶- ا=از سر ۷- در 'ا' این مصرع در شعر ماقبل آمده است ۸- در هر سه نسخه=چشم ۹- ب=نیامد

۱۰- ب=درین ۱۱- ا=آمد ۱۲- ا=لب ۱۳- اوب=بوئی

خراب کرد ز مستی هزار بار عالم گهی گلفت که مسعود خاطرت چو نست

غزل نمبر: ۳۱

رسیدم من به دریای که موجش آدمی خوار است الف نه کشتی اندران دریا نه ملاجی عجب کار است
چو آبش جمله خون دیدم بترسیدم ازان دریا به دل گفتم چه می ترسی گزر باید که ناچار است
ندا از حق چنین آمد مگر از جان می ترسی هزاران جان مشتاقان درین دریای ذخارا است^۱ ق
اگر خواهی ازین دریا یکی گوهر بچنگ آری ببر کشتی دران جانب که آنجا کان انوار است
شریعت کشتی باید طریقت بادبان او حقیقت بگری دو که راه فقر دشوار است^۲ ۱۱
کمر بر بند چون مردان قدم در جوی عبور سان مترس از نیش زنبوران که گل پیوسته به خار است^۳ ۱۲
ایا مسعود بک چشتی سخن بر قدر مردان گو نیابی در جهان یاری زمانه پر ز اغیار است

غزل نمبر: ۳۲

خطی که بر آن صفحہ رخسار تو پیدا است فرمان ز پی تاختن ملک دل ما است
حسی که بر آن^۳ قامت زیبات افتاد است یک سرو بر آن^۴ محسن ندیدیم^۵ که برخاست ق
وز روی تو چون نور فزون گشت بر آمد مه در کمین افتاد سراسر همه کاست
گشتست کثری در خم ابروت چنانی هر گه که کمان گشت رود^۶ تیر چپ و راست
بر صفحہ رخسار خط سبز چه گوئی اسرار نهانیست^۷ که بر روی تو پیدا است
خون کرد دل شیفته ام وعده فردا آنجا بخرامم که نه دی و نه فردا است
با آنکه کنی قهر بجز لطف نه بنیم هر چیز که زیبا کند از وی^۸ همه^۹ زیبا است
گشتی بکن از حسن میان چمن دل جانم به هوای تو همه صحن بیاراست
طایم که در هر دو جهان جفت نه داریم چون جفت دوا بروی تو کان طاق نظر ماست^{۱۰}
گویند مرا در طلب دوست نباشی آنرا بچه جوتیم که پیدا بهم جاست
سودای تو سرمایہ مسعود زیان کرد مارا همه سوداست چو با تو سر سوداست

۱- اوچ= تگون است ۲- =دشوات الف- 'ب' این غزل ندارد، درج این غزل دو غزل بعد آمده

است ۳- ب=وچ=دران ۴- ب=روان ۵- در هر نسخه=ندیدیم ۶- ب=دود

۷- ج=نهان است ۸- ب=ازهمدی ۹- ج=نظر ماست ۱۰- 'ب' این شعر ندارد

۱۱- 'ج' این اشعار ندارد

غزل نمبر: ۳۳

کسی که در^۱ رخ زیبای تو نظر کردا است
اگر ترا نشناسم زمست عیب مکیر
بهر خویش نگردم جز ذکر یاری
که تا خدنگ تو ازوی یکی خطا نشود
میان دیده خیالت روان همی آید
دل کز مست است ساقی من بین
خزان^۲ هجر تو تن خشک کرده بود ولی^۵
اگر به جانب گلزار بی رخت بیند
ز سوز هجر تو تا خشک شد رخ مسعود

دل از کرامت و تقوی و زهد بر کردا است
شراب لعل^۲ تو در من چنان اثر کردا است
اگر چه با من خسته دل او دگر کردا است^{۱۳}
دو دیده مردمک چشم من سپر کردا است
درون خانه مردم کسی گزر کردا است
ز لعل خویش دگر بار^۳ بی خبر کردا است
ز آه گرم و دم سرد خشک و تر کردا است
دو دیده را بکشم که چشم من نظر کردا است^{۱۵}
بآب دیده دو رخسار خویش تر کردا است

غزل نمبر: ۳۴

یک گل زباغ حسن تو از خرمی چون بر شگفت
در دیده من به رخس از گریه چون افتاد گل
پیوسته باد او دیده ام از طاق ابرویت جدا^۸
بوی وصال چون صبا آورده در گلزار جان
با آنکه باد صبحدم ای دوست در گشت آمده است
با آنکه نیست از نخل او جز خار مارا بهره
مسعود بک از دیدنش بشگفت چو گل گفتمش

بویش رسیده در چمن گلها همه یکسر شگفت
ز خنده چون صبحدم^۹ گفت این گلی دیگر شگفت
از دیدن گل چشم من^۹ ای گلشن جان دیگر شگفت^{۱۰}
دلها^{۱۱} همه زان بوی خوش چون غنچه بر سر^{۱۲} شگفت
در بوستان چون روی تو ازوی گلی^{۱۳} شگفت ق
یارب گلستان رخس پیوسته بادا در شگفت
هم عاقبت گردد جدا از شاخ چون گل بر شگفت



- ۱- ب=بر ۲- اوج=لطف ۳- ج=دگر باره ۴- ا=قران ۵- اوب=دل
۶- اوج=صبح او ۷- ا=این گل، ب=آن گلی ۸- ب=گلی ۹- ب=مرا
۱۰- ج=گر ۱۱- ج=گلها ۱۲- ب=بر من ۱۳- در هر سه نسخه=کتر
۱۴- 'این شعر ندارد' ۱۵- 'ج' این شعر ندارد

غزل نمبر: ۳۵

ابروش گاه ناز چو از حسن چین^۱ گرفت
 لعلش چو دید چشمه حیوان بجای ماند
 خال سیاه بر لب افتاده^۲ از قضاء
 نکذاشت تا ز زهد دلم توبه نکرد
 در دیده چون خیال تو آمد برای گشت
 می داد دی که پند مرا زاهد از بتان
 بکشاد لب بخنده^۳ و دل برد گفتمش
 چون بر کمان ناز نهاده خدنگ^۴ حسن
 مسعود بک چگونه سلامت بریم جان^۵

غزل نمبر: ۳۶

تا صحن دیده را رخ آن نازنین گرفت
 یک ذره ز پرتو رویش بدل رسید
 یک گل ز باغ حسن تو بشکفت در بهشت
 طاؤس گشت بر فلک قدس بر نشست
انگشترین^{۱۰} شمار جهان کز میان تپی است
 هر دو جهان حجاب ره روان^{۱۱} تست
 مسعود داشت آرزوی خاک بوس تو
 دل مست گشته^۹ ترک ره اهل دین گرفت
 گشت محیط و کل جهانرا یقین گرفت
 از وی جمال صورت حوراء و عین گرفت
 از خاک پاش نور چو روح الامین گرفت
 اهل یقین وجود تو آزرا نگین^{۱۲} گرفت
 پیوسته هر که ترک همان و همین گرفت
 حاصل بکشت^{۱۳} یا نه بدندان زمین گرفت^{۱۵}

۱- اوب=چین ۲- اوج=افتاد ۳- اوج=انگشتری ۴- اوب=نمود لب زخنده

۵- اوج=خواهم گرفت ملک دلم را ۶- ب=تیر خدنگ ۷- ب=دین ۸- اوج=بار

۹- اوب=گشت ۱۰- اوج=انگشتری ۱۱- ج=تویی ۱۲- اوج=در روی مکین گرفت ۱۳- حجاب ره روان

۱۴- اوب=گشت ۱۵- در شعری در غزل ماقبل شاعر همین ترکیب آورده است الف-ب این غزل ندارد

غزل نمبر: ۳۷

در هر دلی که عشق جمال تو جا گرفت الف آمد برون ز هستی و راه فنا گرفت
 آنکس که گشت نیست هستی لم یزل شد از فنا مزه و ملک بقا گرفت
 عکسی ز نور روی تو بر ذره ها افتاد هر یک شد آفتاب و سراسر هوا گرفت
 هر پرتوی که از رخت افتاد بر زمین خورشید و مه ز سایه نورش ضیا گرفت
 خواندیم خال و زلف ترا خشک و تیره چون ق زلفت نیافته سر و حالت خطا گرفت
 می دید دیده سوی کمان ابرویش چو زاغ زد تیر غمزه را ز کمین گوشها گرفت
 حسن جمال صورت خوبان نازنین صاحب نظر ز پرتو نور خدا گرفت
 در چشم هر که صورت حسن تو نقش بست رست از کدورتش دل و نور صفا گرفت
 تار از سواد زلف تو و اللیل یا قست^۲ نور از بیاض روی تو شمس الضحی گرفت
 ابروت سر نهاد^۳ بگوشت عتاب کرد چشمت کشیده خنجر و دنبال ما گرفت
 مسعود بک که بود بهر شیوه ذوفنون بی کار شد چو عشق تو در سینه جا گرفت

غزل نمبر: ۳۸

قامت زیباش چو در نظرم جا گرفت هوش برفت از سرم دل همه سودا گرفت
 سر روانش چو دید، دیده روان کرد آب آتش از دل بخاست^۵ دود بالا گرفت
 کرد چو معمور عشق جان خراب مرا قلب شده غم رسیده ملک دلم را گرفت
 اهل تصوف^۴ چو دید در خم ابروی او توبه ز محراب کرد ترک مصلّا گرفت
 باد صبا بر گزشت بر سر گیسوی او صحن زمین را تمام غنبر سارا گرفت
 کرد چو جولان رخس تو سن او در چمن کل ز گرد رهش ز گس پینا گرفت
 در دهنش چون خضر یافته آب حیات از سر شونی روان آمد و لبها گرفت
 از سر سجاده خاست بر در ساقی^۸ نشست ق در دل پر هیزگار عشق تو چون جا گرفت
 دیده مسعود بک ریخته چندان که آب آتش سودای او از سر تا پا گرفت

۱- اوچ= ترا ۲- یافته ۳- ج= سر نهاده ۴- ب' این شعر ندارد

۵- ج= بخاست ۶- ب' این شعر ندارد ۷- ج= تصور ۸- در هر سه نسخه= غمار

الف- ب' این غزل ندارد

غزل نمبر: ۳۹

خطِ رخت چومایِ ایمان فرو گرفت	کافر بظلم جنت رضوان فرو گرفت
گر خضر رهبری خط ظالمت نکرد	ظلمات چون ز چشمه حیوان فرو گرفت
پوشیده مور خاتم لعل و سپه کشید	آمد چو دیو ملک سلیمان فرو گرفت
از تیغ غمزه تو چکان گشت چشم من	ز کشید برق ^۱ رویش و باران فرو گرفت
چون خامه سیاه رخت ^۲ یافت از قضا	فرمان کشید مملکت جان فرو گرفت
افکنده سایه زلف تو چون بر دل خراب	جای فرشته آمد و شیطان فرو گرفت
چون دیده را خیال تو بگرفت غمزه گفت	کالای مردی همه نتوان فرو گرفت ^۸
خوبان اگر چه برد ولایت ز خسروان	رخسار تو ولایت خوبان فرو گرفت
بودند شاه ملک صفا خواجگان چشت	مسعود بک ولایت ایشان فرو گرفت

غزل نمبر: ۴۰

تا که در آمد پنجم قامت زیبای دوست	گشت کشان خاطر م جانب بالای دوست
خلق بصره و باغ رفت تماشا کنان	داشته مشغول دل ما بتماشای دوست
از ^۳ رخ میمون او عید مرا دایم است	هست چو پیش نظر غزه غرای دوست
سبزه در اوراق چیست تازگی ^۴ خط یار	صبح در آفاق چیست خنده لبهای دوست
بس که خیال رخس در نظر ما نشست	هر طرفی ^۵ خاسته صورت زیبای دوست
مایه عمرم زیان گر چه شود در طلب	من توانم گزشت از سر سودای دوست
مذهب مسعود بک خویش پرستی شده	ملک وجودش گرفت حسن دلارای ^۶ دوست

۱- اوج= خورشید و برق ۲- ج= چون جامه سیرفت ۳- اوب= ای ۴- ب= تازگی
۵- ا= هر طرف ۶- ا= دل آرای ۷- ۸- ب= این اشعار ندارد

غزل نمبر: ۴۱

۱ چچ می دانی که اندر قبله ات معبود کیست
 لعنت تقدیر ابلیس است در اظهار حکم
 نیست چون بی وجه جس در چچ ممکن را ظهور
 چون وجود او مرا آمد از حکم عدم
 گر کسی گوید که شاید نیست ز آئینه جدا
 گر ندانی وجه را در عین اشیا تعبیه
 تا یکی از خود فرو شود به بنی کی خود کیست
 چون الوهیت ندارد فی عبودت را رز
 آتشی از زن در خود تا روشن شود
 در زبان آتشین بشنو، بیابی از شهاب
 شرع می گوید که کشف راز کم گو، چون کنم

غزل نمبر: ۴۲

۲ ای راحت آن دیده که بر روی تو ماندست
 باد آمد و بوی چمن آورد ز گلزار
 ۵ از حال دل من خبری نیست که در وی
 در چشم در آید مگر آن قامت چون تیر
 شاید که به بیند نظری گاه سواری
 تا دیده ز گس رخ زیبای تو دید است
 ۷ دل خسته شد از ناوک^۸ مژگان تو ای دوست
 ۹ هر کس که بتماشای چمن باز خرامید^{۱۰}
 پهلوی نهادست گهی بر سر بستر

۳ وی دولت آن دل که بکیسوی تو ماندست
 آویخته دل در طلب تو ماندست
 صد تیر بیک غمزۀ جادوی تو ماندست
 ۶ عشاق کمان گشته در ابروی تو ماندست
 پرواز کمان دل بسر کوی تو ماندست
 هر سو گران در طلب روی تو ماندست
 کاین در هوس خنجر بازوی تو ماندست
 الا دل خسته که هم سوی تو ماندست
 مسعود جدا^{۱۱} تا که ز پهلوی تو ماندست

۱- "اوج" این غزل ندارند ۲- کرم خورده ۳- ب=وای ۴، ۵- "ج" این اشعار ندارد

۶- مصرع در "ب" = عشاق کمان گشت چو ابروی تو ماندست ۷- "ب" این شعر ندارد ۸- =پاک

۹- مصرع در "ب" = هر کس که سوی باغ چمن باز خرامید ۱۰- =خرامد ۱۱- =جدا

غزل نمبر: ۴۳

ای درون دیده و دل مسکنت آرزوی جان مشتاقان تنت
چند رانی تیغ غمزه بر^۱ دلم خون من خواهد گرفتن دامت
از گل رویت جهانی تازه شد تاچه شان باشد نهال گلشت
گل کند جامه قبا در بوستان هر سحر از حسرت پرلخت
حسن رویت ظاهر و باطن گرفت تا به دیدم صورت مستحبت
مردمان پابند کحل معرفت چون صبا آرد غبار تو سنت
گرکشی یک بوسه ده خون بها تا نماند خون من در گردنت
پا نمی بردیده ام از حسن خود مردمان گویند منت بر منت
۲ دیده مسعود بک تاریک گرد ز آرزوی حسن روی روشنت

غزل نمبر: ۴۴

خطی کان مه بگرد لب کشید است نباتی^۳ هست بر حلوا دمید است
لبش حلوا و خطش دود آمیز کسی بی دود حلوا کم چشید است
رخش یوسف، لبش عیسی، خطش خضر سه معجز را بیک صورت که دید است
دلم شد تازه از باد سحر گاه چنین دانم که از کولیش برید است^۴
ز حیرت گم شده می گوید این دل چه باد است این کز و بولیش رسید است
مگر از صبح می جوید^۵ نشان که گل از هر طرف پرده درید است
ز خشکی غنچه می لیسید لب را تو گوئی از دهن زاغی پرید است
چمن سیراب از ابر بهاری زبان از^۶ تشنگی سوسن کشید است
ز جعرش اشک بهر چشم مسعود چوخم از دیده زگس چکید است

۱- ب "بر" ندارد ۲- "مقطع" ندارد ۳- ب= نباتت اینکه ۴- ب= ندید است

۵- ب= می گوید ۶- "از" ندارد

غزل نمبر: ۴۵

این قدن توان گفت که سروسـت غـلامـت
 دل شـیـفـتـه زـگـس جـادـوی تو گـشـت
 ۳ در هر مـرثـه ناوک حـسن اسـت نهاد^۲
 زاهد منم و شـاهد و سـاقی و شـرابـست
 باقد تو لانی که^۵ زدی سـرو سـر افـراز
 سودای فـراق تو که کـوہـست گـرانبار
 ہشیار ندید اسـت کـسی دیدہ مسعود
 کز خاستش خاستہ ہر سوی قیامت
 اکنون چہ زـنم لاف^۱ ز تقوی و کرامت
 دل نیست کزان غمزہ چہید اسـت سـلامت
 بگور بسلامت تو نہ ای^۴ مرد ملامت ق
 یکپای بماند اسـت ستادہ بغرامت
 چون حلقہ گیسوی تو ام ساختہ قامت
 تا آنکہ رسید اسـت لبش بر لب جامت

۱۔ ب = بزخم ۲۔ = نهاد ۳۔ مصرع در "ب" زاهد منم و ساقی و شہاد و شرابست

۴۔ در ہر سہ نسخہ = تو نہ ۵۔ "ب" کہ "ندارد"

چشم مست، فتنه دین و دل ہشیار مست
دل کہ از بیماری چشم تو شد بیمار باز
۲ چشم تو مست لیکن بہر کشتن ہوشیار
زان می کان چشم تو مست ساقی جرعه
پردہ وہم از رخ خورشید انور بر فلک
۴ از سواد گیسوان و ز بیاض عارضت
گر بیفتد سایہ حسن و جمالت^۵ بر زمین
گر نسیم زلف تو یابد دماغ نازکش
چون بر قصد مست مسعود از ہوایت در چمن

فتنہ انگیزد چو گردد شاہد^۱ خونخوار مست
جان نو یابد چو آئی بر سر بیمار مست
کس ندیدہ این چنین فتنہ گری ہشیار مست
بر لبم ریز و بگردان بی می خمار مست
تا شود ہر ذرہ از^۳ تابش انوار مست
ہر طرف کشتت روح مومن و کفار مست
ہر طرف گردد ز سودایش در و دیوار مست
گم شدہ آید برون از حجرہ ہر عطار مست^۶
گردد از مستی او باغ و گل و گلزار مست

غزل نمبر: ۴۷

این باد^۱ ز گیسوی دل آرام رسید است
ز گس کہ ہمہ چشم شد است در طلب او
گر غنچہ دہن بستہ ز خشکی عجی نیست
کی جانب سرو چمنش چشم کشاید
خوشوقت کسانی کہ بگرد تو بگردند
آنچ از تو سزد بر من پیچارہ^۸ ہمان کن
۹ ہر گاہ کہ پیغام تو بکی بگذارد
این آب حیات^{۱۱} کہ در تنگ نہانت
تنہا ز غمت نیست دل خستہ مسعود

یا آنکہ میجا بتم روح دمید است
ہر دیدہ بخشی دگر اورا نگرید است
لعل تو بالجان تر آواز کشید است
آنکس کہ دران قامت زیبای تو دید است
پیچارہ کسی کز رہ تو گرد ندید است
من کردہ ام ای دوست زمن آنچہ مزید است
من گم شوم از حسرت آن چون بشنید است^{۱۰}
یا چشمہ حیوانست کہ بر خضر رسید است
با آنکہ بہر ہفت اقلیم خزید است

۱۔ ج = کافر ۲۔ "ج" = این شعر ندارد ۳۔ "ج" = آل

۴۔ مصرع در = از سواد گیسوی تو در بیاض عارضت، ج = از بیاض گیسوی تو در بیاض عارضت

۵۔ ا، ج = مست جمال ۶۔ ب = از حجرہ ہر عطار مست ۷۔ ج = دین باد

۸۔ ا و ج = دل خستہ ۹۔ مصرع در ب = ہر گاہ کہ پیغام تو یک کسی بہ من آرد

۱۰۔ ا = او چونہ پسند است، ب = آن شہ چو شنید است ۱۱۔ ج = این آب حیات است

غزل نمبر: ۴۸

مگر نسیم دو گیسوی او پر آگند است
۱ صبا گوی مرا ست عهد سنگین دل
 نہال قد تو در سینه ام چون بخت گرفت
 ہزار دیدہ زنجی ہجر او گریانست
بریدہ دست ^۲ بکلی زخوشتن جانان
 نمای روی کہ تازندہ جان و تن سوزم
۵ گدا کہ ملک قناعت گزیدہ سلطان است
 اگر بعشق ہمیرم ترا چہ غم دارد
 قدم چگونہ زنم ای رفیق در رہ عشق
 ۷ اگر چہ سرو چمن را لطیف می گویند
 اگر چہ بر سر مسعود ارتہا رانی

کہ صحن خانہ بہ مشک وہ عنبر آگند است
 بیا کہ بی تو ^۱ دلم سخت آرزو مند است
 بغمرہ شاخ وجودم زنج بر کند است
 اگر چہ آن لب شیرین ہمیشہ ^۲ درخند است
 ہجر خویش کسی را کہ با تو پیوند است
 کہ پیش آتش رویت دلم چو اسپند است
 میان دنیا و عقبی بفقیر خرسند است
 کہ کشنگان تو ہر کوی ہچومن چند است
 کہ خار ^۱ ہجر تو تیز است و پای ما کند است
 نہ ہچو قامت آن یار راست خیزند است
 کجا رود کہ بزنجیر عشق پابند است

غزل نمبر: ۴۹

باز آن گل خندان من در صحن گلزار آمد است
 ہم چشم او غلطان زمی ہم لعلش از مستی چکان
 جعد سیہ را بافتہ از عاشقان رو تافتہ
 باد صبا گیسوش را ہر دم چنین جلوہ دہد ^۱
 بلبل نواہا می کشد ^۲ از خرمی اندر چمن
 ہر جا کہ اندر خانقہ صاحب دلی بود است او
 از صورت ہر دلبری پیدا است حسن روی او
 خندہ زنان از خورمی ہر سو خرامان می رود
 مسعود در سودا ش شد سرمایہ ایمان زیان

ز گس ز سودای رخس چون ابر در بار آمد است
 مست و خراب و بی خبر در چشم ہشیار آمد است
 زوہر کہ بوی یافتہ ^۱ از خویش بیزار آمد است
 کاندہ میان ہر شکن دلہا گرفتار آمد است
 اوراق دستک می زند در رقص اشجار آمد است
 از رشتہ گیسوی او در بند زمار آمد است
 زینسا بچشم آشنا پنهان ز اغیار آمد است
 گوی میان بوستان سروی برفقار آمد است ^۲
 کفر سر گیسوش را جانم خریدار آمد است

۱- مصرع درج = صبا گوی بران ست عهد سنگین دل ۲- ۱= بد تو دلم، ج= بد دل من ۳- او ج= ہنوز

۴- ج= بر آمد است ۵- مصرع درج = کسی کہ ملک قناعت گزیدہ است ای شاہ ۶- درج = خانہ

۷- 'ج' این شعر ندارد ۸- او ب= زوہر کی بویافتہ ۹- او ج= از خانہ بیزار

ب= بیزار از خویش آمد است ۱۰- او ج= چنان ابرمکن ۱۱- او ج= می کند

۱۲- ب= سرو خرامان آمد است

غزل نمبر: ۵۰

این صورت جان است که در لوح ضمیر است
خط نیست مگر کاشف اسرار نهانیت
نی پری و نی آدمی و نی ملک است این
آزاد بیابی تو بهر وصف که خوانی
ابروش کمایت که پیوسته کشید است
وان فتنه چو ترکان که کشید است کمان را
درویش که از هر دو جهان دست نشاند است
خاکی که صبا از سر کولیش بهراند
۱ مسعود بگو کیست درین حسن بافاق

یا آیت عشق است که در شان بصیر است
رونیت مگر نورده بدر منیر است
در و هم نیاید که چه بی مثل و نظیر است
یا آنکه بر لطفش همه آفاق اسیر است
هر نوک مژه بهر دل شیفته تیر است
از غمزه هندوش بهر گوشه نفیر است
در ملک جمالش چو رسد، باز فقیر است ۱۲
گویند ملایک مگر آن مشک و عیر است
آن خسرو خوبان شه جان بخش نصیر^۲ است

غزل نمبر: ۵۱

آن را که بر ابروی تو^۳ پیوسته نماز است
هر چشم که سازی دگر از نار برایی
سر خم ابروی بتان را که چه شناسد
۱۳ عشق آنست که بر صورت خوبانت مصور
۶ قومی بدر صومعه، تسبیح و مناجات
در کوی خرابات نه راه است و نه منزل
۸ قومی بدر بتکده قومی بره حج^۹
خواهی که اگر در حرم خاص درائی
در رشته عشق اند مقید همه ارواح
سر رشته دل تست دگر سر الہی است

فارغ ز عبادات همه اہل نیاز است
ای شوخ دعا باز بگوی^۴ که چه ساز است ق
حاجی که دوان^۵ همچو شتر سوی حجاز است
دیگر همه و هم است و خیالات مجاز است
ما و می و ساقی و در میکده باز است
بگذر ز مناجات که آن راه دراز است ۷
ماسیم و در میکده، ساقی و نیاز است ۱۰
زود آئی که بر عام^{۱۱} در میکده باز است
کان رشته ازل باز درین کوی فراز است
مسعود بکش تا بکشاید که چه راز است

۱- مصرع درُب = مسعود بک آن کیست بدین حسن در آفاق ۲- ب = بصیر ۳- درُب = آرا که یار ابروی تو

۴- در ہر سہ نسخہ "گویی" ۵- ۱ و ج = روان ۶- 'اوج' = این شعر ندارند ۷- درُب = این مصرع بجای

مصرع ثانی در شعر مابعد آمدہ است ۸- این مصرع بجای مصرعہ ثانی در شعر ماقبل آمدہ است ۹- اوج = کعبہ

۱۰- درُب = این مصرع در شعر ماقبل آمدہ است ۱۱- ۱ = بر عالم ۱۲- '۱' این شعر ندارد

۱۳- مصرع 'ب' = عشقت کہ بر صورت خوبانت، حقیقت

غزل نمبر: ۵۲

ای^۱ نرگس سرمست ترا خواب چرا نیست در دیده شوخ تو بگو آب چرا نیست
 قربانی روی تو شده خلق، که عید است ۲ ای ماه من آن^۳ چشم تو قصاب چرا نیست
 از رشک برخسار^۴ تو گر نیست نگاهش زان تاب دران عارض مهتاب چرا نیست
 ۵ پیچیده شد از پنجه بیجان تو این دل ۶ از تابش آن زلف ترا تاب چرا نیست
 در صافی لبهای تو گم شد دل صوفی آن لعل تو بس غرق می تاب چرا نیست
 از گریه چرا دیده من خشک بماند است چون گوهر دریا است بغرق آب چرا نیست
 ۷ محروم^۸ چرا گشت زلعلت لب مسعود چون او گس است بر سر جلاب چرا نیست

غزل نمبر: ۵۳

از خیال زخمت دل که بچه افتاد است مگر از کرده این خال سیه افتاد است
 عشق محبوب کنند است و گرنی عاقل کس ندیدست همدا که بچه افتاد است
 من آشفته نه^۹ تنها شده ام گره از دو تا کباز با شب زلف تو ره افتاد است
 هر که از فتنه چشم تو گرفت گوشه ۱۰ بته^{۱۰} گیسوی تو از مهر پنه^{۱۱} افتاد است
 ماه نو خلق همی دید نمودی ابرو اندرین شهر ازان شبه به مه^{۱۲} افتاد است
 ۱۳ خط از سبزه پیوشد چو شراب زخمش چند دل تا که ازین تاب بچه افتاد است
 ۱۴ شاه ز نکست ترا خال^{۱۵} که در ملک خطا است گردوی از حبش انبوه سیه افتاد است
 گل لالست تو گوئی که نهاد^{۱۶} است ز^{۱۷} مشک بر سر خسرو من و چه کله افتاد است
 اختران فلک سبز که بالا بینی هر که بالا شده دیده است نه افتاد است ۱۸
 دل مسعود برون ناید ازین چاه زرخ بر سرش خال نگهبانش به افتاد است ۱۹

۱- ج=این ۲- مصرع در ب= آن دیده خون ریز تو قصاب چرا نیست ۳- ج=از ۴- ب=در
 رخسار، ج=دور خسار ۵- ۱ این شعر ندارد ۶- مصرع در ب= از تاب من آن زلف ترا تاب چرا نیست
 ۷- ج=مقطع ندارد ۸- =مجروح ۹- ۱ نه ندارد ۱۰- ۱۱- اوب=بنه ۱۲- ب=نه
 ندارد ۱۳- ۱ ب و ج=این شعر ندارند ۱۴- ۱ اوب=این شعر ندارند ۱۵- ب=خاک ۱۶- ب=
 نهال ۱۷- ۱ اوج=بر ۱۸- مصرع در اوج=هر که بالا شد ندید است و تبه افتاد است ۱۹- مصرع در ابرو
 خاک نگه باش تبه افتاد است

غزل نمبر: ۵۴

دل ز سودای تو در آب سیه افتاد است
گرچه چشم است ز دیدار تو آسود و لیک
کو گناه دگر از کردن توبه برود
نعل تنک تو شد است تاج که برخاک رست^۳
بات گشتست چو محمود ببازی ایاز
گفتمش زلف ترا نقد دلم را ندی
حال آن^۵ خسته چه پرسی که بشوق زخمت
نور رخسار تو در ظلمت آن خط سیاه
نرخ جان خواست ازو خلق بوسه چو خندید

جان ز دیدار تو در شوق و وله^۱ افتاد است
هم رقیب تو بیک گوشه چو که افتاد است
لیک در عشق همین توبه گنه^۲ افتاد است
از سر تاجوران بس که کله افتاد است
پیش رخهای تو خود گرچه که شه^۴ افتاد است
گفت چون ندیم ای خسته که ته افتاد است
رن از گشت برفت و بچه^۶ افتاد است
در سواد شب^۷ تاریک چومه افتاد است
گفت مسعود بک آخر ز تو ره افتاد است

غزل نمبر: ۵۵

مردم از روی تو تا آنکه جدا افتاد است
دست از خویش بشته است و نشسته در خون
دیده ام^۹ نور گرفتی که ز حسن رویت
عشق افکنده مرا و را بجهان در حیرت^{۱۰}
ن غرق در آب حیاست و جگر تهنه آن
رو بمانی^{۱۱} ببر پرده و هم^{۱۲} از دیده
صافی چشم^{۱۳} چه بینی که سراسر درخونت
زنده در گور چرا می کنی ارواح قدس
دستگیری کن و با سلسله عشق بکش^{۱۴}

گشت سر گشته نداند که کجا افتاد است
بند برپای نماند است^۸ و بجا افتاد است
دور از روی تو در عین بلا است
کین بلا بر سر او هم ز قضا افتاد است
گرچه در عین بقایت فنا افتاد است
که هم از ظلمت آن از تواجد افتاد است
نیست است که چو او هست نما افتاد است
مگر ای دوست دران شهر و با افتاد است
کز تو مسعود جدا هم ز هوا^{۱۵} افتاد است

۱- ا و ج = شوق و له ۲- ا = شود ۳- ا = راه است، ب = تنت ۴- ب = کوچه گرچه

۵- ا و ج = این ۶- ا و ج = بته ۷- ا = در سواد خط ۸- ب = بند در پای نماند،

ج = بند بماند است برپای ۹- ا و ج = دیده اش ۱۰- ا و ج = بر حیرت ۱۱- ا و ب = روی بمانی،

ج = بمانی رو ۱۲- ب = دوده ۱۳- ب = صافی از چشم ۱۴- ا = کش ۱۵- ا و ج = بهوا

غزل نمبر: ۵۶

۱ ابروی بتان بلای دین است
 هر طاق که بنی^۲ کنان اشارت
 در چشم بتان گرفت خانه
 ۳ آئی چو برون زپرده ، گویند
 از خال رخش مباحش ایمن
 ۵ حسنی که نهانست از همه کس
 هر چیز که در تصور آید
 صد چنین گلند میان ابرو
 ۶ مسعود مرنج از جفايش

غزل نمبر: ۵۷

خم ابروی بتان قبله و آئین^۷ منست
 ده چه خها بکمان گوشه آن ابرویت^۸
 آنکه پیوسته نهان بود ز چشم معنی
 ۹ گر بتلویں است^{۱۰} ازان حسن ملون خلقی
 ق تا که از عارض گلگونش^{۱۱} جدا افتادم
 آن نه جسمست که روحیت مصور در چشم
 هر کسی روز قیامت بکند میل بجور
 هر نگاری که همه حسن زسر تا قدمست
 گل بصد گونا در باغ لطافت بشفلت
 سوی خوبان چه نهم دیده که چون هم زازل^{۱۵}
 سجده من نبود جانب دیگر مسعود

نکتم سجده دگر سو که همین دین منست
 که ازو تیر اجل در دل مسکین منست
 تو یقین دانکه همین صورت خود بین منست
 هم ز الوان رخسار^{۱۲} قوت به تسکین منست
 خاک^{۱۳} در بستر و خون بر سر بالین منست
 وین نه روحیت که خود نعمت پیشین منست
 حور من حسن ویت و رخ او عین منست
 یک نگاری ز کف دست نگارین منست^{۱۴}
 هم ز یک خنده آن خسرو شیرین منست
 نقش او مردمک چشم جهان بین منست
 خم ابروی بتان قبله آئین منست^{۱۶}

۱- مصرع در ۱= ابروی بتان چو قبله دین است ۲- ۱= هر طاقی که بنی، ب= هر طاق بنی
 ۳- 'ب' این شعر ندارد ۴- ب= هوشدار ۵- 'ب' این شعر ندارد ۶- 'ج' این شعر و مقطع ندارد
 ۷- اوج= قبله آئین ۸- ب= ابروست، ج= ابروایت ۹- 'ا' این شعر ندارد ۱۰- ب= بتو نیست
 ۱۱- ب= هم زازل در رخسار ۱۲- منکه عارض گل رنگ، ب= تا که از عارض گلگونت جدا افتادیم، ج= من که از
 عارض گلگونش جدا افتادم ۱۳- اوج= خار ۱۴- ۱= ورخ او عین منست ۱۵- اوج= که خواهم زازل
 ۱۶- این مصرع نیز در مطلع آمده است

غزل نمبر: ۵۸

۱

تا یکی از خود فرو شو تا به بنی که خود کیست
چون الوهیت ندارد فی عبودیت را روز
آتش از عشق زن در خود که تا روشن شود
در زبان آتشین بشنو ، بیابی از شهاب
شرع می گوید که کشف راز کم گو چون کنم

آنکه از مابود پیدا می نما مه بود کیست
من نمی دانم که باشد عابد و معبود کیست
همچو تو پیدا و پنهان در بر این عود کیست
هفت گنبد برهمی ارد که آن از دود کیست
از زبانه اوهی گوید سخن مسعود کیست

غزل نمبر: ۵۹

الف

الغیث ای مایه جان الغیث
ماهه ^۲ بستیم لب از تفنگی
وه کجا آن شربت دیدار تو
ما زگریه غرق در خون گشته ایم
چشم بیمار مرا بیمار کرد
غزه شونی تو از راه اجل
از خدنگ ناوک مرغان تو
چون دو زلفت کرد سرگردان مرا
همچو گو از زخم چوگان فلک
پیش زلف تو در جانم فاد
باطناب زلف کش مسعود را

کفر زلفت برد ایمان الغیث
در لبانت آب حیوان الغیث
می کشد تلخی هجران الغیث
لعل تو پیوسته خندان الغیث
جز به لعل نیست درمان الغیث
می زند در دیده پیکان الغیث
رخها افتاد در جان الغیث
گردش گردون گردان الغیث
هر طرف گشتیم غلطان الغیث
رشته تن گشته بیجان الغیث
مانده است در جان زندان الغیث

۱- 'اوج' این غزل ندارند ۲- ۱= ماهمین بستیم ، ج= ماهی مردم

الف- این غزل برای ردیف 'ش' شعر تعاریفی ندارد

غزل نمبر: ۶۰

۱

وہ چه شیرینست از لب^۲ خوبان حدیث
سو سن رعنا کہ دارد وہ زبان
غنجہ را نطق از دہن ناید برون
دلبر من چون سخن گویان^۳ رسد
دودہ دیدہ بیرون آرم زچشم
م در جہان چون جان ہی دارند دوست
خوش نیاید نطق کس مسعود را
گرچہ با تلخی کنند ایشان حدیث
می کنند از لعل شان پنهان حدیث
تاشنیدہ از لب خندان حدیث
زندہ گردد مردہ غم زان حدیث
تا نویسم از سر مرگان حدیث
مردمان با این غزل با آن حدیث^۵
تاشنیدہ از لب جانان حدیث

غزل نمبر: ۶۱

اے کعبہ جمال نظر کن بسوی حاج الف
تیغ از برای قتل کشیدن چه حاجت
آن ماہ نوست بر سر خورشید نے فلک
دور از اشعاع مہر رخت ، ما بظلمتیم
بگرفت تا ولایت دل را خیال تو
عشقت بملک دل چو براید خسروی
آن خسروی کہ ملک فقیران بتاخت
عشقت نشسته در دل و غمها بزاد ازو
عالم ہمہ چو شیشہ صافست در سرشت
معشوق با جمال وجود قدیم ماست^۶
مسعود بک ز خویش بکلی جدا شد است

از ما تو فارغ^۶ و ہمہ را بر تو احتیاج
بی تیغ می کشند مرا ساعدان عاج
یا بر کلاه خسرو من شانده اند تاج
از نور خود بکلبہ تاریک من سراج
محنت شد است حاصل ہجران شدہ خراج
یا رب درین خرابہ چه پیدا شود رواج
بفروختہ بہ پشم کہن تاج با رواج^۷
آری ازین خیال ہمین بردہد بتاج
نور جمال تست کوکب دران زجاج
با خویش می کنم چو بدیدم کلو لجاج
شاید کہ با جمال رخت یابد امتزاج

۱۔ 'ب' این غزل ندارد ۲۔ وہ چه شیرین از لب ۳۔ اے گویا ۴۔ = در جہان چون جان دارد بدوست

۵۔ ج = مرد مایان این غزل یاران حدیث ۶۔ ج = ما از تو فارغ ۷۔ ج = دواج

۶۔ 'ا' این چہار اشعار ندارد آگاہی: "ا" غزلہای ردیف ج و خ ندارد و نیز ردیف 'ج' در نسخہای موجود نیست

الف۔ برای ردیف 'ج' شعر تعارفی موجود نیست

زجاج بشکن و سر مرا نمای سراج	شعاع روی تو مصباح و جان ماست زجاج
سواد زلف تو سرایت از شب معراج	بهر کشش شده جان را ازو علو دگر
که نغمه اش چو پرشد دروئه حلاج	ز سر او زده بیرون از مستی
که تاز نعل سمندت نهند بر سر تاج	بآرزو همه شاهان کنند سجده ترا
که پیر کعبه تویی و ملایکست همه حاج	طواف کعبه ذات شریف تو فرض است
بداده همچو شه بلخ ترک تاج و دواج	بهر دماغ که پیوسته بوی ساغر تو
که تا امیر نخواهد ازین خرابه خراج	خراب کن دل مارا به تیغ عیاری
که او غنیست ز آفاق و ما همه محتاج	نظر بسوی گدایان کجا بیندازد
که رفت عمر عزیزش بعاجزی و لجاج	گهی بلطف نظر کن بجانب مسعود

غزل نمبر: ۶۳

مگر زکوی تو آمد نسیم وقت صبح ۱ که زنده گشت زبوی لطیف تو^۲ ارواح
 دو چشم مست^۳ ندانم کرا ہی جوید که دامنست بگشت ای رفتی چون سیاح
 خمار^۴ از سرما کی فرود آرد می که در است چشیدم از سیویش راح
 فتاده کشتی قالب میان خشکی ماند چو پیل آن باشد چه سان برد ملاح
 ز زردی رخ ما وز سرخی رخ تو عجب دو رنگ فتاده برین عارض نقاح
 گشائی پرده ز رخسار خویش را وقت صبح^۵ که باده بارخ ساقی مبارکت صبح
 در خزانہ غیب است دل که با قفلست ز اسم اعظم حق کن برای او مفتاح
 دل شکستہ انسان ز جالبه است لطیف ز نور روی تو یابد درون آن مصباح
 ۶ فتوح روح چو باید زخنده ات مسعود زبان حال بگوید چو غنچه یا فتاح
 کشاده کار چو بردست اوست ای مسعود بتال هر سحر از شوق گوی یا فتاح

غزل نمبر: ۶۴

اگرچه شاید ما همچو یوسف است صبح ۷ ولیک از سر تا پا فتاده است لیلج
 بحسن طلعت او تا کشاده ایم نظر جمال صورت خوبان بچشم ماست قبیج
 خیال آن خم ابرو نشسته^۸ اندر چشم حضور اوست مراهم نماز^۹ و ہم تسبیح
 ۱۰ لبش بدم چو مسیح و خطش بچشم خضر که دیده است بیکجا مقیم خضر و مسیح
 سیاهی خط و خالش ملاحتی افزود سواد عارض او گر بیاض بود صبح
 کشان شدست دلم سوی گلشن جنت^{۱۲} مگر که از گل ریحان او رسید آن رخ
 غلام کیست که ملک دلم گرفت بحسن نشسته دعوی شاهی ہی کند تصریح
 فتاده اند شهیدان بغمزه^{۱۳} چشمش چو مای و ملخ افتد بته جمله ذبح
 ۱۴ بماند گنگ که مسعود نطق دایم داشت چو بته جذبه عشقش زبان عقل و فصیح

۱- 'این غزل ندارد ۲- ب= ابروان ۳ ج= نیاز ۴ ج= خمار ۵ ج= صبح

۶- 'ج' این شعر ندارد پس درین نسخه این مقطع مختلف است ۷- 'این غزل ندارد ۸- 'ب' ابروان

۹- ج= نیاز ۱۰- 'ب' مصرع= لبش چو مسیح است و خط چو چشمه خضر ۱۱- ب= بهم دو خضر و مسیح

۱۲- ب= خمیس ۱۳- ب= بغمزه ات مسعود، آگاهی درنخوب این شعر مقطع است ولی در 'ج' مقطع متاخری آید و آن

شعر در 'ب' موجود نیست ۱۴- 'ب' این شعر ندارد آگاهی: 'غزلهای ردیف 'ج' و 'خ' ندارد

غزل نمبر: ۶۵

حیات تست ز نقش تو غافل از نفاخ ۱ نشسته ای خوش و خرم^۲ میان خانہ^۳ کاخ
 بگور تنگ نظر کن کہ رفتی ست درون
 چه سود گرچه طبعی دوا کند ز برون
 بہشت عالم جانت دتی کشکی
 ز محرمیش بر آمد انا الحق از منصور^۶
 ۷ چه بایت چو مہیا ز میوہ در بہستان
 ز اسم و رسم برون آئی زود ای مسعود
 براہ فحہ نظر کن کہ توئی نفاخ

غزل نمبر: ۶۶

جدا شد تا ازان دیدار فرخ ۸ بگردد دیدہ از سودا ش ہر رخ
 چہ چشمست آنکہ غمزہ او
 ہمہ تن گوش گشتم تا شنیدم
 مرا گر طعنہ زد عالم عجب نیست
 اگر چہ نفس و زن را بند کرد ست
 بہر رخ اوست حسن و بہر تنی جان
 نہ توحید است این نکتہ کہ گفتم
 چہ فرخ ساعتی باشد کہ مسعود
 ۹ رسد در سنیہ عشاق تا --- رخ
 نہان بی صوت زان دیدار پاخ
 کہ عقل و عشق را باشد چنانچہ
 کند شہ مات چون بکھاید آن رخ
 مہنداری تو این نکتہ تناخ
 بدانند ہر کہ سوزد باکہ چون رخ^{۱۰}
 بہ بیند در رخ آن فرخ

۱۔ 'اوج' این غزل ندارند ۲۔ ب = کرم خورده ۳۔ ب = خورم ۴۔ ج = دلم
 ۵۔ ج = دانش ۶۔ صوفی بزرگی کہ نعرہ انا الحق (من حق ہستم) زد پس اورا ہمدار آویختند
 ۷۔ مصرع در ب = بتا بش نظر اوست پیچگی دلت ۸۔ 'اوج' این غزل ندارند ۹۔ کرم خورده
 ۱۰۔ ناخوانان

غزل نمبر: ۶۷

ازلبت گشت لعل کان منسوخ	۱	وز رخت ماه آسمان منسوخ
حسن رویت چو آشکارا شد		حسن یوسف شد از جهان منسوخ
گرد لعلت دمید چون خط سبز		خضر باچشمه شد روان منسوخ
نقش تو چو نبشت کلک قضا		گشت نقش همه بتان منسوخ
آیت عشق چون نازل شد		آیت عقل شد زشان منسوخ
چشم تو معجز است کز سر حسن		می کند سحر ساحران منسوخ
کرد مسعود چون سخن آغاز		گشت اشعار شاعران منسوخ

غزل نمبر: ۶۸

ترا از برگ گل کان سبز تر شد	۲	رقم از مشک بر لوح قمر شد
خبر از خوبی تو چون توان داد		کسی کو دید حسنت، پیخبر شد
زخوبان فتنه بودست هر سو		چو تو بر خاستی شوری دگر شد
برویت دوده خط از کجا خاست		مگر از آه من درمه اثر شد ^۳ ق
غبار کوی تو تا از صبا خاست		دو چشم باد پیمائی سحر شد
ق فراهم ^۲ داشت این روزگاری		ز آسیب غمت زیر و زبر شد
خطش کحلی بعین اندر بصر داد		ازان مسعود بک صاحب نظر شد

غزل نمبر: ۶۹

برسا بنان حسن قضا بر سمن گلند ۱ ماه شب چهار ده آورد در کند
 آن شاه زنگ بار که در ملک روم بود زان لشکر جش ز قضا شد حصار بند
 سبزہ دمید گرد لب چشمہ حیات یا مشک غالیست کہ بر برگ گل گلند
 در ماه سنبل آمد و عقرب در آفتاب در طالعش ستاره شناسان همه کند
 چون یافته کند سیاه از دو زلف خویش دلہای خویش گشت بہر خانہ پای بند^۲
 دزدید دل من لب^۳، ای شوخ دزدرا خواہم گرفت ورنہ برای خدا بخند
 تار^۴ کہ ہست در قد بالای تو کجاست با آنکہ سرو راست^۵ شد، و نخل شد بلند
 بنمائی رخ خویش کہ تا زندہ پیش تو سوزم وجود خویش بسازم ہمہ سپند
 مسعود مرد اوست کہ سوزد وجود خویش آنانکہ نیستند چنین کمتر از زن اند

غزل نمبر: ۷۰

خط سبزگون چون گرد آن لب شد روز امید عاشقان شب شد
 آفتابی^۱ دو قوس سنبلہ زاد قوس از ہر دو گشت عقرب شد
 سبزہ^۲ چون بگرد لعل برست مشک با برگ گل مرکب شد
 خون من آب شد ز غیرت آن باتو ساغر کہ دی لبالب شد
 عشق چون^۳ آتشی بجان در زد تن بلرزید موبہو تب^۴ شد
 بوی زلفت چو یافت ادم صبح مرغ جانم ز بند قالب شد
 چشم ازدیدنت چرا بندم دیدہ بازی مرا چو مذہب شد
 قصہ عشق ہیچنان باقی دفتر اولین مرتب شد
 ۱۰ اختر سعد طالع مسعود خاست از حسن ماہ نخب شد

۱- 'ب' این غزل ندارد ۲- ج= بہر سوی پای بند ۳- ج= دزدید دل ز پیش لب شوخ
 ۴- ج= تاریک ۵- ج= آہنگ سرو راست ۶- ب= آفتاب ۷- ا= سبزہ ات
 ۸- اوج= عشق تو ۹- اوج= تن مگر موبہو ہمہ تب شد ۱۰- ج= اختر سعد و طالع مسعود

غزل نمبر: ۷۱

ہر گہ کہ صبا از رخ آن سیمین آید^۱ روجی^۲ دگر اندر تن مجروح من آید
 سر گشتہ آن باد دل ہیفتہ من کز سلسلہ زلف شکن بر شکن آید
 گر غنچہ دران لعل شکر ریز تو بیند از حسرت آن آب درون دہن آید
 از رشک شود خون چون سوی لالہ^۳ بہ بنی وز شرم شود زرد چو بیش سخن آید
 پراہن یوسف برسایند برین بسیر تادر بصرم نور ازان پراہن آید
 گر زگس و گل بر رخ زیبای تو بیند ہر صبح برون، جامہ دران از چمن آید
 با او مگر آن شمع جہان سوز بسازد مسعود چو پروانہ پی سوختن آید

غزل نمبر: ۷۲

میان بوستان روزی اگر آن دل ربا باشد صبا برگرد سرگردد و سمن در زیر پا باشد
 بہارست و شراب و شاہد و گلرنگ بر زانو درین ایام خوش ساقی مبارکبادا باشد
 ز بلبل نالہ می خیزد کہ گل از چشم غائب شد^۴ نسیم از باغ می پرسد نوائی بی نوا باشد
 زندہ بردیدہ ام تیری چو آن ترک خطای من پنجم^۵ نا^۶ صواب آید اگر کلک خطا باشد
 چو چشم مست او خنجر کشد از بہر مشتاقان کسی کو پای پس آرد مر اورا سر کجا باشد
 من از باد صبا ہر صبح وصل یار می جویم^۷ نباشد ناپسند کاری کہ برباد ہوا باشد
 درایم گر پنجم او کند دنبال از شوخی ندارد تیم آن مردم کہ در عین بلا باشد
 ۹ | توئی در عیش و در عشرت منم در نالہ و زاری میان دوستان جای روا این ماجرا باشد
 ۱۰ | چہ^۸ می پرسی کہ ای مسعود بک چونی ز ہجر من چگونہ باشد کہ او از یار پیوستہ جدا باشد

۱- اوب= آمد ۲- روح ۳- ج= لعل ۴- ج= شد غائب

۵- اوج= بزد ۶- ج= پنجم ما ۷- ب= این شعر ندارد ۸- اوب= می حسم

۹- ب= این اشعار و مقطع ندارد ۱۰- ا= چو

غزل نمبر: ۷۳

چو درمیان باغ زکویت صبا رود ۱ در هر طرف زنگس کل چشمها رود
 آب حیات من که بجانست^۲ جای او گردد روان دو دیده چو از چشم ما رود
 در چشم شوخ تو که تواند در آمدن زهره کراست آن که بعین بلارود
 هر دیده خیال تو می رفت و می گذشت آمد میان چشم من اکنون کجا رود
 گرد سمند تو چو بر آید بر آسمان در چشم روشن فلک توتیا رود
 من غرق آبدیده تو مست و خراب می دایم میان ما و تو این ماجرا رود
 هر کس میان باغ به بیند جمال گل مسعود بک به دیدن صنع خدا رود

غزل نمبر: ۷۴

ای شاه بهار است بکن در چمن ستاد^۳ ۳ کز لاله و سروست ترا بنده و آزاد
 از شرم رخت کرد رخ خولش سمن زار^۵ ق چون دید بر رخسار تو آن پنجه شمشاد
 سون همه گشتت زبان از سر حسرت تادر دهنش ذکر لب تو شده اوراد
 چشم گل خیره شده خیره زهوایت بی آب و گل کوزه و سنبل شده برباد
 در چشم بنفشه چو خط سبز تو^۶ آمد رخ کرد کبود و برش خاک بیفتاد
 کز کرده کله لاله^۷ دم از حسن می زد باد سحر اندر سر کوی تو سرش داد^۸
 بر روی گل ای شوخ^۹ کجا چشم گشاید گر دیده زنگس شود از حسن تو آباد
 کرده رخ لعل تو بهر دیده خود چشم چون باد صبا پرده ز رخسار تو بکشاد
 پر آب شده هر دهن غنچه ز حسرت چون آن لب شرین تو از^{۱۰} خنده بگل زاد
 ریحانست دو رخسار تو و آن زلف تازی کز باد هوا میش شده در باغ در افتاد
 سروی و صنوبر زرخ و قد تو ای شاه اندر صف گلزار شده سرکش و برباد
 نیلوفر رعناست مگر چشم تو ای شوخ کان زنگی گردان سیم را شده صیاد
 مسعود چو در چادر صد برگ رخ اوست پیوسته خزان از رخ رنگینش جدا باد

۱- 'ب' این غزل ندارد ۲- ۱=بجانب ۳- 'ب' این غزل ندارد ۴- ۱=استاد

۵- در هر دو نسخه = زرد ۶- ج = خط سبز نو ۷- ج = گل لاله ۸- ج = باد سحر آمد ز کوی تو سرداد

۹- ۱ = گل شوخ ۱۰- ج "از" ندارد

غزل نمبر: ۷۵

لالہ رخسار من از حسن چو در صحرا^۲ شد ۱ دیدہ در عارض او ز گس گل پینا شد ۳
 سرو آزاد کہ در باغ سرافرازی بود دیدہ چون قامت او^۴ بندہ آن بالا شد
 لالہ زان حسن چو ز دلاف ازان شد در باغ خند ہا کرد گل و ہر طرفی لالا شد
 در کمان گوشہ ابروی تو زانغت نہان کہ ہم از بہر جگر خوردن^۵ ما پیدا شد
 بر شعاع نظر چشمہ خورشید رخت ہچو نیلوفر دریا نظرم بالا شد
 چشم تاریک من از پرتو تو^۶ روشن شد مگر ای ماہ رخت عکس ید بیضا شد^۷
 کار مسعود کہ در وعدہ فردا بود است روی نمودی و حاصل غرض فردا شد

غزل نمبر: ۷۶

ز گس جادوش چون در ساحری استاد شد کفر در عالم گرفت اسلام بی بنیاد شد
 پیش او یکپا ستادہ چون غلامی کرد سرو گشت سرسبز و بلند و سرکش و آزاد شد
 چشم من از رشک کردہ خانہ خود را خراب دیدہای مردمان زان چشم چون آباد شد
 مرغ جان دایم کہ گردد صید در کیسوی تو دانہ خالش بلا در دام آن صیاد شد
 چشم او خنجر کشید و سوی من دنبالہ کرد مردمان خانہ گرفت و ہر طرف فریاد شد
 ای بسا دل^۸ کز سر سودای تو برباد داد زلف پیچانش چو از باد صبا برباد شد
 کرد شاگردی سعدی در غزل مسعود بک برہمہ اہل سخن در شاعری^۹ استاد شد



۱۔ 'ب' = این غزل ندارد ۲۔ ج = سحر ۳۔ مصرع در آ دیدہ در عارض انور کی گل پینا شد

۴۔ = قالب تو ۵۔ ج = کہ بہر از جگر خوردن ۶۔ ا = او ۷۔ = پرتو آن بیضا شد

۸۔ او ج = سر ۹۔ ج = ساحری

9194-7616

غزل نمبر: ۷۷

ق شاه من^۱ در شب تاریک چو مه می گردد
مردانرا بت آن چشم نخواهد کشتن
کفر زلفش^۲ که سوادیت ازو در هر چشم
گشت این^۳ دیده که از دیدن رولش محروم
می کند چشم تو دنبال چو برمن از حسن
یار خود را چون همی بینم با اغیارش
می رسد شادی وصلش چو^۴ بسوی مسعود

گرد برگرد کواکب چو سپه می گردد
خنجر غمزه کشید است و تبه می گردد
به هوایش صلحا ز اهل گنه می گردد
روی از ماتم آن کرده سیه می گردد
حلقهای سر زلف تو پنه می گردد
در هجران که یکی بود به ده می گردد
غم او اگر چه چو کوپست چو که می گردد

غزل نمبر: ۷۸

اگر تو روی نمائی نظر روان گردد
چو تیر غمزه کشائی ز گوشه ابرو
مشاط گیسوی پیمان تو چو شانه زند
چو باد صبح گهی پیش مردمان آید^۵
۱۰ چو پای تو سن تو بر سر فلک نهند
برای سود ز سودای تو نیابم باز
زشت رفت چو تیر او بخانه کی آید
ز صد کی نتوان گفت وصف رخسارت
خیال روی تو در چشم هر که بنشیند
درون صحن^۶ خرامی تو با کرشمه و ناز
نشان روی تو گم شد ز دیده مسعود

وگر تو لب بکشائی^۷ شکر چکان گردد
دل و دو دیده مردم سپروان گردد^۸
هران شکن که کشاید دلی کشان گردد
بزیر هر پلکی^۹ چشمها روان گردد
سبک شود فلک و سم او گران گردد
اگر مایه عمرم همه زبان گردد
اگر چه قائم چو آرزو کمان گردد
اگر چه بر سر^{۱۰} هر موی من صد زبان گردد
چو طاق ابروی تو در جهان نشان گردد
ز شرم روی تو خورشید و مه نهان گردد
سیاه روی^{۱۱} شده هر طرف ازان گردد

۱- در هر سه نسخه من ۲- ۱= کفر زلف که ۳- ۱= گشته ۴- ۱= چه ۵- ب= نقاب کشائی

۶- ب= بسر روان گردد ۷- 'ج' این شعر ندارد ۸- اوج= بگذر ۹- اوج= که تاز هر پلکی

۱۰- 'ا' این شعر ندارد ۱۱- ب= تن ۱۲- ۱= شهر ۱۳- ب= سیاه روده

غزل نمبر: ۷۹

دل خراب چو معمور از^۱ ان صنم گردد
 چو وصف سبزی لعلش بخامه بنویسم
 قد بلند تو در دلبری و عیاری
 تومی روی و دل عاشقان بدنبالت
 فروزت در دلم آتش زسوز عشق چه باک
 خیال روی تو در دل نشست بس عجیبت
 زبهر روی تو هر صبح چون گل نرگس
 زعیش خالی و پر از بلا و غم گردد
 روان زلذت آن فی^۲ شکر قلم گردد
 چنان بخاست که اندر جهان علم گردد
 چنانکه در عقب خروان خشم گردد
 ز چشم گرچه رود آب^۳ نور کم گردد
 چگونه عرش خدا کرسی صنم گردد
 چکان ز دیده مسعود بک چو نم گردد^۴ ق

غزل نمبر: ۸۰

اگر آن سرو روان جانب گلزار آید
 نرگس باغ گر آن ناز مصور بیند
 گر بگوید سخن با دهن غنچه زحسن^۴
 گرداند ملک این نکته بلوح خاک است
 او نهانست ازان صورت عالم پیدا است
 با وجودش نتواند که وجودی باشد
 بی جمالش نتوان دید گلستان بهشت
 یار با یار چو در خلوت^۵ دل بنشیند
 چون کشاید سرگیسولیش نسیم سحری
 هر کرا باسر زلفش سروکاری افتاد
 کفر زلفش دل مسعود ازان بگزید است
 هر درختی که ستادست برقرار آید
 سولیش از غیب خطاب^۵ اولوالابصار^۶ آید
 گل زبان یابد و در حال بگفتار آید
 ۸ از فلک چرخ زنان دایره کردار آید
 ۹ در نظر هیچ نماند^۷ چو بیدار آید
 گردد اشیا همه مستور چو ستار آید
 که خزان باشد نوروز که بی یار آید
 گرچه جانست دران لحظه هم اغیار آید
 عالمی^۸ در خم هر موی گرفتار آید
 منکر از دین شود و داخل کفار آید
 تا بهر موی ازان رشته زنار آید

۱- ج "از" ندارد ۲- ب = لب ۳- ب = آب و نور ۴- ا = مسعود بک چو نم گردد، ب = مسعود خون

بهم گردد، ج = مسعود بک خونم گردد ۵- ب = خطابش ۶- ج = اولی الابصار ۷- ب = زیون

۸- دُرُب، مصرع ثانی در شعر مابعد آمده است ۹- دُرُب، مصرع شعر ماقبل آمده است ۱۰- ج = نماید

۱۱- ب = خود از خلوت ۱۲- ج = عالم

غزل نمبر: ۸۱

آتش عشق چون بدید^۱ شود همه آفاق تا پدید شود
 ۱۱ بایزید است نفس بازی کش ورکشی نفس با یزید شود^۲
 گر گدازی چو قرص مه همه تن دم بدم نور دل مزید شود
 ور بباشی چو مهر در تب و تاب^۳ عالمی از تو مستفید شود
 یابد او عمر جاودان از دوست هر که از غمزه اش شهید شود
 پاک از نفس نیست کفن دل پاک از سگی بحر^۴ کی پلید شود
 ۵ او قریبست از رگ گردن بستم خلق ازو بعید شود
 همه تن چشم شود چو گل زگس تا بهر دیده دوست دید شود
 نفس شریست که ابوالخیر است تو دران کوش^۶ بو سعید شود^{۱۲}
 هر که بشناخته معیشت دوست از خود و از جهان فرید شود
 چتر وحدت کلاه مسعود است بخت اورا ازان مزید شود

غزل نمبر: ۸۲

بترحم نظری جانب ما خواهی کرد ۷ لیک این نازدر تست کجا خواهی کرد
 تو که زه کرده ای از ناز کمان ابرو هدف تیر بلا باز کرا خواهی کرد
 وقت صحبت مشو برسر بام ای خورشید که نماز همه اصحاب قضا خواهی کرد
 ۸ وقت سحر است مکن جلوه دهی بر ابران که صیام همه عباد قضا خواهی کرد
 صید فتراک خودم ساختی، می ترسم^۹ لاغرم نیک^{۱۰} مرا بسته رها خواهی کرد
 خاک میدان تو دلهاست عنان سست مده ترک من قلب زمین است خطا خواهی کرد
 حسن راه قاعده چو راست بجای دانم با که کردی که بمسعود وفا خواهی کرد

۱- ب=وچ=پدید ۲- مصرع در اوج=تا حسن مثل بایزید شود ۳- اوج=تف و تاب

۴- ج=پچه ۵- اشاره بآیه قرآن "نحن اقرب من جبل الوردید" ۶- اوج=وزر کوش

۷- 'ب' این غزل ندارد ۸- 'ا' این شعر ندارد ۹- ج=ساختی وی ترسم

۱۰- در هر دو نسخه=لیک ۱۱، ۱۲- صوفی بزرگان

غزل نمبر: ۸۳

۱

شب را چگونه مردم دیده پلک زند
دلها برای نقل لبانت شراب خوار
آزما که انتظار بتی دیده باز کرد
عاشق بیاد دوست برارد اگر نفس
باد صبا سموم شود بهر عاشقان
کان غمزه در دل از مژه هر دم نمک^۲ زند
غمزه کباب سازد و خنده نمک زند
هرگز گمان مبر که پلک بر پلک زند
خیزد قیامتی که فلک بر فلک زند
هر صبح آه گرم که مسعود بک زند

غزل نمبر: ۸۴

بکشا در میخانه که متان برسیدند
خمار نهان گشت در میکده شد باز
آن باده چنان کرده اثر در دل ایشان
دیدند چو در باده لب لعل دلآرام
آن لب بگرفتند و بلب^۳ مست بمانند
عکس ز لبش در دل ایشان چو بینداد
از باده آن لعل صفا یافته چون دل
بگرفت همه ملک دل از حسن چو معشوق
معشوق شده عاشق و عاشق شده معشوق
از کرده^۴ می^۳ از همه آفاق بریدند
ایشان همه بی خویش شده باده کشیدند
کشتند همه می بقدرج باز چکیدند
از بتکده و کعبه همه پای کشیدند
تا آنکه بکلی همه از خویش رهیدند
سرگشته شده در طلب آن^۵ بدویدند
در دل رخ معشوق همه عین بدیدند
عاشق ز میان^۶ رفت بمعشوق رسیدند
مسعود نمائنده زمیان^۶ پرده دریدند

۱- 'ب' این غزل ندارد ۲- در هر دو نسخه = کلک ۳- اوب = از کوه می ۴- = لب

۵- = در طلب آید ۶- ب = بمیان

غزل نمبر: ۸۵

اسرار الہی را از روح من آموزید انوار سائی را از نور من افروزید
 رندان خراباتی و مستان منا جاتی آیند همه بر من رندی زمن آموزید
 من رند دعا بازم در عشق سر افزام در مجلس من آیید^۱ از مست دل آویزید
 چون شمع شده جانم از نور خدا تابان گردید بگردن پروانه صفت سوزید
 در صورت من کشتست معنی قدم ظاہر ق بید^۲ همه رویم چشم از همه بردوزید
 بیرون و درون من از دوست^۳ شده روشن بر من نرسید ہرگز تادر شب و در روزید
 مسعود مرا خواندن خود عین^۴ خطابا شد در ذکر خدا باشید لب از همه بردوزید

غزل نمبر: ۸۶

باز دل ما^۵ کشان سوی خرابات شد از نظر ما نہان کوی مناجات شد
 فارغ و محروم بود دل ز خیالات عشق از لب او جرعه خورد باز بحالات شد
 زاہد سجاده نشین دید چو در حال ما^۶ توبہ طامات کرد سوی خرابات شد
 ☆ از لب نوشین او خورد چو جان جرعه علم لدجی^۷ ما جملہ خرافات شد
 کرد چو آن می اثر در دل و در جان ما زہد چہل سالہ ام جملہ بہ ہیہات^۸ شد
 مست می عشق شد چون دل شوریدہ ام^۹ دعوی تقوی برفت و لاف کرامات شد
 از رخ تابان او نور در آمد^{۱۰} بجان شام گناہان ما^{۱۱} صبح^{۱۲} عبادات شد
 شاہد جان رخ نمود بند زفرزین ربود پیل ہوارا گلند شاہ عدم مات شد
 رفت ز مسعود بک جملہ صفات بشر او چو از ان^{۱۳} ذات بود باز همان ذات شد



۱- ج= آیند ۲- در ہر نہ نسخہ= بینند ۳- ب= از دوست ۴- ج= محض
 ۵- ا= من ۶- ا= جان لا جرم ۷- مصرع در ا= علم لدنی ما جملہ خرابات شد، این مصرع در
 'بوج' در شعر مابعد آمدہ است و نیز در 'ا' در شعر مابعد مکرر است ۸- ا= محبوبہ ہیہات شد
 ۹- مصرع در 'ب' = مست کہ از بوی عشق شد دل شوریدہ ام ۱۰- ا= در آید، ج= بر آمد
 ۱۱- ج= او ۱۲- ب= جملہ ۱۳- ا= او کہ همان
 ☆ مصرع در 'ج' = از لب نوشین او خورد و ہر دو ہاں لا جرم، این مصرع در 'ا' موجود نیست

غزل نمبر: ۸۷

دل بارِ دگر سوی خرابات خرامید
سجادہ گرو کرد و ستد بادہ زخمار
شد جانم از ان مست^۱ چنان جانب صحرا
در حلقہٴ مستان شدہ رفتہ بخرابات
چون پیر خرابات درو دید خرابی^۲
گفتا کہ توئی طالب، مطلوب چہ جوئی
بشدید چو ازوی سختی چند از اسرار
شد شاد چنان زان سخنان طرب انگیز
بر بست نظر از خود و از خلق زمستی
مسعود شدہ نام مسکی شدہ دلداری

در جان ہوس شاہد میخوارہ بختبید
دستار فلکند از سر و زنا بہ پیچید
کز مستی او انجم و افلاک بغلطید
از پیر خرابات چو بیخود شدہ پرسید^۳
بروی سخن چند ز^۴ اسرار تروید
از وہم دوئی جان تو دل را بخراشید
از خرمی آن چو لب غنچہ بختبید
پرواز گرفت از خود و در خویش بگنجید
در حضرت لاهوت شدہ بیہوش خرامید
آن سر ز اغیار بدین^۵ نام پوشید

غزل نمبر: ۸۸

گل خندان من ہر گہ کہ از پردہ برون آید^۶
ہر آن سروی کہ در بستان نشان قد او دارد^۷
گل از پردہ برون افتد برای دیدن رویش
ز گریہ ہر سحر سازم کنار آسمان پر خون
بکن یک خندہ شیرین کہ تا پشت کم زاری
اگر بی روی تو جانان شی این دید^۸ آسودست
مرا گوئی برو از من و گرنہ کشتہ خواہی شد
اگر چہ کردہ است سحری میان شاعران ہر کس
غزل مسعود بک گفتہ بہر لفظی است معنیہا

ز عکس عارضش در باغ از ہر خار گل زاید
دہم از دیدہ آب اورا کہ تا ہر دم بالاید
بحسن آن گل عذار من چورخ از پردہ بکشاید
مگر صبح وصال او بیکدم روی نماید^۹ ق
بختد گل چو در بستان ز بلبل نالہ خویش آید
ز گلزار وصال تو شی^{۱۰} چشم نیاساید
بجہ اللہ بکش جانان کہ مارا خوش ہمین باید^{۱۱} ق
غزلہایم کراماتست بہ پیشش سحر کی باید
سخن زاینده است اورا بکاری تا چنان زاید^{۱۲}

۱۔ ب=شد جامہ در آن مست ۲۔ اوچ=مصرع "از پیر خرابات شدہ پیر پرسید" ۳۔ اوچ=خرابست

۴۔ اوچ=در ۵۔ ب=برین ۶۔ ب=آمد ۷۔ ب=قد دل ربا دارد ۸۔ ب=چو از رخ پردہ

۹۔ در ہر سہ "نماید" ۱۰۔ "این شعر ندارد ۱۱۔ ب=آن پردہ ۱۲۔ ج=گمی ۱۳۔ در ہر سہ=خود ہی باید

۱۴۔ ج=گر چہ آید

غزل نمبر: ۸۹

آن ماه چو در طالع^۱ مسعود بر آید
 سرّیست دران عید خفی گر شود آن کشف
 شناس ایاز است که از مکر و فریبی
 گر دیو من از دیدش اسلام نیارد
 آن کس که شود غرق بدریای غم او
 ملکی که درو تخت گه خسرو جانست
 از شوق قدم سوز وجود حدثانرا
 گر بود وجود از حدثان پاک بسوزی
 این دیو که ملک نشست است بکش زود
 گربت شکنی و نپرستی نه و خورشید
 از کعبه دل دور کنی گر تو بتانرا
 رو در عرب روح اگر طالب اوئی
 گر سایه مودود برفت از سر خلقی
 چون ماهی دل را بشگانی زمیانه^۲
 آن نور بر آدم که تجلی شده بودست

بودی که هما اوست ز نابود بر آید
 بی شبه نمود صورت معبود بر آید
 ۲ هر بار کشد صورت محمود بر آید
 چندانش بگویم که ازو درد بر آید
 هم عاقبت ازوی خوش و خوشنود بر آید
 حیف است که از اماره مردود بر آید
خواهی که اگر^۳ بوی ازین عود بر آید
 نوری که قدیمست ازان بود بر آید
 تا باز سلیمان بن داود بر آید ۵
 از پرده^۴ دل پیکر مسجود بر آید
 حاجات روا گردد و مقصود بر آید
 زیرا که محمد ز عرب زود بر آید
 در صورت من سایه مودود بر آید
 هم یونس و هم صالح و هم هود بر آید ۶
 این بار هم از طالع مسعود بر آید

۱- ب=طالع ۲- مصرع در'ب'=هوی کند و صورت معبود بر آید ۳- =خواهی اگر آن

۴- ب=برمیانه، ج=زبطانه ۵، ۶- 'اوج' این اشعار ندارند

غزل نمبر: ۹۰

امروز درین خرقه^۱ تن^۱ یار برآمد
 ای مطرب خوشگوئی بزن چنگ بیکبار^۲
 عکس ز رخس بر چمن دل چو بینتاد
 از بس که یکی گشت دو چشم بخیا^۳ش
 چون صورت او در دل و در دیده نشسته
 آن شاہد جان کز ہمہ آفاق نہان بود
 ہر زاہد مغرور^۴ کہ بوئی زلبش یافت
 ۵ در دیر مغانم گذر افتاد ز مستی
 ۶ شد بحر حقیقت دلم از جوش بزد موج
 ہر عالم و عابد کہ شدہ محرم آن راز^۵
 گر صورت عطار نہان شد ز خلایق
 ۹ آن مشغلہ غیب کز خلق نہان بود
 مسعود ہمہ اوست چہ اغیار و چہ اغیار
 خورشید حقیقت شب تار برآمد
 ہم یار بچنگ آمد وہم کار^۳ برآمد
 صد دستہ گل از سر ہر خار برآمد
 ہر چار طرف صورت دلدار برآمد
 از پیش نظر پردہ پندار برآمد
 برق زرخ افگند و بازار برآمد
 مدہوش شدہ بر در خمار برآمد
 در ہر صنمش صورت دیار برآمد
 ہر جا کہ دری بود بیکبار برآمد
 بر بست چو مغ رشتہ ز نار برآمد
 در صورت من معنی^۶ عطار برآمد
 امروز ازین^۷ روزن اسرار برآمد
 تا آنکہ رخس صورت اغیار برآمد

-
- ۱- ب وج=من ۲- ب=درین چنگ سبکبار ۳- ج=کام، ا=در
 ۴- ج=معروف ۵- شعر در 'ا' در دیر مغانم از جوش بزد موج ہر جا کہ دری بود بیکبار برآمد
 ۶- 'اوب' این شعر ندارند، ولی مصرع ثانی در 'ا' در شعر ماقبل آمدہ است ۷- ب="مصرع" ہر عالم
 وزاہد کہ شدہ واقف این راز ۸- ب=در صورت و در معنی ۹- اوج="مصرع"=ہر مشغلہ کز
 نظر خلق نہان بود ۱۰- امروز درین

غزل نمبر: ۹۱

غلام کیست کہ مارا^۱ غلام می سازد
 بہ پیش چشم^۲ چو لعبت^۳ کنان ہی آید^۴
 اگر بخندہ در آید کہ غنچہ را^۵ بیند
 میان باغ علم شد چو سرو درخوبی
 بیک کرشمہ برد دین ز مردمان آن شوخ
 جوان و مست^۶ جمال خودست آن خودبین^۸
 ۹ روان ز چشم کشیدیم مردک بیرون

غزل نمبر: ۹۲

از غنچہ گل پرسم کو پارہ جگر دارد
 من شکل قدش جویم کو حسن دگر دارد
 از جان و دل و دیدہ در پیش^{۱۰} سپر دارد
 در لالہ نہد مشک^{۱۱} در غنچہ شکر دارد
 بگر زخماری آن در دیدہ اثر دارد
 کان قبلہ ابرورا در پیش نظر دارد
 من خاک رہ آن کو، کان شوخ گذر دارد
 یارب گہ ز درد من آن یار خبر دارد
 با آنکہ درین بستان سرویت بہر سوی
 بر ہر کہ رسد تیری از گوشہ ابرویت
 سحریت لب لعلت وان سبز خطی برون
 چشمت کہ ز عیاری خون دل ما خورده
 در عین نمازست او در مستی و ہشیاری^{۱۲}
 مسعود بک از زاری با باد^{۱۳} ہی گوید

۱- غلام کیست مارا ۲- ج= یار ۳- ا= لعبت، ب= لعلت ۴- ہی آید
 ۵- اُرأ ندارد ۶- اگر غمزہ و ابروی، ج= اگر غمزہ و ابرون ۷- ب= است مست
 ۸- اوج= خودبین او ۹- مصرع در ا= روان ز چشم کند ہر دو مردک بیرون، ج= روان ز چشم کند ہر
 مردک بیرون ۱۰- ب= ہوشیاری ۱۱- مشک ۱۲- ب= ہوشیاری ۱۳- ب= بر باد

غزل نمبر: ۹۳

آمد بهار، بوی از سوی یار ناید^۱ ۲ گلبا شکفت و آن گل اندر کنار ناید
 ای دوست نقش رویت در دیده چون بدارم^۳ بر آب هیچ نقشی چون برقرار ناید
 گر اختیار کردم خم زلف تو چه خندی^۴ ۵ بکمند زلف خوبان که باختیار ناید
 در دیده باز کرده ره وصل او بجستم بنظر اگر چه کردی هم ازان سوار ناید
 مرثگان چشم شوخ همه تیرهای حسند ۶ نه دست آن ز زخمش که برو فگار ناید
 بدو رخ زخون دیده همه شب نگار بستم بخيال من و لیکن گهی آن نگار ناید
 مسعود بک ز زلفش دل کی خلاص یابد که زبندیان زلفش یکی از هزار ناید

غزل نمبر: ۹۴

صبا^۱ چو راه بران جعدنیم تاب کند بظلم خانه عشاق را خراب کند
 چو من از قبله ابروی او جداماندم^۲ نماز را چه^۳ گزارم که مستجاب کند
 ز چشم ما که برفت او گهی نیاسودم کسی غرق بخونست چگونه خواب کند
 لبش بخنده بریزد بهر طرف نمکی^۴ بیک کرشمه هزاران جگر کباب کند
 بوقت مردنم آید چو مست خو کرده مرا بخنده میان گل و گلاب کند
 خیال روی بهشتی^۵ رخی همی میرم میان گور فرشته کرا عذاب کند
 چون آن نگار ز مسعود بک کنار گرفت دو دیده را از هوایش کنار آب کند

۱- ب=ج=نامد ۲- مصرع در'ب= گلبا شکفته زان لب اندر کنار ناید ۳- در هر سه نسخه=ندارم

۴- ب=چ=دادی ۵- مصرع در'ب= یکتا زلف خوبان بی اختیار آمد

۶- مصرع در'ب= نند در دست زخمش که برو فگار نامد، آگاهی: ردیف در'ب= نامد ۷- ب=صلا

۸- ج=تو ۹- ج=نماز اگر چه ۱۰- ج=زخنده بریزد چو هر طرف نمکی ۱۱- ج=بمستی

غزل نمبر: ۹۵

ای ز رویت تازگی^۱ در روی گل آید پدید
 من همی مردم ز تلخی غم هجران تو
 حسن قدت تا که اندر دیده مردم نشست
 ۲ تا نهال قاحت نو خاسته در باغ حسن
 ز گس جادوی تو چون ساحری آغاز کرد
 می کشد دل باز سوی حلقه کیسوی تو
 ما خم ابروی تو بنیم و خلقی ماه نو
 حاجیان در کعبه پیوستند و مانند از سفر^۵
 عید را قربانی باید بکشد از دست خویش

چون قدت سرو خرامان در همه بستان که دید
 لیک لعل شکرینت در تنم روجی دمید
 چشمها از وی روان شد هر طرف چندان چکید
 ای بسا قامت که از سودای او هر سو خمید
 مردمان گفتند کامد معجزی^۳ دیگر پدید
 در مشام جان مگر از زلف تو بوی رسید
 عاشقان از دوست خورم عاقلان^۴ از روز عید
 من براه دوست پویانم که کس پایان ندید^۶
 پیش تو مسعود بک دل بهر قربانی^۸ کشید

غزل نمبر: ۹۶

باز این دل مجروح بران شوخ کشان شد
 ای باد نسیمی ز بهار دل ما آر
 آمد چو نسیمی ز سرکوی^{۱۰} دل آرام
 بر غنچه حدیثی ز غم خویش^{۱۲} بگفتم^{۱۱}
 در دیده ز گس که کسی آب ندیدست
 یارب برسان از مژه یار خدگی
 در هر رخی از حسن تو پیداست نشانی
 گل دعوی حسن تو می کرد ز شوخی
 مسعود بک اورا بمیان دل خود خواند

در هر طرفی^۹ حسن رخس را نگران شد
 کز آه دلم در همه آفاق خزان شد
 هر جا که دلی بود بران سوی کشان شد
 از پرده برون سرزده جامه دران شد
 از ناله این سوخته چون چشمه چکان شد
 کز آرزویش قامت عشاق کمان شد
 با آنکه رخس از نظر عام نهان شد
 باد سحر از شاخ بیفکند و روان شد^{۱۳}
 چون او بمیان آمد^{۱۴} جانم^{۱۵} زمیان شد

۱- ب=دج=تازگی ۲- ب="مصرع"=تا نهال خاسته قامت تو از باغ حسن ۳- ب=دج=آمد معجزه
 ۴- ب=عاقلان ۵- ب=مانند در سفر ۶- ب=بر پایم پایان کس ندید ۷- =عید قربانی باید
 ۸- =دل را قربانی آگاهی: این غزل از این اشعار شروع می شود و این دو اشعار در غزل ماقبل آمده اند،
 مرغان چشم خوش همه تیرهای هستند نه دست آن ز زخم شد که برونگار نماید ۹- ب=در هر طرف ۱۰-
 =آمد چو نسیم برکوی ۱۱- ب=زغم تو ۱۲- ج=بگفتم ۱۳- ب=در شاخ بیفکند روان شد
 ۱۴- ج=چون بمیان آمد ۱۵- ب=جانم

غزل نمبر: ۹۷

گر ز عالم ترا خبر باشد در تو از درد من اثر باشد
 مست حسن جمال خوشبختی از خرابان^۱ کجا خبر باشد
 نظری کن بسوی مسکینان شاه را بر گدا نظر باشد
 این چه دولت بود که پیوسته تو زنی تیغ و دل سپر باشد
 حاجیان سوی کعبه بخرامند عاشقان را برو سفر باشد
 منم و شاہد و عالم عشق توبہ در عالم دگر باشد
 بی تو از آب چشم و آتش دل تن من خشک و جامہ تر باشد
 قبلہ جان نہ کعبہ عامست طاق ابروی تو مگر باشد
 دل کہ بی تو خرابہ^۲ گشتست گر تو آئی خراب تر باشد
 جان زجرت خیلہ می دارم دل عشاق حیلہ گر باشد
 ۳ سر مسعود خاک پای کسیت کہ بکویت ترا گذر باشد

غزل نمبر: ۹۸

آزما کہ ز دل خبر نباشد از درد دلم اثر^۴ نباشد
 پابند بماندہ ام بزلفت وقتی نجیم کہ سر نباشد
 خواہم کہ پیش ناوک تو جز دیدہ من سپر نباشد
 آنکس کہ بکوی عشق آمد تاجان ندید سفر^۵ نباشد
 گم گم نظری کن^۶ آفتابی دل ذرہ خراب تر نباشد
 از رشک درون دل نشانم تا بر تو مرا نظر نباشد
 ۷ کن مست ز لعل خویش جازا تا از دو جهان خبر نباشد
 دل نیست کہ تو نیست معمور باشد خبری دگر نباشد جاری

۱- ج= خرابات ۲- اوج= خرابات ۳- مصرع در'ب'=دل مسعود خاک پاک گشتست
 ۴- ج= خبر ۵- ب= سپر ۶- ب= بر ۷- 'ا' این شعر ندارد، مصرع اول در'ج'= کن
 مست زجان خویش جانان

مسعود بخون دیده غرقت در بحر ره گذر نباشد

غزل نمبر: ۹۹

دل بسوی زلف دلبر می کشد	عقل مارا سوی دیگر می کشد
باز سرو قامت زیبای تو	از درون جان من سر می کشد
جان خسته در خم گیسو میند	دام کس بر مرغ بی پر می کشد
بی تو <u>جانان دل</u> ^۱ نمی گیرد قرار	چرخ بستم گرچه اختر می کشد
کلك نقاش <u>قضای قدرتش</u> ^۲	بر رخت از خط زیور می کشد
۳ تازه می گردد دلم از دیدنش	گرد لب <u>چون</u> ^۴ سبز تر می کشد
قد خوب و خد خوب و خط خوب	قدرت الله اکبر می کشد
چشم تو <u>قلب</u> ^۵ مرا تاراج کرد	غمزه از شوخی چه لشکر می کشد
۶ سوخت چون عود دل مسعود را	از دهن دودی چو مجر می کشد

غزل نمبر: ۱۰۰

نوعروسان چمن پوشند ^۷ چون چادر سپید ^۸	کثر نهاده چون شهبان غنچه گل بر سر سپید
در چمن گلها شگفته می نماید گویا ^۹ ق	خاستست بر چرخ مینا هر طرف اختر سپید
تن چو شاخ پوست آن ساقی سبز رنگ من	بر کف او چون گل است آن جام جان پرور سپید
چون خیالش در میان دیده ام آید ز شرم	مردک گریه کنان بر رخ کشد چادر سپید
تا غبار غم فروشیند از ان لب طرب انگیز	بادهای زعفرانی ریز در ساغر سپید
تا که از پرده برون آید گل خندان من	۱۰ گشته مارا چون گل از گریه دو چشم تر سپید
کرد مسعود از هوای زلف روی دلبران	نامه سرتاسر سیاه و دیده سرتاسر سپید

۱- ب=جان و دل ۲- ۱=قضای قدرتش، ب=تغافل و قدرش ۳- 'ج' این شعر ندارد

۴- ۱=از ۵- ب=قلب مارا ۶- 'ب' مقطع ندارد ۷- او ج=پوشید

۸- ۱=سپند ۹- ۱=گویا، ب=گوچاب، ج=کوی کوی ۱۰- مصرع در 'ب' و ج=گشت

باری چون گل از گریه دو چشم تر سپید

غزل نمبر: ۱۰۱

خواندیم مشک خط ترا رخ خطا کشید
سبزہ چو دید گرد لب ت دل بنالہ گفت
آمد ز پردہ چون گل رخسار تو بروں^۱
کلک قضا و قدرت بیچون ذو الجلال
سرو روان من چو در آمد بصحن باغ
چون کرد در میان چمن^۲ پیش او
بالاست آنکہ می کشد این دل بسوی او
بیگانہ وار مگذر^۳ ازین آشنای خویش
این چشم بر تو نظر کرد و شد روان^۴
گفتیم شوخ چشم ترا دیدہا کشید
کان خضر چشمہ جوی نگر سر کجا کشید
ہر بی نوا کہ دید^۵ چو بلبل نوا کشید
بر صفحہ جمال تو صنع خدا کشید
بر جای ماند سرو چو رفتار پا کشید
لالہ کلہ نہادہ ز سر گل قبا کشید
یا از برای خلق بلای قضا کشید
باری نگر کہ بہر تو این دل چہا کشید
مسعود بک دو دیدہ درین ماجرا کشید

غزل نمبر: ۱۰۲

لبش شیرین^۵ و زگس خواب آلود
بدارید ای طہیان دست ازمن
ز خط دودی بران لب نیست پیدا
اگر خواہد دل از چشمش نصیبی
کنون نتوان سلامت برد دین را
بر آگن پردہ از رخ تابہ پنم
کلام او چنین شیرین ازانت
ز دستش ہیچکہ این دیدہ نغود
کہ خامہ خشک گشت و کار آسود
مکن^۶ غارت کہ حلوائیت بی دود
بنمرہ گوید او دشنہ است موجود
بکفر خط رخ اسلام اندود
۸ کہ مارا حیات انیست مقصود
کہ سعدی نسبتی^۹ دارد بمسعود^{۱۰}

۱- ب= برو ۲- ب= بود ۳- ب= وج= بگذر ۴- ب= شادمان

۵- اوج= لب شیرین ۶- مصرع در'ب'= ز خط دودی بدان لب عیس پیدا ۷- اوج= بکن

۸- مصرع در'ب'= کہ از حیات نیست مقصود ۹- ب= نصیب ۱۰- ب= زمسعود

آگاہی: در شعر آخرین شاعر از نسبت سعد نام خود از سعدی منسوب کرد

غزل نمبر: ۱۰۳

سماع عشق یار دستان^۱ درگوش جان آمد
 نشان یار می جستم که او را نیست نشانی
 زبان بکشاده چون سون حدیث عشق می گفتم
 اگر چه نعمت دیدار نبود رایگان هرگز
 درون پرده اسرار کان شاهد نهان بود است
 گمان غیر دور افکنده بود از کوی او مارا
 میان گلخن هجران فاده خشک می گشتم
 زبس کین^۸ دیده ام کرده روان از هر مژه سیلی^۹
 ربود از^{۱۰} خویشتن کفی دل مسعود بک را چون
 جمال کان نهان بود دست درون دل، عیان آمد
 نموده چون نشان من نشان بی نشان آمد
 شده بسته زبان من^۲ چو اندر دل زبان آمد
 چو من بر خاستم^۳ از خود پنجم^۴ رایگان آمد^۵ ق
 کشاده پرده را^۶ از خود پنجم مردمان آمد
 یقین گشته گمان من چو در دل بی گمان آمد
 ز باغ وصل او تا که^۷ نسیم گل فشان آمد
 کنار چشمهای من چو آن سروروان آمد^{۱۱}
 ۱۲ سماع عشق یار دستان درگوش جان آمد

غزل نمبر: ۱۰۴

آن نازنین چون در برش^{۱۳} جعد دوتا را بشکند
 گر صورت زیبای او نقاش قدرت بنگرد
 هر که که پیک عشق او چون برق در دل بگذارد
 مطرب بگو ساقی من تا بامی و ساغر رسد
 با آنکه خوانم پیش او من قصه مهر و وفا
 کوه فراق خویشتن هر دم که بر که^{۱۶} می نمی
 چون طوطیان قدس دل پرواز گیرد در چمن
 هم سرو بگذارد زمین هم کبک پارا بشکند
 از لوح شوید نقش گل کلک قضا را بشکند
 مرغ هوس پی بر کند باد هوا را بشکند
 هم جامها^{۱۴} گرداند و^{۱۵} هم مهر بارا بشکند
 هر بار آن نا مهربان مهر و وفا بشکند
 شه رانی شاید که خود پشت دوتا را بشکند^{۱۷}
 مسعود بک از پای خود بند هوا را بشکند

۱- = دل نشان ۲- او ج = زبان او ۳- ج = خواستم ۴- در هر سه نسخه = پنجم
 ۵- ج = پنجم مردمان آمد ۶- برقی ۷- ج = گلشن ۸- ج = زبس که، ب = زبس که از
 ۹- = از مژه سیلی ۱۰- او ج = روان سروروان آمد ۱۱- ب = ربودن ۱۲- این مصرع نیز در
 مطلع آمده است ۱۳- ب = در روشن ۱۴- ب = جام را ۱۵- ج = کرده گرد، ب = مهر مہان
 ۱۶- ب = چه برگ ۱۷- ب = کلاه بشکند

غزل نمبر: ۱۰۵

بگوش هوش جان دلبر نهانی رازی گوید
چکانست اشک چشم من مگر ابر بهارست این
چو کرد آلود او یکسر درون خانه می آید
چنا پنهانست آن دلبر درون پرده جانم
چو از سودای گیسویش پریشان می شود جانم
چرا گردانست چشم من ندانم همچو سیاحان
نه مسعودست آن شاعر که آرد در غزل صنعت
دلم بر می کشد از گل چو گل هر باری بوید^۱
که از باران مژگانم^۲ بکولش لاله می روید
دو پایش مردم چشم^۳ بآب دیده می شوید
نشان او نمی یابد دلم چندانکه می جوید
کسی دیوانه می خواند^۴ کسی آشفته می گوید
مگر گم گشته خود را نشان هر سوی می جوید
چو او اشعار می گوید ز بهر یار می گوید

غزل نمبر: ۱۰۶

یا رب خبر از رفته من باز که آرد
جان می رود و طفل دو چشم تو بازی
شاندم بدرون دیده خود مردمک چشم
در دیده نیاید صنما ناوک چشم
از گوشه ابروی تو پیوسته رسد تیر
ق کس را سری^۱ نیست که در چشم تو بیند
زود آیی که مسعود شد از هجر تو بیمار
تا بر سر او دُر زمره چشم ببارد
خود مردن^۵ کنجشک بچه خنده شمارد
تا او بگذر گاه تو کس را نکذارد
ترک سبک انداز بران شکل گذارد
مردم نه تواند که برو دیده بدارد
دنبال خود آن عین بلارا که گمارد
تادر نظرت جان به ارادت بسپارد

۱- ب=می گوید ۲- مژگانش ۳- =چشم ۴- ب=می خواهد

۵- ب=خود مردمان ۶- در هر سه نسخه=سر آن ۷- مصرع در "اوج" =تادر نظرت جان و دل

غزل نمبر: ۱۰۷

اندران لحظہ کہ با دوست حضور باشد
 کی^۱ کند میل بحوران بہشتی آن کس
 حسن او در ہمہ پیدا است تو کوری چہ کنم
 گر مرا چشم حقارت نگری نیست عجب
 ہر کرا میل بخوبان نبود، پندارم
 چشمہا می رود از دیدن او ہر سوی
 درد عشق تو بخوابد بدعاہا مسعود

گر کنی میل بصد حور قصوری باشد
 کہ^۲ پیش نظرش بہجو تو حوری باشد
 اندران کوش در چشم تو نوری باشد
 نیکوان را بسر خویش غروری باشد
 گر چہ او مثل فرشتہ است طوری باشد
 ہر کجا سرو ستادست شہودی^۳ باشد
 کہ درین سینہ ازان درد سروری باشد

غزل نمبر: ۱۰۸

ہر کرا در چمن دل چو تو حوری باشد
 نہ ترا میل بما^۴ و نہ مرا^۵ طاقت آن
 چون تجلی کند آن نور^۶ کہ در عارض تست
 من ہم^۷ از یاد لب زندہ شوم بر خیزم
 چشم خواهد کہ کند روی تو پنهان از من
 ہر حضوری کہ بدنیاست ضروری پندار^۹
 ہیج ناید کہ تو در دیدہ مسعود آئی

گر کند میل بگلزار طوری باشد
 کہ بخاطر قدری با تو حضوری باشد
 روح موسی شود و چشم چو^۸ طوری باشد
 حشر ہر کس اگر از نقہ صوری باشد
 چکنم دیدہ عشاق غیوری باشد
 مرد آنست بفردوس^{۱۰} حضوری باشد
 گرچہ اورا ہمہ علم و فوری باشد

۱،۲۔ ب = گر ۳۔ اوب = تہوری ۴۔ ج = بماند ۵۔ ب = نہ ترا ۶۔ ا = آن یار

۷۔ اوج = تو ۸۔ ج = منم ۹۔ ب = می دان ۱۰۔ ا = کہ فردوس، ج = کہ بفردوس

غزل نمبر: ۱۰۹

بگرفت دلرا درد او تا وقت درمان کی رسد
کردم بجاروب مژہ صحن چمن آراستہ
تا سر بغلطہ ہچو گو اندر خم چوگان او
نشستہ درخون دیدہ ام از دست گریہ چون شفق
۴ کردہ دو دیدہ را سپر ہر سوی می کردم نظر
زد آب صحن خانہ ام چشم^۵ از ہوایش تا سحر^۶
کرد از غمش مسعود بک جوہاروان از ہر پلک

غزل نمبر: ۱۱۰

ہر کہ با یار نشست از سر جان بر خیزد
بی نشانت دل آرام و کسی را خواہد
طلعت یار گرفتست ہمہ ملک وجود
ہر کہ با سرو روان میل نشستن دارد
ہر کہ خواہد کہ رسد زود بمیدان وصال
اگر آن یار خرامد بسر اہل قبور
ملک الموت چہ حاجت ز برای عشق
یار در پردہ جانست ہمیشہ با تو
تا ہمہ یار بود بی منی و بی مائی
چہ دل و دین چہ ایمان و چہ کیش و مذہب
از در او نرود از گفت رقیبان مسعود

گم شود در غم و از ہر دو جہان بر خیزد
کہ شود گم زن و از نام و نشان بر خیزد
ہر کہ اورا طلبد خود زمین بر خیزد
کو روانی ز سر جان و روان بر خیزد
از جہان کوی چون کوی جنان بر خیزد
ہر یک از خاک لحد نعرہ زنان بر خیزد
کہ خود او از سر جان رقص کنان بر خیزد
کوش تا پردہ وہم از رخ جان بر خیزد
منی از جان برود او زمین بر خیزد
ہر کہ خواہد صنم او از ہمکان بر خیزد
از در شاہ کس از بانگ سکان بر خیزد

۱۔ ا = در صحن ۲۔ ج = از گریہ من ۳۔ تا با کنار ۴۔ مصرع در ب = دو دیدہ را کردہ سپر

ہر سوی می دارم نظر ۵۔ ج = چشم خانہ ام چشم ۶۔ ب = ہر سحر ۷۔ ب = یا

۸۔ 'ب و ج' این غزل ندارند

غزل نمبر: ۱۱۱

زبام خویش چو آن ماه خود نما خیزد
سواد خط که بر آن عارض سپید شد است
هر آن^۱ دلی بیفتاد در شب زلفش
اگر چه خاسته^۲ در باغ هر طرف سروی
ز دود دل همه عالم سیاه گردانم
در اوج^۳ عالم وحدت کند بہن^۴ پرواز
گذاشت جمله ولایت بمردمان^۵ مسعود
برای کشتن نظارگی بلا خیزد
مگر که مشک سیاہست^۱ کز خطا خیزد
بروز حشر پریشان و مبتلا خیزد
به پیش قامت موزون او کجا خیزد
زبهر یار چو از سینه شولها خیزد
چو مرغ قالب من از سر هوا خیزد
بدین امید که در وصف اولیاء خیزد

غزل نمبر: ۱۱۲

۶

پرده بردار که تا پیش تو آریم سجود
باتو بودست مرا عشق حقیقی آندم
دود آہم همه آفاق گرفتست ای دوست
روح پروانہ صفت چرخ زنان سوخته پر
ساخت آئینہ زہر دیدہ خود مردم چشم
سعدیت استاد من^۴ در نظر^۸ عشق مگر ق
پند سعدی کہ کلبہ در گنج^۹ سعدست ق
کہ نداریم بجز قبلہ رویت مقصود
کہ درین دایرہ گل نقطہ بود نبود
تا بجز آتش عشقت ننماید درو دود
چشم رویت ز سر پرده چو رخسار نمود
تا بہر چشم جمال تو بیابد موجود
کہ ہم اول زکرامت بغزل این فرمود
ن تواند کہ بجا آورد الا مسعود

۱- ج=سیافت ۲- ج=بہر ۳- ا=خاست، ج=خواستہ ۴- ب=کجا کند
۵- ا=گذاشت ولایت مردمان، ج=گذاشتست ولایت زمردمان ۶- 'اوج' این غزل ندارند
۷- سعدی استادمنست ۸- طرف ۹- کہ در گنج کلید

غزل نمبر: ۱۱۳

۱

عیانست در رخت ای جان کمال صنع احد
کمال حسن تو تفسیر قل هو الله است
مرا ز^۲ ذات تو مفهوم شد صفات الله
موحدان بکھایند^۳ چشم خویش ابد^۵
چه صورتست ترا لم یکن له کفوا
گرفت شاه غمت چون همه ولایت دل
نبشت سورة اخلاص در غزل مسعود
که دور باد ز رویت همیشه دیده بد
که در جمال تو نور احد ہی تابد
که الصمد بنقاب وجود هست^۴ ابد
بدان جمال که هست لم یلد ولم یولد
برای صبد دل عاشقان هست احد
ز ملک جان شده معزول عقل و هوش و خرد^۶
که تا مگر ز فراق خدا خلاص دهد

غزل نمبر: ۱۱۴

۷

هر که در کوی عشق یار آمد
نقش رویت چو در ملک نبشت
مطربا چنگ زن که رقص کنان
نخل او در جگر چو تیغ گرفت
او الف، ما چو لام پیوسته
در پندم که تا بردن ناید
دور باش ز غمزه بفرستاد
گل رویش ز چشم شد بیرون
رفت مسعود زار در گلزار
بیوش و مست و بیقرار آمد
گل میان حصار خار آمد
در دو چشم خیال یار آمد
خون دل خوردنش پیار آمد
لام الف بین چو در کنار آمد
شاه خوبان چو در حصار آمد
در دل مردمان نگار آمد
در دلم با چار خار آمد
گریه ای کرد زار زار آمد

۱- 'این غزل ندارد ۲- ج=مراد ۳- ج=وجود ماست ۴- ج=نکشاید

۵- ب=مگر ۶- ب=نیزد ۷- 'او ج' این غزل ندارند

آگاہی: در غزل نمبر ۱۱۳ شاعر سورة اخلاص بیان کرده است

غزل نمبر: ۱۱۵

۱

چشم من چون از هوای یار زاری می کند
تا نیامد جز خیالش در میان دیده ام
نقش او چون در میان چشم می آید روان
بی رخ سیمین او این زگس خوزیز من
او زبرگ گل همی ریزد شراب و هر دلی
تا شمار او ز خون نوشش می کند^۴ ق
تیر مژگان می نهد چو بر کمان ابروان
طرز فوا گویان ملایک می رسند در پیش او
عش او تا دل مسعود بک بگیرفته قرار

بهر در دل داغهای یاد گاری می کند
مردمک بر در ستاده پرده داری می کند
دیده مژگان بگرد او^۲ حصاری می کند
بر در رخ از^۳ نوک مژگان زرنگاری می کند
از برای نقل لعلش جان سپاری می کند
چشم مست خویش را عدا خماری می کند
در دل هر خسته صد زخم کاری می کند
روح چون بر مرکب عشقت سواری می کند
او قرار خویش را در بیقراری می کند

غزل نمبر: ۱۱۶

۶

غمزه اش در سحر چون چشم جادو یار شد
بس که چشم مست او کرده خرابی در جهان
چشم خواب آلود او بود دست مست از خون دل
صبح رویش دید چون در شام زلفش، چشم من
فتنه چشمت چو در ملک لطافت گشت شاه
ساحری آموخته ناگه ز نظم من نصیر
خاطر مسعود بک کن یارب ازین اوصاف پاک^{۱۰}

آفت تقوی و زهد^۴ مردم دین دار شد
کرده آه مردمان دروی اثر بیمار شد
۸ کرده بیداران کویت ناگهان^۹ هوشیار شد ق
چون شفق در خون نشست از هر مژه چون مار شد
غمزه را کرده سلحدار ازو مژه جاندار شد
من کشیدم دست ازین شیوه چو او در کار شد
جست و جوی بخشش چون از گفت و گو بیزار شد

۱- 'ا' این غزل ندارد ۲- ب= دیده مژگانرا ۳- ب= با ۴- 'ج' این شعر ندارد

۵- کرم خورده ۶- 'ا' این غزل ندارد ۷- ب= زهدی ۸- 'ج' مصرع= کرده آه

مردمان دروی اثر بیمار شد ۹- کرم خورده ۱۰- ب= خاطری

غزل نمبر: ۱۱۷

۱

خضر بر چشمه حیات رسید	گرد لعلت چو سبزہ بدمید
گم شد از چشم آب مروارید	تا کہ دیدم شعاع دندانیت
ای بسا سر کہ بچو گو غلطید	چون تو از زلف ساختی چوگان
عالی را بغمزه کرده شہید	مردم چشم تو گمہ شاہد جانست
ہیچ گاہی ندید و کس نشید	ماہ را با دو قوس ^۲ در عقرب
جگرم ^۳ از میانہ بشکافید	عشق تو برق زد درون دلم
مشری چون عروس نو خندید	در میان لبت چو پروین خاست
در ز ابر سیہ چو نم بارید	برج آبی در آمد از خورشید
چون غبار رہت بدیدہ رسید	چشم مسعود بک منور گشت

غزل نمبر: ۱۱۸

۴

بر دفتر صلاح رقوم گنہ چکد	ہر گہ کہ خوی مستی ازان کژککہ چکد
کافور و غالیہ زقا و ککہ چکد	خوی کردہ مست من چو در آید بوقت صبح
از شرم زرد رو شود دو نور مہ چکد	خورشید من چو پردہ کشاید ز روی خویش
برق آن زمان درخشند ^۵ کابر سیہ چکد	خندہ زند لبش چو کند گریہ چشم من
زان چشمہا کشادہ بہر صمکہ چکد	ماندہ است باز دیدہ چو زگس در انتظار
این راستست خون عروسان شہ چکد	خون می کشد حریف من از دختران رز ^۶
تا چند خون ز تاختن آن سپہ چکد	مسعود شاہ روم کشید سپاہ زنگ

۱- 'این غزل ندارد ۲- ج=ماہ رادوقوس ۳- ج=جگرم ۴- 'این غزل ندارد

۵- ج=دراقت ۶- از خسر روان رز

غزل نمبر: ۱۱۹

۱

دوش در باغ جوان مست پریشان غلطید
کفر کیسولیش بر اسلام رخس چون افتاد
برد در باغ چو باد از سر زلفش بوی
سبزۀ خط چو شد آغاز بر رخسارۀ او
لب شیرین تو چون در دیده چکان از حسرت
خضر بالعل تو پیوسته شده مست چنان
دید بردست تو چون از غم زلفت چوگان
گشت از دیدن او ز گس بستان غلطید
عالی گشت پریشان وز ایمان غلطید
شکل گل گشت شد از شاخ پریشان غلطید
سبز پوش فلک از گردن گردان غلطید
بر سر خاک مر آن^۲ چشمه حیوان غلطید
۳ که زمستی بسر چاه زخندان غلطید
سر مسعود چون گو بر سر میدان غلطید

غزل نمبر: ۱۲۰

۵

باز ساقی مجلس می خواره گانرا تازه کرد
دفتر پرہیزگاری دل کہ گرد آورده بود
عقل را اندازہ آن نیست کاید پای گیر
در حصار عشق خوبان ہر دلی کاید فرود
۷ حسن کامل یافتہ حورا جمال ذوالجلال
قرص مہ را کلفہ بر چہرہ افتادہ ز رشک
در دل مسعود بک داغی کہ بودہ از ہجر یار
توبہ صوفی شکست و ہر طرف آوازہ کرد
رشتہ عقل از میان بکست و بی شیرازہ کرد
کو برای بردن دل حسن^۶ بی اندازہ کرد
عاقبت پابندہ ماندہ گمرہ دروازہ کرد
بر ہمہ خوبان رخس از ان دہازہ کرد
بر سر عارض چو آن خورشید خوبان غازہ کرد
ساقی نو باز آن درد کهن را تازہ کرد

۱- 'ا' این غزل ندارد ۲- ج=روان ۳-۴ 'ج' این مصرع ہا ندارد

۵- 'ا' این غزل ندارد ۶- درست خواندہ نمی شود ممکن است "جس" باشد

۷- 'ب' این شعر ندارد

۱

ترا از برگ گل کان سبز تر شد	رقم از مشک بر لوح قمر شد
خبر از خوبی او چون توان گفت	کسی کو دید حسی پیچر شد
ز خوبان فتنه بودست هر سوی	چو تو برخاستی شور دگر شد
فراهم داشتم دل روزگاری	بآسب غمت زیر و زبر شد
نخط کحل یقین کن در بصر داد	ازان مسعود بک صاحب نظر شد

غزل نمبر: ۱۲۲

باب تاسع که مردف بردیف "ذال" است

۲ بکند ذکر خفی طالب حق را تلقین

عشق تو ^۳ رسید است زما هوش کنان اخذ	تا دیده و دل را بکند از همگان اخذ
دستار ستانند ز سر عالم عابد	زنار کند از کف بر همان اخذ
هم دین ز دل مومن و مصلح ^۴ بر باید	هم کفر کند از دل ترسا و مغان اخذ
این شاهد غیبت که حسنت سراسر	آمد سوی ما تا بکند از همه جان اخذ
با آنکه بتان دل ز خلائی بر بایند	آن دلبر عیار کند دل ز بتان اخذ
آن فتنه که در گوشه آن چشم نشاندی	دل از همه عشاق کند گشته نهان اخذ
مسعود که گویای جهانست به <u>پشت</u> ^۵	شد گنگ مگر عشق تو زو کرد زبان اخذ

۱- 'اوب' این غزل ندارند . ۲- 'ب' دج' این شعر تعارفی ندارند

۳- ب=هوش ۴- ب=پشت

غزل نمبر: ۱۲۳

غمہاست^۱ ای نگار مرا آنچنان لذیذ
یا رب چه لذت است بغمہای ہجر تو
از^۲ چاشنی لعل لبست یافت خلق
آن بستہ دہان تو پیوستہ می چکانست
گشتیم^۳ بسی بہر چمنی جان، نیامدہ
غمہای تست میوہ دلہای عاشقان
در جام می چو عکس لب ساقیان فتاد
می تلخ کی نماید از ایشان اگر دہند
زان پستہ دہن شدہ محروم او ازان
مسعود راست میوہ ازان بوستان لذیذ

غزل نمبر: ۱۲۴

باب عاشق کہ مردف بردیف^۱ را است

۹ کہ رباید بدل من و سواس لعین

کرد^۵ دلم را کشان سلسلہ موی یار
باد صبا بوی گل ہر دم آرد زباغ
گر چه زند بر سرم تنگ ملامت رقیب
از سوی مشرق مرا صبح نماید چو رخ
کعبہ دین منست قبلہ ابروی دوست^۶
خنجر غمزہ کشید کرد دلم را خراب
پیک صبا در رسید داد خبر از چمن
زندہ دایم شمار کشتہ بازوی دوست
ساختم مسعود را بادہ کش^۷ بت پرست
سجدہ کنان شد روان جانب ابروی یار
ماندہ دلم ہچنان شیفہ بر بوی یار
من نتوانم کشید پا زسر کوی یار
تازہ شود دل چو گل از ہوس روی یار
رشتہ جان منست سلسلہ موی یار
گشت چو از بادہ مست نرگس جادوی یار
لیک نیامد کسی سوی من از سوی یار
فارغ از ایام دان بستہ گیسوی یار
آمدہ در گشت چون غمزہ ہندوی یار^۸

۱- ج=غمہات ۲- ج=آن ۳- ب=جستیم ۵- ج=کرده

۶- ب=وج=یار ۷- ا=بادکش ۸- ج=ہندوی یار ۹- 'ب=وج' این شعر تعارفی ندارند

غزل نمبر: ۱۲۵

اے کشیدہ در کمان ابروان پیوستہ تیر
 روی تو مایست کورا دائرہ ابست از مشک تر
 چون دو زلف پاکشانرا بر سر دوش افکند
 مرغ جان عاشقان زان^۱ دام کی یابد خلاص
 آب می گیرد چمن را زرد می گردد از ان
 هر سحر گه از سر کولیش همی خیزد غبار
 در جمال تو همی تابد کمال ذوالجلال
 گر سلیمانست گردد همچو سلمان فقیر^۲
 دعوی عشقت کجا زبهد دل مسعود را^۳

مردمانا می کشی از غمزه خیزد نفیر
 کاسه گشته هلال از شرم آن بدر منیر
 در خم هر موی گردد صد هزاران دل اسیر
 زلف پیچان تو دل بند است و خالت دلپذیر
 کز هوایت در گلستان چشم من کرد آب گیر^۴
 نور می گیرد ز گردش دیده چشم ضریر
 طلعت زیبات چون با فکر می بیند اسیر
 خسروی کو یافته است اسایش ملک فقیر
 غمخ کن جانان که کردست او گناه کبیر^۵

غزل نمبر: ۱۲۶

۵ دل خون نشدی چشم تو بخبر نشدی گر
 ۶ هندو بچه ملک خراسان نگر فتی
 بر کار قضا دائره برمه نکشیدی
 بر چهره مه داغ ز کلفه نفتادی
 در خانه جعدت ره جانم نفتادی
 اندر دل من نقش خیالت نه نشستی
 در مصر دلم شور بدینسان نه فتادی
 اقلیم دل ملک بتاراج که بردی
 از قبله عام این دل گمراه نکشتی
 بر کاغذ تن سطر غمش راست نشستی
 ۸ رندان خرابات بمیخانه زفتی

ره گم نشدی زلف تو ابر نشدی گر
 یاری ده او غمزه کافر نشدی گر
 خط بر رخت از مشک مدور نشدی گر
 بر عارض تو خال ز عنبر نشدی گر
 آن فرق سر انداز تو رهبر نشدی گر
 آن قامت قد تو صنوبر نشدی گر
 وصف لب لعل تو چو شکر نشدی گر
 سلطان غمش مثل سکندر نشدی گر
 محراب دو ابروی تو رهبر نشدی گر
 رگهای ضعیفم چو مسطر نشدی گر
 از خاک شهیدان تو ساغر نشدی گر جاری

۱- ب = عاشقان را ۲- ب = چشم من در بوستان گردان گزیر ۳- 'ا' این شعر ندارد
 ۴- ج = گناهی بس کبیر ۵- 'ا' این شعر ندارد ۶، ۷- 'ب' این شعر ندارد ۸- ج - منقّر

از نقش جهان لوح^۱ ضمیرم نهدی پاک
 در چاه زرخ خضر چو یوسف نفتادی
 ایمان همه تازه ز رخسار نکشتی
 با باد بریزی تن خاکی ضعیف^۱
 در معرکه^۲ عشق شهیدم^۲ بخواندی
 در جنت فردوس کسی پا نهدی
 مسعود بک از باده چنین مست نکشتی^{۱۰}

غزل نمبر: ۱۲۷

ابروی تست حاجب^۵ آن شاه زنگبان^۶
 هندوی ظلم او شده هر جا که مومن^۷ است
 تابنده آفتاب بتاب دو زلف تست
 شبهای تار روشنی چشم تیره شد
 صد برگ زیر پات فاد و قبا بیافت^۹
 مشاط خون دیده گریان من بر
 ما در خمار مانده و پیوسته می چکد

کو می کشد بسوی تو این دیده بیقرار
 اسلام را بکفر ازان خال در بیار
 بی تاب گشت هر دل ازان زلف تابدار
 تا تار^۸ زلف تو برخ دیده دار تار
 لاله غلام تو شده گشته کلاه دار
 بردست آن نگار و نگاری ازان نگار
 مسعود بک شراب ازان چشم پر خمار

۱- ج=ضعیف ۲- ج=شنیدم ۳- ج=شهید است ۴- ب=کان
 ۵- ب=حاجت ۶- ا=ربکار ۷- ب=مومنی ۸- ب=تادیده
 ۹- ب=نیافت ۱۰- 'ب' اشعار ندارد

غزل نمبر: ۱۲۸

آزما که نباشد نظری بر رخ دل دار ۱ یا آنکه فرشته است بدان صورت دیوار
 سَری که درین صورت زیباست نهانی ۲ گر روی نماید بخدائی کنی اقرار
 ما نقش به بنیم و مصور پرسیتیم^۲ در پرده نقش است^۳ سراسر همه اسرار
 سر باز درین ره اگر طالب اوئی در کوی^۴ خرابات گلجہ سر و دستار
 در کعبه دل شاید میخواره نشانیم ای خوابه مؤذن تو بر درو بنما زار
 از پرده جان چو رخ گلرنگ کشید او خارتن ما گشت سراسر همه گلزار
 منصور^۵ اگر صورت زیباش ندیدی منکر ز انا الحق شدی و محترز از دار
 حسن رخ معشوق بهر نقش عیانست تو چشم بدست آر و نگر در همه دیدار
 بر صفحه گل تا نقطه از مشک زد آن ماه گر دانست فلک گردش^۶ دایره کردار
 ما محو خدایم نترسیم ز دوزخ از نار چه ترسیم که^۷ غرقیم در انوار
 مسعود بک از دیدن او مست چنان شد در دیده او باز نماید همه اغیار

غزل نمبر: ۱۲۹

باب احدی عشر که مردف بردیف ز^۱ است

۱۲ بکند در دل عشاق مقامات برین

می روند از شوق کعبه حاجیان^۸ سوی حجاز پایکیر آمد مرا سودای آن زلف دراز^۹
 قبله جانم خم ابروی بت رویان شدست^{۱۰} میکنم پیوسته سجده پیش بت اندر نماز
 آن بت عیار چون در چشم من گرفت جای مردمان افتاده در زاری و او در عین ناز
 کعبه دل روی او جبل التین گیسوی او با خم ابروی او پیوسته مردم در نیاز
 من بگرد کوی^{۱۱} او گردان و حاجی در طواف من براه عشق او پویان و خلعتی در حجاز

۱- این غزل ندارد ۲- ب=بترسیم ۳- ب=عشقت ۴- ج=راه

۵- "تلیح" چون منصور نعره انا الحق زد پس او را بردار کردند ۶- ج=گردش سر ۷- چو

۸- صاحبان ۹- ب=نگار ۱۰- اوب=شده ۱۱- ب=من بگردم روی او

۱۲- 'بوج' این شعر تعارفی ندارند

کشتی دل را فگندم در میان بحر غم
برده جانم در میان قعر دریا داشته
قطره چون افتاد اندر بحر خود را محو دید
عکس دریا دیده در خود از صفای^۵ اندرون
چون صدف بر بند از گفتن زبان مسعود بک

غزل نمبر: ۱۳۰

خاسته موجی ز موجش عشق او گشته جهاز^۱
گفت^۲ بگذر^۳ از منی و از توئی باما بساز
درد بان کرده صدف دُر ساخش^۴ از لطف ناز
لاف دریائی زده بیخود شده انیست راز
چند خواهی کرد کشف اسرارهای بی نیاز

ز چشم مست تو زاهد مرا فکستی باز
کجاست می که بنوشم زدست ساقی غیب^۶
هزار فتنه ز هر گوشه بخواید خاست
وجود هستی ما از ظهور هستی^۹ تست
در اوج عشق تو پرواز چون توانم کرد
هر آن خیال که در دیده نقش می بستم
فتاد پیش درت از هوای تو مسعود

من و ملامت و رندی و بت پرستی باز
که خاستست^۷ درین دل هوای مستی باز
میان مردم^۸ دیده چنان نشستی باز
عجب که عاشق و معشوق هم تو هستی باز
که هر دو شه سپر دل را بهم فکستی^{۱۰} باز
درون دیده نشستی همه نسبتی باز^{۱۱}
همی خورد ز دو سو خنجر دو دستی باز

غزل نمبر: ۱۳۱

درخت قامت آن نازنین است صورت باز^{۱۲}
۱۳ بلا بجز بجزی که لا بجززانند
سرشته لب را مگر ز مایه جان
ز دست هجر شب در روز حال من^{۱۴} نیست
در آب دیده من مردمان چشم نگر
کسی که مست شراب جمال ساقی شد
نمای گوشه ابرو که قبله ام گشتست
دو چشم مست تو اسرارهای پنهانرا
بشوی دست تو از دل بر آئی ای مسعود

مراست جانب او سجده در نماز و نیاز
بگفت شان^{۱۵} نتوانند کرد ترک سجده راز^{۱۵}
که خسته گردد دلها نمی چو بروی گاز
دلم زسوز چو خورشید و تن چومه بگذار
میان حوض تو گوئی فتاده اند دو قاز
اگر چه وعده بر رخ کنی نیاید باز
بسوی کعبه خاکی کنیم چند نماز
بروی لب^{۱۶} نهادست غمزه غماز
که او شدست اسیر کند زلف دراز

۱- ج=حجاز ۲- ج=گفته ۳- ب=برچه ۴- ب=وج=ساخته

۵- اوج=صفات ۶- ب=خویش ۷- ج=خواسته است ۸- اوج=دیده مردم

۹- ب=مستی ۱۰- ب=بهم بستی باز ۱۱- ب=دوده مستی باز ۱۲- ج=آن نازنین و صورت ناز

۱۳- اوب=«مصرع» ناخوانان ۱۴- داد ۱۵- =دراز ۱۶- ب=حالم

۱۷- اوب=آب

غزل نمبر: ۱۳۲

خراب کرد دلم را دو چشم مست تو باز
 به پیش شمع زدست فراق نالیدم
 توئی که کعبه بگرد سر تو می گردد
 چو نیست قبلہ بجز جفت طاق ابرویت^۱
 مرا کہ قبلہ ابروی تست پیش نظر
 نظر بصورت خوبانست دین و مذہب ما
 در آب و گل نبود این لطافتی کہ تراست
 نشان روی تو در ہر رخی کہ می جستم
 وجود یار گرفت ظاہر و باطن
 اگر چہ کنگرہ عشقت رفیعت ای مسعود

اسیر ماند بہر موی آن دو زلف دراز
 بختہ گفت اگر عاشقی بسوز و بسار
 منم کہ پیش تو آرم ہمیشہ سجدہ راز
 بسوی کعبہ زوہم است کہ می کنیم^۲ نماز
 بہر طرف کہ گزارم نماز ہست جواز
 مرا ہمین است حقیقت تراست گرچہ مجاز
 سرشتہ اند وجودت مگر زمایہ ناز
 بگوش جان من آمد زسوی غیب آوار
 اگر تو طالب اولی^۳ وجود خود در باز
 تو باز آ ز ہوا تا کنی برو پرواز

غزل نمبر: ۱۳۳

باب اشئی عشر کہ مردف بردیف سین است

کہ دہد بادہ اسرار بآل یاسین^۸

جمال روی تو بیرنست از دلیل و قیاس
 بکیمیای وجودش دلی کہ پیوستہ
 ز بس کہ دیدہ بیدار بی رخس بگریست^۲
 شد است زرگہ ز تاثیر عشق او رخ من
 بجز حضور خیالش تو یک نفس زنی
 ۶ نفس کہ نفع ذات قدیم دلدار است
 چو روح نفع حق اوست جسم تو لاشی^۴
 عوام کی بتواند شنید نکتہ من
 درون سینہ مسعود چشمہ ایست روال

کہ از صفای رخ اوست نور عقل و حواس
 بکشت چون زر خالص اگر چہ بود نحاس
 پلک گرفت چو زگس ز اشک چشم آماس
 ز اشک چشم بموگان بدوزند الماس
 در بلغ گر شناسی^۵ کہ چیست آن انفاں
 ہمونست روح چو بنی درون قالب ناس
 نگر کہ چیستی کہ گم شدہ کلو شناس
 نسیم مشک تھل کجا کند کتاس
 کہ تشنہ است ازان چشمہ خضر با الیاس

۱۔ ج = طاق آن دو ابرویت ، ب = جفت ابرویت ۲۔ در ہری نسخہ = می کنم

۳۔ ب = اگر تو در طلب اولی ۴۔ ب = نگریست ۵۔ اوچ = در بلغ گر تو شناسی ، ب = در بلغ گر شناس

۶۔ ”ب“ این شعر ندارد ۷۔ جسم لاشہ او ۸۔ ”ب“ و ج“ این شعر تعارفی ندارند

غزل نمبر: ۱۳۴

تا دور مانده ام زرفیقان هم نفس
جز سوزِ سینه، محرم من نیست دیگری
فریاد رس توئی و مرا هجر می کشد
کس را نصیب نیست جز لعش، اگر چه خلق
چشم از جمال یار نیاساید ای رفیق
از ناله ام شناخته شد کارهای^۱ عشق ق
ما در نقاب پرده عصمت همی رویم
انفاس پاس دار اگر مرد عارفی
عشاق شد شهید بهوگان چشم تو

چو مرغ ناله می کنم افتاده در قفس^۱
جز خون دیده همد من نیست هیچکس
جانم بلب رسید بفریاد من برس
پرواز می کنند چپ و راست چو مگس
تا در میان دیده ز اغیار هست خس
کی شب روان ساخته^۲ گردند بی جرس
نی در پیم شخه ایست و نه پاک از عس^۳
ملک دوکون ملک تو گردد بیک نفس^۴
مسعود مرد لیک بکویت درین هوس

غزل نمبر: ۱۳۵

باب ثالث و عشر که مردف بردیف شین است

که ز دلها بر باید سر و غصه و کین

تا ز گس^۱ سر مست ربودست زما هوش
در بادی^۲ هجر چرا بند بمانیم
ای یار تو نزدیک منی، من ز تو دورم
ما غرق بلاسیم ز هجر تو، تو در عیش
آن دلبر زیبا که همه طالب اویند
تا عکس لب در دل شوریده قناعت
از سینه بشستم همه زهد ریایی
کی بر سر بازو تو دست نهادن
مسعود بجز دوست کسی را نشاسد

کردیم ز سودا سر خویش فراموش
در عین وصالیم و نگارست^۳ در آغوش
بر ناله در مانده نداری تو چرا گوش^۴
ما نعره زنانیم ز شوق تو، تو خاموش^۵
روحیت که در چادر تن ساخته سرپوش
چون خم شرابست همه وقت زنان جوش
زان لعل دلاویز تو کردیم چوی نوش
ماران سیاهند چپ و راست بران دوش
تا آن بت سر مست زلب ساخته خاموش^۶

۱- ب = نفس ۲- در هر سه نسخه = کاربان ۳- ج = شناخته ۴- اوج = مصرع = نی

پیم شخه بودند با کت از عس ۵- اوب = ملک توان کرد نفس ۶- اوب = آن

۷- ج = نگاریم ۸- درج این مصرع در شعر آمده است ۹- درج این مصرع در شعر ماقبل

آمده است ۱۰- ب و ج = مد هوش ۱۱- 'ب و ج' این شعر تعارفی ندارند

غزل نمبر: ۱۳۶

عاشق و مستی اگر، بی خود و بیگار باش
وہم دوتی دور کن از دل و از جان خویش
در ز دل دور کن با طرب و عیش ساز
باطن و ظاہر توتی اوّل و آخر توتی
نیست شود پست شو باز ز سر مست شو
خلوت دل را طلب شاہد جان را بجوی
۲ بار خودی را فگن بر سر شیطان بزنی
۳ مست شو و دی خروش چون خم بادہ بجوش
ہر سحری صد صبح می خور و کن تازہ روح
زاہد اگر گویدت زہد و عبادت خوش است
خلق اگر پرسدت کیستی و چستی
مست شوی گر چہ تو چچ انا الحق گو
از سر مسعود بک بگذر و بیخود شدہ

پیچر از خویش شو و با خبر از یار باش
با دل و با جان بساز از ہمہ بیزار باش
چون تو نہ در میان فارغ از اغیار باش
مومن و کافر توتی محرم اسرار باش
از می جان مست شو کاش ہشیار باش
صومعہ را ترک دہ بر سر بازار باش
بی سر و بی پای شو بی خود و بیار باش
از سر سجادہ خیز بر در خمار باش
ہر کہ بکرده نصوح در جگرش خار باش
گوش بگیر و بگوئی توبہ این پندار باش ۴
چچ جوابش مدہ گنگ چو دیوار باش
سر خداوند را کافر و ستار باش
خالق و جبار گوئی واحد قہار باش

غزل نمبر: ۱۳۷

آن عارض زیبارا در پیش نظر برکش ۵
بنمائی خم ابرو تا ۶ سجده بجا آرم
یار رب کہ چہ خوش باشد او با من و من با او
ہر بار ہی آئی در دل ز خطا تر سم
جانا ز لب لعلت یک جرعه ہی خواہم

تا جانب آن مردم ہر دم نگر د خوش خوش
جانان رقم ایمان کافر شدہ ام در کش
لب برب و رو برو رخ بر رخ و کش در کش
قلبست زمین من ایسی است ترا سر کش
گر مست نمی سازی ۷ باری تو بکن سر خوش جاری

۱- مصرع در عاشق مستی اگر، بی خود بیگار باش ۳، ۲- 'ج' این اشعار ندارد

۳- در ہر سہ نسخہ = توبہ پندار باش ۵- در کش ۶- = خم ابروی تو تا، ج = رخ و ابرو تا

۷- = ہی سازی

نعل سم شبدیزت^۱ ماهیست گرانمایه
 آن دانه خال تو در دام خم زلف است
 چون تو بشکار آئی قربان شوم و گویم
 از سینه کشم آبی واز دیده بریزم خون
 کاینه خورشیدی روشن شود از گردش
 هر مرغ که دیدای جانان غلطان شده چومرغش
 من صید کمان تو یک تیر از ان برکش^۲
 مسعود ز سودایش درآیم و در آتش

غزل نمبر: ۱۳۸

باب رابع عشر که مردف بردیف صا^۳ است

که صاد و عین صحیح است از پس هر دین

جو عکس لعل تو افتاد در دو چشم خواص
 قاتل چشم تو کشتند مردمان دایم
^۴ شراب لعل تو برخاص و عام یکسان نیست
 گرفته کعبه دلم را خیال روی بتان
 درون بحر وجود تو قعر پیچون است
 همونست شخص که در هر دلی محیط شد است
 عوام را سخن من محال بنماید
 جهانست وهم خیالات خلق بس^۵ آن
 مگر خلاص بیابی زبند نفس هوا
 بکشت مردم چشم^۳ از حواس چون رقاص
 که تیغ غمزه کشید است از برای قصاص
 خرابی^۵ از پی عام است و مستی از پی خاص
 چگونه روی توان کرد سوی حضرت خاص
 برون دهد صدف دل اگر شوی غواص
 برو چه سایه فادست چشم آن اشخاص
 شفای قلب بیابد چو آن کند خواص
 بجز عنایت او کس نیافت خلاص
 بساز ورد تو مسعود سوره اخلاص

۱- ب=شبریزت ۲- اوج=ترکش ۳- ب=مردم چشم

۴- 'ج' این شعر ندارد ۵- ب=نماری

غزل نمبر: ۱۳۹

خیزید بر آئیم به چرخ زنان رقص
 چون بلبل اسرار کند ناله بگلزار
 دیوانه رقصیم که از عنایت مستی
 ۳ از غنچه مرا یاد ز رخسار تو آید
 هر جا که سماع است دل شیفته آن جاست
 گر خلق کند منع مرا از می گلرنگ
 تا مردک دیده من روی تو دیداست
 عاشق چو شود مست باواز معنی
 مسعود سماع لب معشوق شنید است
 در حلقه ما میکند حور جنان رقص^۱
 دستک زند اوراق کند سرو روان رقص
 ۲ بر تخته بازار بگردیم کنان رقص
 در صحن با تین به کنم از پی آن رقص
 من می کنم اندر دل هر پیرو جوان رقص
 هم بر در خمار کنم دیدن شان رقص
 پیوسته کند در پلک چشم نهان رقص
 خیزد ز خود و بس بکند بر سر جان رقص
 ۴ از وجد کند که و کهسار ازان رقص

غزل نمبر: ۱۴۰

۵

باز آن صنم آمدست در رقص
 در حلقه^۱ چشم دل فریب است
 صاحب نظران شوند بخود
 ۹ سرو چمنی برقص آرند
 مرغان بنوا سرود گویند
 چون شمع بخند تا کند خلق
 مسعود^۲ بک از هوای آن دوست
 در حلقه زنانست پیخبر^۳ رقص
 پیوسته بتان مست در رقص
 از ناز کند^۴ چو در نظر رقص
 در صحن چمن زنند اگر رقص
 از وجد کنند همه شجر رقص
 پروانه صفت بگرد سر رقص
 متانه کنانست هر سحر رقص

۱- ب = بکند حور و جنان رقص ۲- مصرع در ب = در صحن با تین بکنم از پی آن رقص، در 'ا' این مصرع در
 شعر مابعد آمده است ۳- 'ب' این مصرع ندارد ۴- مقطع در ب = مسعود بک از هوای دوست
 در 'ا' این مقطع در غزل آینده می آید ۵- 'ب' این غزل ندارد متانه کنانست هر سحر رقص
 ۶- 'ج' کذا ۷- ج = خانه ۸- ج = کند ۹- 'ج' این شعر ندارد ۱۰- چنانکه گفته
 که در ب این مقطع در غزل ماقبل آمده است

باب خاص عشر کہ مردف بردیف ضاد است

۵ کہ ضلالت بر باید ز قلوب ضالین

سواد دیدہ من شد ز آب چشم بیاض
بیاکنار بگیریم و آشتی بکنیم
چہ تیزی است بموگان چشم تو کز سر حسن
قضای چشم تو افتاد گر بکشتن من
زخم تو کہ تواند کشید سر اکنون
ز سہم غمزہ چہمت بکنج غم بہشت
چو عکس زلف و رخت در میان چشم افتاد
اگر چہ جواہر احداث^۱ بی غرض نبود
ہوای گلشن وصلت چنان گرفت مرا
جمال شاہد معنی بکشف می بیند
غزل بقافیہ ضاد ناید^۲ ای مسعود

ہنوز چند نگارا ز من کنی اعراض
گذشتہ یاد چہ آری بگو مضی ما ماض
برید جملہ تقویٰ غمزہ چون مقرض
قضات عندی حق بہ فواد راض
قضاک صار قضا اللہ و ما بغیرک قاض
دل کہ رہزن دین بود چون فضیل عیاض^۳
گرفتہ دیدہ مردم ازان سواد بیاض
چہ جوہرست تراکان برداشت از اعراض^۴
کہ در بہشت نیاید بچشم ہیچ ریاض^۵
شد است صوفی چشمان من مگر مرتاض
مگر ہم از تو کہ داری طبعی فیاض

غزل نمبر: ۱۴۲

سجدہ بسوی قبلہ ابروی تست فرض
ما حاجی ایم قبلہ مقصود روی تست
می نوش کردن از لب میگون تست حلال
بی جرم اگر چہ کشتن مردم حلال نیست
کفرست اگر چہ سجدہ توحید پیش بت
با آنکہ ساحری شدہ بر مردمان حرام
گر منع می کنند پرستیدن بتان
بر دیدہ تیر غمزہ چشم تو واجبت
در راہ شرع گر چہ نباشد نظر حلال

ایمان بکفر سلسلہ موی تست فرض
در دین ماطواف سرکوی تست فرض
زنار بستن از خم گیسوی تست فرض
لیکن بہ تیغ غمزہ ہندوی تست فرض
پیش بتان طاق دو ابروی تست فرض
واللہ کہ بردو زگس جادوی تست فرض
لیکن نماز عشق مرا سوی تست فرض
در سینہ زخم خنجر بازوی تست فرض
مسعود را مناظرہ روی تست فرض

۱- ب دج = تو کہ ز حسن ۲- ا = اگر جواہر احداث، ج = اگر جواہر اخلاص ۳- ا = بدوست

اعراض، ج = بدر شدست اعراض ۴- ب = تا بد، ج = نیاید ۵- "ب دج" این شعر تعارفی ندارند

۶- "صوفی بزرگ" فضیل بن عیاض ۷- "ج" این شعر ندارد

غزل نمبر: ۱۴۳

باب سادس عشر که مردف بردیف 'طا' است

کوشد است اوز طریقت همه رایا رو معین

۱۰

افکنده چون بدائرة دل هوا فقط
رخساره قدم^۱ ز حوادث که پاک بود
موهوم نقطه ایست درین دل که گرد آن^۲
در ظلمت هوا که گرفتار گشت دل
نفسی که بهجو مرکب هارون گرفت جای
زاغ از هوس چو خواست رفتار بط رود^۳
جانم که بود بسته پندار ما و من
چون لاف زد قلم که منم صانع^۴ جهان
تا کلک صنع بسته نقوش جهانیان
بر صفحه رخس که مصفا چو آسمانت
مسعود را نماز پرستیدن بتان است

ارواح را دبیر قضا راند در وسط
بر گرد او برآمد احداث جای خط
گردان چو دائره است فلک کرده ره غلط
ایچخته است نفس خیس آخرین شطط
در وادی فراق ضرورت شود سقط
رفتار خویش گم شد و نامد خرام بط
بیگانه شد ز خویش مع الله اذاخلط
بشگفته زبان و سرش را زدند قط
روی^۵ نیامدست بدوران برین نمط
چون انجم است از جلوی جابجا نقط
در دین اوست قبله دو ابروی او فقط

غزل نمبر: ۱۴۴

زخط^۶ سبز تو تا ماه یافست بساط
خط عذار تو از بست^۷ و نه حروف بروست
اگر ز چشم تو آید مرا هلاکت پیش
ترا اگر چه حلاست که خون ما ریزی
مقام^۸ روح تو بیرون قالب تو سین است
بشوق خرقة سبز هزار معنی چرخ
زخم معنی دل نفس بار دارشدست
تو راه گم شده از خضر برچه می جوئی
نظر بسمره بستان کجا کند مسعود

در آمدست ز سوداش مرغ دل بنشاط
مگر که باید قدرت بعثت^۹ آن خطاط
هم از دو لعل تو خواهیم همیشه استنباط
ولیک هم نتوان کرد این چنین افراط
چه کرده تو قناعت درون کهنه رباط
برای قد بلند تو دوختست خیاط
قرار ده نکند تاز هول مرگ اسقاط
درون جان تو پیدا است مستقیم صراط
که دیده اش زخط سبز دوست باخت بساط

۱- ب=مقدم ۲- اوج=مگرانت ۳- ج=خاسته برطرز مصفا، ب=رفتار بطرود

۴- ج=جامع ۵- اوج=دروی ۶- ب=خال ۷- ب=دج=ازینست

۸- ب=بعثت ۹- اوب=مکان ۱۰- 'ب دج' این شعر تعارفی ندارند

غزل نمبر: ۱۳۵

باب سابع عشر مردف بردیف 'ظا' است

۱۵ کہ ز ظلمت ببرد از بدن ہر مسکین

دُری کہ قیمتش نتوان گفت آنست لفظ^۱
 ۳ روح قدس کہ یک کلمہ است ز کلام او
 ۴ نقطش مدام و لفظ یکی بی حروف و صوت
 انوار لفظ^۵ دوست ندیدست چچ کس
 لفظ است ہر چہ ہست چو دیدم بفکر من
 معنی کہ آن خفی است^۶ بکنج خزانیش
 ۷ ما گر بصورتیم میان مکان و کون
 گر قوت قالبست طعام و شراب لیک
 ۹ گشتست لوح سینہ مسعود و جان قلم

از ذات بی نشان تعالیٰ نشانت لفظ^۲
 در ہر دلی چو آب ز فیض روانست لفظ
 کس نیست مطلع کہ درو تا چہ سانست لفظ
 در پردہ حروف بکلی نہانت لفظ
 خود صورتیت عالم فانی و جانت لفظ
 در کسوت حروف مر اورا بیانست لفظ
 ۸ معنی بلا مکان وہم لامکانست لفظ
 زندہ بروست روح کہ قوت روانست لفظ
 پیوستہ بر زبان فصیح ازانست لفظ

غزل نمبر: ۱۳۶

باب ثامن عشر کہ مردف بردیف 'عین' است

۱۶ کہ کند چشمہ جان را ز فؤاد سنگین

اگر تو حالت درویش بنگری بسماع
 شنیدہ بانگ^{۱۰} ز مستی^{۱۱} چو مرغ^{۱۲} لاهوتی
 چو عارفان بتواجد ز خویشتن بچند
 شود وجود منور بنور لم یزی^{۱۳}
 دماغ شان نشود پر زبوی عشق ازل
 چو ملک شانست درای دو کون عندملیک
 سماع مذہب مسعود بہ ز طاعات است

بگوئی اش کہ حلاست سماع بالا جماع
 شود یکی بچہار او چو وقت جنگ شجاع
 کنند باہمہ اوصاف خود نہفتہ و داع
 ۱۴ ز جان مرد چو خیزد بگاہ وجد و سماع
 ضرورتست کہ سازند جبہ را دراع
 قرار چون بگیرند اندرین اقطاع
 بیای مطرب خوشگو نشستہ گوئی سماع

۱، ۲۔ ب = نقط و در اشعار دیگر ردیف "لفظ" آمدہ است ۳۔ 'ب' این شعر ندارد ۴۔ مصرع در 'ب'
 نقطش مدام دوست و لفظ یکی بی حروف و صفت ۵۔ = لطف ۶۔ = معنی است آن خفی است
 ۷۔ مصرع در 'ب' ما گر بصورتیم میان مکان کون چہ ۸۔ مصرع در 'اوب' معنی بلا مکانست وہمہ لا
 مکانست لفظ ۹۔ در 'ب' مقطع در غزل ماقبل آمدہ است ۱۰۔ = مرغ ۱۱۔ ج = مفتی
 ۱۲۔ ب = مرد ۱۳۔ ب = لم یزل ۱۴۔ مصرع در 'ج' ز جان مردہ چہ خیزد بگاہ وجد شعاع
 ۱۵، ۱۶۔ 'ب' و 'ج' این شعر تعارفی ندارند

غزل نمبر: ۱۳۷

بشوق دوست کشیدم چون بغایت جوع
جمال طلعت صانع چو آشکارا شد^۱
کسی که مست شراب جمال ساقی شد
نماز ما دگرست و نماز خلق دگر
نماز مست خرابات نوع دگر دان
سماع طاعت^۲ مردانست ملک سر خدا^۳
جهانست فرع و جهاندار^۴ اصل مایه اوست
چو پنخ اصل به نخل وجود تست چرا
خزانہ^۵ که نهان بود زیر پرده غیب

بکرد نور جمالش درون سینه طلوع
ز چشم گشته بکلی نهان همه مصنوع
قلم بروز حسابست از سرش مرفوع
بجان حضور ظهورت بدل خشوع و خضوع
دران نماز نباشد روا سجود و رکوع
که می جیم ز عالم چو می شود مسموع
درون سر تو پیداست از اصول و فروع
برای چند رطب می کنی بفرع مشروع^۶
درون سینه مسعود بنگر آن مجموع

غزل نمبر: ۱۳۸

باب تاسع عشر که مردف بردیف 'غین' است

که کند دیده ظاهر ز صفا باطن دین^{۱۳}
چرا بشغل خدا رونمی کنیم بلاغ
برای جیفه چه گردیم میان مشتی زان
در آشیان جهان بر چه مانده ام چو کلاغ
که هم بدیدش^{۱۰} آید ز قبح استغفار
در بلیغ صرف بکردیم ماه بازی ولاغ
که زین قبیلہ روانند جمله مثل الاغ
پس از فحاش ضرورت بجانش اسد داغ
که در دروئے تست از جمال دلبر باغ
جدا شو ای دل مسعود گر تراست دماغ

مرا از شغل^۷ دنیا میسر است فراغ
چرا^۸ بباغ جمالش چو کبک نخرام
چو روح من شه مرغان باغ لاهوتیت
بحیفه شده^۹ مشغول خلق مثل سگان
نفس که قیمت او نیست در جهان پیدا
چه دوستی است برین فانیان مشتی خاک
کسی که واله حسن وجود فانی شد
چرا بمندیل دنیا بمانده ام چون بخد
چو طوطیان چمن زار قدس زین^{۱۲} گلخن^{۱۳}

۱- ج= آشکار شود ۲- ب= طلعت ۳- اوج= ملک سر خدائی ۴- ب= جهان راست

۵- اوب= شرع ۶- مصرع در 'ب' خوانی که نهان بودند زیر پرده غیب ۷- اوج= مشغل

۸- ا= مرا ۹- ا= شد ۱۰- ب= زدیدش ۱۱، ۱۲- 'ج' این دو اشعار ندارد

۱۳- 'ب' و 'ج' این شعر تعارفی ندارند آگاہی: یک صفحہ از 'ج' غائب است لہذا یک غزل

ردیف 'غین' و سه غزل ردیف 'ف' و یک غزل ردیف 'ق' غائب اند

غزل نمبر: ۱۴۹

ماراست در نظر ز خط سبز یار باغ^۱
 ۲ ما بلبلیم مست ز گلزار حسن او
 ما می کنیم رقص چو طاووس فوق عرش
 شه طوطی که بر سر این^۳ سبز طوطیانست
 طاقت سینه ام که نبودست جفت او^۵
 هجر نگار در دل من^۶ آتشی زد است^۷
 کردم سوار روح قدس بر براق عشق
 تا چند غمزها زنی و خندها کنی
 مسعود ما نظر بگلستان کجا کنیم

وز گلشن رخس بگرفتست بو دماغ
 عشاق دیگرند جدا مانده چون کلاغ
 روح منست کز دو جهان یافتست فراغ
 خلقی فداوه بر سر جیفت مثل زاغ^۴
 نور جمال دوست درانت چون چراغ
 در سینه بنگرید که هر سوست چند داغ
 دنبال یار رفته فرستادم این الاغ
 گشتی نقاب کرده جهانی بلاغ لاغ
 ماراست در نظر ز خط سبز یار باغ

غزل نمبر: ۱۵۰

باب عشرین که مردف بردیف 'فا' است

۱۴ بدید فرحت توحید بدلهای غمگین

از صافی رخس دل تاریک گشت صاف ۱۵ وحدت نمود روی یکی کرد اختلاف
 از مرثده وصال شده راست چون الف بارغمت که قامت ما کرده بود کاف
 مارا نماز باخم ابروی دلبراست ۸ دارید زین رکوع و سجود شما معاف
 ما حاجیان کعبه حسنین در جهان هر صبح می کنیم بکوی بتان طواف
 بروعدۀ شراب طهورند^۹ زاهدان ماراست چرخ زلب لعل بت، کفاف
 ما خود غزا کنیم همیشه^{۱۰} برای دوست مائیم با^{۱۱} شهادت کامل درین مصاف
 ما کشتگان خنجر تسلیم گشته ایم شاید، اگر ز ملک حقیقی زینم لاف
 تا قاف قرب جان مرا عین عشق داد سیرغ وار روی^{۱۲} نهفتیم بعین قاف
 مسعود را چو شاهد معنی نمود روی آئینه وجود شد از رنگ^{۱۳} و هم صاف

۱- ب= خط سبز یار باغ ۲- مصرع در 'ا' موجود نیست، بجای این مصرع شعر مابعد آمده است

۳- ا= آن ۴- در 'ا' این مصرع موجود نیست پس این نسخه یک شعر کم دارد ۵- ب= مثل او

۶- ب= ما ۷- ا= زده است ۸- مصرع در 'ا' داریم از رکوع و سجود شما معاف

۹- ب= طهورند ۱۰- ب= همیشه کنیم ۱۱- ب= تا ۱۲- ب= آرزوی

۱۳- ب= رنگ ۱۴- 'ب' و 'ج' این شعر تعارفی ندارند ۱۵- 'ج' این غزل ندارد

غزل نمبر: ۱۵۱

کی رسد آن نگار ما غمزہ زنان ز آن طرف ۱۶ منتظرند مردمان کرده دو دیدہ را ہدف
مست و خراب و بیخبر چشم بکشت رخ بجوی^۲ ق زلف کشادہ^۳، بستہ لب، کردہ پیالہ را بکف
تا شدہ از نظر نہان صبح جمال روی او ہجو شفق ہی خورد دیدہ ز خون خود علف^۴
دل ز ہوای روی او نالد اگر بگویمش یار کجا و ما کجا بیدا چون سگان خف
دور شدست آسمان انجم او شرارہا ۵ آہ زدند ہر سحر سوختگان غم زلف
خانہ خود خراب چون کرد بگریہ چشم من از رخ آفتاب او در نظرش فتادہ دف
داغ عبودیت اگر یار نہد بجہہ ام^۶ از ہمہ خسروان مرا ہست پسندہ آن شرف
لشکر غم بھمن دل صف زدہ بود ہر طرف خاستہ عشق از کمین حملہ کنان شکستہ صف
تابش روی اوست جان^۸ سایہ نور او بدن^۹ صورت او درون دل مثل دُردست در صدف
در یتیم ہست دل نفس چنین مادرش^{۱۰} گر صدف تو بشکنی زوی نماید آن خلف
باد صبا بکوی او گر برسی بگویش زود بیا کہ بی رخت شد دل مسعود تلف^{۱۱} ق

غزل نمبر: ۱۵۲

سروی چو قامتش نبود در چمن ظریف ۱۷ باغی چو عارضش نبود در ارم لطیف
آن نازنین کہ از سرو تا پا لطیفہ ایست^{۱۲} رویش چگونہ بنگرد این دیدہ کثیف
از حکم او چگونہ توانم کہ سر کشم او از ہمہ قویست و منم از ہمہ ضعیف
۱۳ خواہم شکست آہ ازین کویہ مثل کاه بار فراق اوست ثقیل و تتم خفیف
۱۴ در بادہ خوردن است بت شیرین حریف این کس ندیدہ است کہ شاہد شود حریف
بازار ہر کہ گرم بعشق است عقل را^{۱۵} یک جونئی خرد بچمان گرچہ ہست شریف
مسعود را اگر تو بجوئی بہ پرہن ناید بدست پیچ، چنان گشتہ است نحیف

۱- ب= کجا برسد نگار من ۲- ا= دروچ بجوی، ب= رخ بجوی ۳- ب= کشاد ۴- ب= دیدہ
زین چون کلف ۵- مصرع در ب= آہ زدہ کہ ہر سحر سوختگان او ز دلف ۶- ب= اگر باز دہد بجہت عالم
۷- مصرع در ب= لشکر غم بھمن دل بود صفا بہر طرف ۸- نور دوست چمن بدل ۹- ا= بدن
۱۰- چنین ما عوش ۱۱- مسعود بک تلف، ب= مسعود تلف ۱۲- ا= لطیفہ است ۱۳- ب= این شعر ندارد
۱۴- ب= خوردہ تست ۱۵- ب= عشق را ۱۶، ۱۷- ج= این غزل لہا ندارد

غزل نمبر: ۱۵۳

باب احدیٰ عشرین کہ مردف بردیف 'قاف' است

^{۱۲} بدہد قرب مع اللہ با ارواح گزین

ای خط^۱ خوش تازگی سبزہٗ اروراق ^{۱۳} وی رنگ رخت روشنی دیدہٗ عشاق
 طاقت دو ابروت^۲ کہ آن جفت ندارد در جفت بہ بینند فتادست عجب طاق
 خواہی تو بخوان مومن و خواہی تو بخوان کبر جز از خم ابروی تو نہ قبلہٗ مشتاق
 در ذات بتان گر چه کسی خلق ندیدست معشوق منست از سرو تا پا ہمہٗ اخلاق^۳
 این صورت حسنست^۴ کہ مغیب است سراسر مخلوق بدین وصف کہ دیدست در آفاق
 اندام تو پوشیدہ شود چون بکشائی کان زلف سیاہست بتا تا بر ساق
 ای ہر کہ برخسار دل آویز تو بیند گر سجدہ نیارد چو عزازیل شود عاق
 در دفتر^۵ خوبی چو رقم باز گشتیم حسن رخ زیبائی تو بنیم باوراق
 مسعود بجان آمدہ ازدست فراق یارب چه شد آن عہد کہ کردی تو یشاق

غزل نمبر: ۱۵۴

باز ز دنیا شدہ جان ہوا خواہ طاق دید کہ ہست سوی کس گفت مرا اورا اطلاق
 روح چگونہ دہد روح درین چاہ^۶ تن ق نور نمایند^۷ درو مہ چو قند در محاق
 از سر عالم گذشت خندہ زنان چو صبا ہر کہ شدہ پای گیر کردہ ازو افتراق
 فارغ و فرد از خودی دیدہ چو اورا ز شوق رقص کنان در رسید از سوی وحدت براق^۸
 برد مر اورا از چرخ و از سر کرسی و عرش ساختہ در لا مکان بہر سکونش وثاق
 ساقی غیب آمدہ برد مر اورا ز خویش^۹ جست ز قرب و ز بعد دست ز وصل و فراق
 مست شد از بوی عشق گشتہ ز خود بیخبر عقل چو گشتہ حجاب سوختہ در احتراق
 طاق شد از خویشستن جفت شد از با احد^{۱۰} طاق شود در جہان ہر کہ شود^{۱۱} جفت طاق جاری

۱- ب=روی ۲- ا=ابروی ۳- ب=اوراق ۴- ب=حسنت

۵- صفحہ ۶- ب=چاہ ۷- در ہر سہ نسخہ=نماید ۸- اوچ=الاق

۹- ب=بردر آواز خوش ۱۰- ب=چونکہ شد با خدا ۱۱- ب=وچ=بود

۱۲- 'ب' و 'ج' این شعر تعارفی ندارند ۱۳- 'ج' این غزل ندارد

اسم نمائندہ ازو گشتہ مسکلی ہمو
 ۲ گر تو نصیری من در دہ دین سپر منی
 زینت ہر رو شدہ بینش ہر دیدہ گشت
 ہر کہ نیارد سجود پیش رخت گشت عاق^۱
 باش مراد دلم از رہ بالاتفاق
 سوختہ مسعود چون جان و دل^۲ از اشتیاق

غزل نمبر: ۱۵۵

ق در یای^۱ عشق دوست چہ بحریت پس عیق
 ق با کاروان^۲ عشق بہ منزل کجا رسید^۳
 خنجر نمی نمائی^۴ و مردم ہی کشی
 گر از ہوا ی چشم تو گل کشیم^۵ کشی
 ہر چند دست و پا بزخم غرق تر شوم
 در شرکتست ملک چو بانفس روح را
 منما^۶ مرا تو قوت بازوی خویشتن
 دُرہای آبدار کہ داری دران دو لعل
 ۱۱ چون شمع خیز از دل مسعود بک کہ تا
 ق کز وی^۷ پیچ^۸ نوع نیاید^۹ برون غریق
 راہست بی نہایت و ماسیم بی رفیق
 کسی چون سلامت از تو برد جان برین طریق
 باری قصاص کن ہم ازان غمزہ بریق
 من آشنا ندارم دریای غم عمیق
 خوب آنست قسم خویش گذاریم بر فریق
 دارم تن ضعیف و دل خستہ جان رقیق
 سازند گاہ خندہ دل خستگان عقیق
 سوزد وجود خویش چو پروانہ حریق

غزل نمبر: ۱۵۶

ق بیا بیا کہ زخنجر بجان خلیدہ فراق
 نہان ز چشم منی و درون دل پیدا
 ز چشم تا کہ نہان شد جمال یوسف دل
 ق بیا نسیم بہار^۱ وصال ازان گلشن
 کمان چرخ چہ سخت آہ گر سولیش
 ہمیشہ در دل پیوستہ وز دیدہ جدا
 وصال یار کجائی ز بہر جان برون^{۱۸}
 نہال وصل^۲ بکلی ز دل^۳ بریدہ فراق
 براہ جانست وصال و براہ دیدہ فراق
 چو گرگ^۴ پراہن جان و تن^۵ دریدہ فراق
 کہ بر حدیقہ دل چون خزان بریدہ فراق
 درون سینہ چوناوک مرا خلیدہ فراق
 برین طریق نگارا^۶ کسی ندیدہ فراق
 درون^۷ سینہ مسعود بک رسیدہ فراق

۱- ہست طاق ۲- 'ج' این شعر ندارد ۳- ب=تن ۴- در ہر سہ نسخہ=دریاد

۵- در ہر سہ نسخہ=پیچ ۶- ب=نیامد ۷- ا=کاربان ۸- اوب=رسد ۹- ج=ہی نمائی

۱۰- اوج=نما ۱۱- مقطع در ب=قبل از شعر آخرین آمدہ است ۱۲- اوج=عقل ۱۳- اوج=جان

۱۴- ا=کرد ۱۵- ا=دل ۱۶- ا=بہاری، ج=بیاد ۱۷- ا=نگاری

۱۸- ب=کہ بہر جان بروست آگاہی: در ترتیب اوراق مغلوط است

غزل نمبر: ۱۵۷

باب اثنی عشرین که مردف بردیف 'کاف' است
 ۹ برد کفر ز دلہای مغان پرکین

تا ولولہ عشق تو افتاد بر افلاک
 در سایہ بالای تو خورشید چو دیدہ
 در زگس جادوی تو سحریت مسخر
 شد صید تو بسیار دل ای ترک شکاری
 عکس رخ زیبای تو افتاد چو در جان
 زہر غم ہجران تو^۲ در جانم^۳ اثر کرد
 بگرفت غم عشق تو سودای دل من
 بردوش تو ماریست کہ جز خون نکند نوش
 در خاطر مسعود چو افتاد ہوایت
 حورا و ملایک زده پراہن جان چاک
 از چرخ فرود آمدہ خود را زده بر خاک
 کان می کند اندر دل^۱ ہر شیفۃ ناپاک
 بر بند دل شیفۃ ام نیز بفتراک
 آئینہ دل گشت ز زنگار حدث پاک
 از لعل تو چویافت دل شیفۃ^۴ تر پاک
 یک جرمہ بدہ زان لب می گون طرب ناک
 ن شد خوی تو مردم کشی^۵ ای دوست چو ضحاک^۶
 بر خاستہ چون شاہ براہیم^۷ ز املاک

غزل نمبر: ۱۵۸

تا شاہد جمال تو بنشت در پلک
 اسرار ذوالجلال بروی تو ظاہرست
 ۸ ما سجدہ سوی قبلہ ابروی تو کنیم
 حورای عین اگر چہ لطیف اند در بہشت
 ای نازنین ملایک سیرت در آب چشم
 افتاد خون زگریہ غم در دل خراب
 چون دفتر وجود مسکلی فرو گرفت
 از غیر یار گر تو بکلی کنی حذر
 مسعود بک بخیز بجان پس بجوی یار
 شستم زہر دو دیدہ خود نقش مردک
 در روی تو جمال الہی است نیست شک
 کرد آنچنان کہ جانب آدم ہمہ ملک
 لیکن کجاست در رخ ایشان چنین نمک
 کز زہر غم کبود چون فلک^{۱۱}
 آن چشم را بگو کہ مژگان زند کلک
 از صفیہ خیال تو کردیم اسم حک
 گوید بگوش جان تو بی واسطہ معک
 زیرا کہ فقر بہ بود از ملک مشترک

۱- ب= کان می نکند در دل ۲- ب= زہر غم تو ۳- ج= جان ۴- ب= سوختہ

۵- اوج= مردم کش، ب= ہر دم کشی ۶- این شعر صنعت تلمیح دارد، اشارہ بہ بادشاہ ضحاک (نمرود) است

۷- صنعت تلمیح اشارہ بہ ابراہیم ادہم ۸- مصرع در ا= ماسوی قبلہ ابروی تو کشتم

۹- 'ب و ج' این شعر تعارفی ندارند ۱۰- 'ب' این غزل ندارد ۱۱- 'ج' این شعر ندارد

غزل نمبر: ۱۵۹

یکی طالب یکی مطلوب بیشک	یکی در یک یقین باشد همان یک
نکو شناس خود را تا شناسی	که آنچه غیرتست و هم است بیشک
برو در عالم ^۱ لاهوت بخرام	مکن ^۲ از صفیہ دل حرف ہو حک
بمرد شو ز دنیا زود زیراک	زنگ هست او وز دوش هست مردک
ازین بازیچہ رنگین حذر ^۳ کن	که بر بازیچہ باشد میل کودک
درم راقلب زن تامل گردی	مشو جویای خورده ہجو مردک ^۴ ق
بکش زین جیفہ دست و پیش او دار	که لرزیدست بروی ہجو لرزک
بکن سر باز ہجون مردان سرباز	چہ باشی چون زنان پوشیدہ تارک
میان حلقہ مستان مدہوش	بیا چرخنی بز ^۵ بربانگ مستک ^۶
بہ زگس کوی ہر مستی بنی	مپرس از من اشارت کن چشمک
کشا زنجیر تن از گردن روح	برو از زیر این بام مشک
قزح را زہ کن تیر ^۷ فلک کش	بز ^۸ در دیدہ اغیار ناوک
ز خاطر صورت مسعود بک شوی	بمعنی باش با یاری تبارک

غزل نمبر: ۱۶۰

باب ثالث عشرین کہ مردف بردیف لام است
برہاند چو بخوانند ز شیاطین لعین^۹

ای ز حسنت گرفته دیدہ جمال	وز خیالت <u>جهان</u> ^۱ شد است خیال
پیش چشم از کمال حسن خرام	تابازند دیدہ اہل کمال
عکس رویت چو در دلم افتاد	در گرفته ہمہ جمال و جلال
چشم تو غازی است کز سر حسن	می کند ہر طرف ہزار قتال جاری

۱- = برد در عالم ۲- ب = بکن ۳- اوچ = گذر ۴- در ہر سہ نسخہ = خوردک

۵- ج = چرخنی زنان ۶- اوچ = مسلک ۷- ج = کن و تیر ۸- = چنان

۹- 'ب و ج' این شعر تعارفی ندارند

آن دو ابرو نگر که پیوسته است
 ماه نو لاف زد ز ابرویش
 گر^۲ نظر را حرام می گویند
 نظرش عاشق و رخس معشوق
 او درخست و چهرها گل او
 ۵ ظاهر و باطن همه یا ریت
 روی^۶ مسعود بک ز معنی اوست
 بر رخ آفتاب چون دو هلال
 گفتمش جای تست در صف نعال^۱
 من^۳ خریدم حرام را بحلال
 فارغ از قرب و بعد و هجر و وصال
 که به صحن دلم گرفته نهال^۴
 خواه بی مثل گوئی خواه امثال
 صورت چشم چیست فرض محال

غزل نمبر: ۱۶۱

بیا بیا که گرفت مرا هوای وصال ۹
 شکسته وار بکویت فاده ام بیمار
 بلای هجر تو سودای دل چنان بگرفت
 فراق یار مرا از جهان برون آورد
 خیال غیر مرا در حجاب هجر گلند
 دلم ز درد جدائی خراب گشت اکنون
 چو یار در برم آمد برفت جان مسعود
 کشیده ام غم هجران هم از برای وصال
 فراق تا که نکشت^۷ بکن دوا وصال ق
 درون سینه محزون نماید جای وصال
 ز راه جان بهتایت^۸ درآ، درای وصال کذا درج
 درون پرده هجران تو نمائی وصال
 برو برو غم هجران بیا بیای وصال
 شده برای وجودم مگر بلای وصال

۱- = صف نعال ۲- ج= که ۳- ج= می خریدم ۴- 'ا' این مصرع ندارد، بجای این،

مصرع دیگر است که در 'ب' در شعر مابعدی آید که مصرع اول آن شعر در 'ا' موجود نیست، پس 'ا' یک شعر کم دارد

۵- 'ا' مصرع ندارد و مصرع ثانی در 'ا' در شعر ماقبل آمده است ۶- ب= روح

۷- اد ج= نکشت ۸- ا= بهتایت ۹- 'ب' این غزل ندارد

غزل نمبر: ۱۶۳

گشت چکان باز شراب از دهن گل ۹ وقت که در باغ بسازیم تمل
پوشیده^۱ عروسان چمن چادر گلرنگ ۲ انداخته بر سر ز عرش با همه سنبل^۳ کذا درج
کثر کرده کله لاله چو شه آمده در باغ هر سوی ز مرغان سحر خاسته غلغل
بگریسته چندان ز هوایش گل زرگس کز گریه بختاد بهر دیده خود گل
از پرده برون آمده گل جامه دریده ۳ فریاد چو برخاسته از ناله بلبل
ساقی بدو انگشت گرفتست پیاله مطرب بسرودست و صراحیست بقلقل
هر نفی که کرد ابروش اثبات کند چشم^۴ کان صا صبح است درین تابی تامل
چون یافته جان آب طرب از لب ساغر بشکفته ز شادی دل این^۵ شیفته چون گل
بودست ملال از خودی خویش که مارا مسعود برفته خود از یک قدح مل

غزل نمبر: ۱۶۴

لعلت بگاه خنده لب ریخته چو مل ۱۰ چشم میان دیده ز گریه گزند گل
دریاست چشم گر گزری بر پلک گزر کز بهر گشت توست تو بسته ایم پل
آن مردمان چشم که هر دو سیه دهند خون دل بر ریخته از غزه چون مغل
در هر دلی خیال تو بگذشت و ناله خاست گوی که شه بکشت روان شد زنان دهل
تا گیسوی تو سلسله از عشق بر کشید از حلقه اش بگر دن ارواح ماند غل
گشتند ز آب دیده مست تو مردمان^۶ کز لعلی لب تو همو گشته است مل
شاهنشاه است عشق تو در ملک لایزال^۷ پیشش پیاده ایست که گویند عقل کل
نفس گلست مرکب روح لطیف تو کز شاه عشق یافته از نور عقل کل
مسعود هر چه وصف تو گفتست اندکی زیرا که جز بلاغ نباشد علی الرسل

۱- پوشیدند ۲- مصرع در ۱= انداخته ز عروس بر سر همه سنبل ۳- ج= خواسته

۴- 'ج' این شعر ندارد ۵- ج= که ۶- ج= من مست مردمان ۷- ج= لم یزل

۸- 'ا' این شعر ندارد ۹- ۱۰- 'ب' این غزلها ندارد

غزل نمبر: ۱۶۵

در دل ما چون گلند دانه درخت ازل خاسته در صحن دل بار گرفته عمل
زان شجر نامدار دانه بهر دل فقاد گشت یکی بیشمار رسته درخت ازل
نفس گلست بوی او صورت عالم^۱ گلست^۲ کذا درج^۳ شاخ ویست عقل کل بخ ویست لم یزل
هست برش روح قدس^۴ شاخ زده هر طرف بر سر هر شاخ او صورت^۵ گل بی بدل
کرسی و عرش اندران از ازل و تاابد نه فلک و هفت چرخ سایه او فی المثل
در چمن هر دلی دوست که جان خوانیش گر بدی آب ذکر سر کشد از هر محل
آب ده آن شجر دیده مسعود بک وان شجر نامدار ذات جهان ملل

غزل نمبر: ۱۶۶

باب رابع عشرین که مردف بردیف 'میم' است
که بگرفته است سراسر اسرار تمکین^۶

من عاشق جان بازم در عشق سرافرازم ۴ من مرغ گرفته پر پیوسته به پروازم
که مومن او باشم که کافر قلاشم که زاهد طرازم که رند دعا بازم
نی خاکم و نی بادم نی آبم و نی آتش هر چار طبیعت را از یک صفی سازم
بی پای روم در ره بی لب سخن آیم بی چشم^۷ جهان بینم بی خلق در آوازم
هم ظاهرو هم باطن چون هست وجود من از ذوق وجود خود در نغمه و در نازم
تا زنده ارواحم^۵ سازنده اجسام هم عقلم و هم عشقم هم سرم و همرازم
در صورت و در معنی جز سایه من کس نی بر صورت خود دایم زان عشق همی بازم
تا گلشن جان گردد بی خار زباغ گل من خارتن خود را از بخ بر اندازم
هر ذره ز تاثیرش خورشید ازل گردد گر سایه نور خود بر خاک بیندازم
اجرام همه کوکب گشتست مرا مرکب زان کره گردون را پیوسته همی تازم
هر لحظه مرا دلبر مسعود ازل گوید که ساقی هم رازست من همدم و هم سازم

۱- ب=عالی ۲- ج=روح روح قدس ۳- ج=بر سر شاخ وجود صورت

۴- =چشمه ۵- =ارواحهم ۶- 'ب' و 'ج' این شعر تعارفی ندارند ۷- 'ب' این غزل ندارد

غزل نمبر: ۱۶۷

من عاشق بدنام رد کرده اسلام ۲ زینهار نبود باکی گر نیک سر انجام
نی کافر و نی مومن نی ملحد و نی ترسا بیرون شده عالم نی خاصم و نی عام
در گوشه چریشینم چون مست خراباتم بر قبله چه رو آرم چون عابد اصنام
در کعبه پرستم بت بر دیر طواف آرم در کفر یقین باشد صد شبیه در اسلام
گر آبیحات آری برخاک روان ریزم و ر بادہ بکف داری در حال بیاشام
من مست بلا نوشم چون دیگ ہی جوشم ہر درد کہ پیش آید آشام و بخرام
من بلبل اسرارم صد گونه نوا دارم لیکن زپی جیفہ پابند درین دامن
شد باز خراباتم چون چنگ کبک خود کذا درج در بوم گدا رویان چون بوم چه آرام
کہ ظلمت و کہ نورم، کہ اقرب و کہ دورم کہ روشنی صبحم کہ تیرگی شام
من دلبر چالاکم نی خواجہ املاکم بیگانہ ز افلاکم بیزار ز ایام
ہم فردم و ہم زوجم ہم بحر و ہم موجم ہم خسرو ہم فوجم ہم بادہ و ہم جام
ہم طفلم و ہم پیرم^۱ ہم چاکر و ہم میرم جامست بدست من لیکن چکنم خام
مسعود مخوان مارا یار بدان مارا خود هست مسمی اوگر من لقب و نام

غزل نمبر: ۱۶۸

من نہ ام واللہ یارا من نہ ام ۳ جان جانم جان جانم تن نہ ام
وہ چرا چون حیض عزلت مانده ام مرد مردم مرد مردم زن نہ ام
گرچہ گلخن می نمایم در نظر گلشن نو رستہ ام گلخن نہ ام
روی من بین زود ای یعقوب دل یوسفم من بوی پراہن نہ ام
مرکب است این تن سوار اوست روح من سوار مرکب و توسن نہ ام جاری

گردرین ساکن نمانم از دغا
گر چه چون آهن سیه دل مانده ام
خرمن گاهست عالم لیک من
من علی ام من ولی ام من نبی
جوهر قدسم که اورانیست عرض
نورپاکم آمده در مشیت خاک
نور من در تنکنای تن مبین
گرچه پنداری که گنجش در من است
اوست کاندن نقش من ظاهر شدست

سایه باشد من درین مسکن نه ام
در سرشت آئینه ام آهن نه ام
آتش سوزنده ام خرمن نه ام
جم نه ام رستم نه ام بهمن نه ام
چون^۱ در دریا و زر معدن نه ام
کور پشمان را ولی روشن نه ام
آفتابم ذره روشن نه ام
صاحم نی^۲ گنج و هم مخزن نه ام
من نه ام مسعود واللّه من نه ام

غزل نمبر: ۱۶۹

بلبل نوای کن که من بر خوشنوائی عاشقم
ای مرغ نالان سحر از حال من آگه نه
هر جا که او منزل کند گردد خراب آن مملکت
در کسوت هر شاهی می آید و دل می برد
هر گل ز اوصاف رخس دیگر نشانی می دهد
در نغمهای چنگ و نی حسن نوازش ظاهر است
در صوتهای^۳ زیروبم میگوید او اسرار خود
در چشم و روح مردمان هر که که او طالع شود
ای چرخ گر بر دیگران گاهی وفا هم می کنی
گر چشم دارم بر رخس از چشم پوشد روی خود
مسعود از حسن رخس زیباست روی نیکوان

آخر تو بر گل عاشقی من بر صبا^۴ی عاشقم
در هیچ صحنی ناید آن من بر صبا^۵ی عاشقم
معمور نگذارد ولی بر بادشائی عاشقم
ایمن نه ام^۶ از مکر او بر درباری عاشقم
من عاشقم بر روی او نی بر گهای عاشقم
من عاشق نی نیستم بر خوشنوائی عاشقم
من عاشقم بر نطق او نی بر صدای عاشقم
چون که رباید چشم را بر که ربائی عاشقم
بر من جفا کن زانکه من بر بیوفائی عاشقم
کس را نیارد در نظر بر خود نمائی عاشقم
در هر خنی پیدا است او بر خوش لقائی عاشقم

۱- ج "چون" ندارد ۲- ج = هم ۳- "ب" این غزل ندارد ۴- ج = نیز جای

۵- این نه ام ۶- = در صورتها

غزل نمبر: ۱۷۰

سر من خاک خواهد شد^۲ بسودای که من رام^۱
 بخوامم مرد دانم در بیابان فراق او
 غباری اوست ارواحی که در علوی و سفلی هست
 ریاض گلشن رضوان مرا کی دل پسند آید
 اگر چه مایه عمرم شود صرف اندرین سودا
 عجب نه بود اگر پیدا است بر من آنچه پنهانست
 اگر چه کرد لا یعنی^۵ بود اشکال اوهای
 شجر سرست و جان موسی^۶ روانم طور سینائی
 تنم نایست او نائی ز نفخ^۷ اوست گویائی
 یکی نایست در پرده که پنهانی عدد دارد
 هو الاول هو الآخر هو الظاهر هو الباطن

کجا یابم محالست این تمنائی که من دارم
 که این قطع نگرود کم بدین پای که من دارم^۴
 میان مغز سر سودای صحرای که من دارم
 واری جفت الماوی است ماوائی که من دارم^۸
 نباشد جز زیان سودی بسودای که من دارم
 که پنهانست بر آفاق پیدای که من دارم
 همه اثبات خواهد شد ببالای که من دارم
 درون پرده سینه است سینائی که من دارم
 که برهانت بر نفخش نواهای که من دارم
 که نفخه اوست پیوسته درین نائی که من دارم
 کجا تو آمدی مسعود غوغائی که من دارم

۱. ب. و ج. "این غزل زرار زرار" همه تصحیح قیاسی است ۲. "شتر ندارد" ۳. بیان
 ۴. "که ندارد" ۵. لائقی ۶. بالائی ۷. نفخه ۸. درائی

غزل نمبر: ۱۷۱

ما عاشق مستیم^۱ که جز می نپرستیم
در حلقه گیسوی تو کفریست حقیقی
در راه خرابات قدم راست نهادیم
در دیده چون رنگ سر زلف تو بدیدیم
ما بو الجبانیم که^۲ از روی حقیقت
دل زان می لعل تو چو^۳ مرفوع قلم شد
جان و جگر ماست همه نقل لب تو
جز^۴ قبله ابروی تو محراب نه داریم
از اسم بریدیم و گزفیم^۵ مسمی

از کعبه بریدیم و به میخانه نشستیم
ما کافر عیار ازان کفر شدستیم
وز^۶ کوی مناجات و کرامات شکستیم
بر کفر کشادیم وز اسلام به بستیم
بت را پرستیم و خدا را نپرستیم
ما هرچه بگوئیم معافیم که مستیم
زان لب نمکی ریز و دگر بار بجستیم^۷
برما نظر انداز که هندوی تو هستیم
مسعود بزن دست که ما از تو برستیم

غزل نمبر: ۱۷۲

ما ز عدم سر زده مست الست^۸ آمدیم
دوست چوشت الست در دل ما افگند^۹
در عدم لا اله نیست بدست جان من
۱۲ روی نموده چو دوست در دل ما از ازل
او چو الف راست بودنی نقط و نی شکست
خیز دلا از همه، قصد بکن^{۱۵} سوی دوست
در دل ما ریخته است^{۱۶} دوست زلب جرعه
دست نموده چو دوست در گل ما^{۱۷} چهل صبح
لشکر منصور عشق ظاهر و باطن گرفت
تاج بلندی ز عشق یافته مسعود بک

سجده بجان آوریم^۹ چون همه مست آمدیم
ما همه زان^{۱۱} شست عشق جمله بشت آمدیم
گفت چو لا اله^{۱۲} او^{۱۳} ما همه هست^{۱۴} آمدیم
ما هم ازان تا ابد خویش پرست آمدیم
ما نقط او شدیم زان بشکست آمدیم
ما نه درین جایگا بهر نشست آمدیم
ما هم ازان می چنین مست الست آمدیم
ما همه گل شدیم دست بدست آمدیم
شاه چو بر قلب زد ما بشکست آمدیم
در نظر شاه غیب چون همه مست آمدیم

۱- ب=ما عاشق و مستیم ۲- =واز ۳- ا که ندارد ۴- اوب=چون ۵- ب=نمکی زن که جگر پاره
شدستیم ۶- ب=چون ۷- اوج=بریدیم و گزفیم ۸- اشاره به الست بر بکن ۹- ج=بجائمان دویم
۱۰- ب=وج=در دل دریا افگند ۱۱- ج=ما هم اندرون ۱۲- اوج=او ندارد ۱۳- اوب=مست
۱۴- ب=این شعر ندارد ۱۵- =از هوا فیض بکن ۱۶- =ریخت ۱۷- ب=من

غزل نمبر: ۱۷۳

که چو سرد سبز^۱ سر افراخیم که چو شمع موم تن بگداخیم
 که میان عاقلان کردیم گشت که میان بیخودان جا ساخیم^۲
 بر براق وحدت اندر لا مکان بر نشستیم و بهر سو تاخیم
 از خودی جستیم و بیخود آمدیم هستی اندر نیستی در باخیم
 دیده از غیر خدا بر دوخیم چشم بر ذات خدا^۳ انداخیم
 از مکان و کون افشاندیم سر بکوی لا مکان افراخیم
 از حجاب جان چو بیرون آمدیم دوست را از خویشتن بشناخیم
 بس وجود خویشتن کردیم گم با وجود او بکلی ساخیم
 از برای چشم بد مسعود بک^۴ بر سر دار ملامت آخیم

غزل نمبر: ۱۷۴

خیز جانا^۵ خیز، جانان و جهان را کم ز نیم غوطه در دریای وحدت از فرح هر دم ز نیم
 از مکان و از زمان آریم بیرون خویش را پس قدم از لا مکان در حضرت اعظم ز نیم
 هستی خود را به بحر نیستی در افکنیم بس دم آئی انا الله^۶ بیخود و بیدم ز نیم
 نه فلک را گوی سازیم وز کن^۷ چوگان کنیم تا شود گوی و چوگان بر سرش محکم ز نیم
 بر جهیم از جمله اسماء و مسمی را شویم پس زمستی به حلاج^۸ از انا الحق دم ز نیم
 از سر شادی ملک و مال و فرزند و عیال بر جهیم و دم ز ابراهیم بن ادیم ز نیم
 نیستی را مایه سازیم وز هستی بر جهیم پس دم هستی و رای عالم و آدم ز نیم
اشک ریزیم^۹ و جهان را غرق در طوفان کنیم کشتی دل باید الله اندران قلزم^{۱۰} ز نیم
 یار را مهبان دل خوانیم و چون مسعود بک خدمتی سازیم و دست از خوری^{۱۱} بر هم ز نیم

۱- ج=سبزه ۲- ب=باخیم ۳- او=احد ۴- ب=و=را ۵- ب=و=خیز یارا

۶- اشاره بآیه قرآن، چون موسی برای آتش به کوه طور رفت، صدای آمد "آئی انا الله" ۷- ب=در کن

۸- صنعت تلخیص: منصور حلاج چون مستغرق شد پس گفت "انا الحق" ۹- =ریزم ۱۰- ب=اندرون دریا

۱۱- ب=از خود بینی

غزل نمبر: ۱۷۵

وقت آن آمد که سوی حضرت اعلیٰ رویم
 نیستی سازیم هستی را بنی لا اله
 آفتاب لم یزل در برج دل طالع شد است
 از نهان و از عیان آریم بیرون خویش را^۳
 بر حواس خمس چون صم و بکم خوانده ایم
 چند بر امید فردا منتظر داریم دل
 با بانگ سبحانی و آواز انا الحق بر کشیم^۵
 تا جمال بی نشان بی چشم و حتی بگریم^۷
 بر مسمای حقیقی اسم مسعودی^۸ خطاست

قاب قوسین را گذاریم و در او ادنیٰ^۱ رویم
 پس براه بیخودی در منزل لا رویم
 پیش آن چون ذره رقصان بی سرو بی پا^۲ رویم
 جانب داننده پیدا و نا پیدا رویم
 بر جهیم از دیده سوی نور او اعلیٰ رویم
 حالیا در کوی او^۴ بی دی و بی فردا رویم
 پس بسوی عالم هو بی من و بی ما^۶ رویم
 نقش بی نقشی بدریم و همه یکتا رویم^{۱۵}
 در ره او بی همه اوصاف و بی اسماء رویم

غزل نمبر: ۱۷۶

خیز تا جان و جهان را در سر جانان کنیم^۹
 خرمن هستی بسوزیم از هوای نیستی
 از صفا سازیم واحد این حواس خمس را
 قبله جان را خم ابروی خوبان ساختم^{۱۰}
 گردش گردون گردان را دهم از دل قرار
 خار غم^{۱۲} از زنگ حق بین بکلی بر کشیم
 چون غلیل بت شکن جمله بتان را بشکنیم^{۱۳}
 بر جهیم از جنگ نفس و بگوریم از چهار طبع
 قرب و بعد وصل و هجرای دوست انگیزت دودی^{۱۴} ق

یار را در خلوت دل یکدی میمان کنیم
 پس میان لا مکان از خوری جولان کنیم
 چارسوی و شش جهت بیرون ز جسم و جان کنیم
 باز آسیم از همه رخ جانب یزدان کنیم
 ربع مسکون را با مرکز فکان گردان کنیم
 هر دلی را زان نظر همچون گل خندان کنیم
 پس توجه روی دل را جانب سبحان کنیم
 خاک و باد و آب و آتش از صفا یکسان کنیم
 ما همان دانیم دل فارغ ازین و آن کنیم جاری

۱- ب= ادبی ۲- ب= تا ۳- ب= آسیم بیرون سرزده ۴- ب= او ندارد ۵- ب= بر کشیم

۶- ب= پا ۷- ب= بگرم ۸- ب= مسعودم ۹- 'ج' این غزل ندارد ۱۰- ب= کنم

۱۱- ب= ساخته ۱۲- ب= غیر ۱۳- ب= بتان خواهیم شکست، اشاره به ابراهیم که بتان را شکست

۱۴- ب= انگیز دودی ۱۵- 'ج' این اشعار و مقطع ندارد

مرغ جان را ازین قفص در منزل اعلیٰ بریم
 همچو نوح از بحر دل آریم طوفانی پدید
 رکن دینیم و شهاب^۲ چرخ دل قطب زمان
 جای ما بیرون جسم و جانست ای مسعود
 لا مکان معمور سازیم این مکان ویران کنیم
 غرق در وی هفت چرخ و انجم و ارکان کنیم
 ۳ بلک زین هم فارغیم و نام خود پنهان کنیم
 بگذریم از هر دو تا کی گشت در زندان^۴ کنیم

غزل نمبر: ۱۷۷

در عشق گر پیدا شوم پیدا و نا پیدا شوم
 از کودکی بالغ شوم و از کفر و دین فارغ شوم
 گر وعده فردا بود^۵ امروز نقد جان من
 آن آفتاب لا مکان خیزد اگر ز شرق جان^۶
 بحری که در جان منست گر برزند موج از درون
 من انسی و جانی نه ام من بحری و کانی نه ام
 من هستی دیرینه ام از ذات من زادست جان
 من مرغ آن آشیانه ام در دام بهردانه ام
 خود^۷ لمن نه ام مسعود بک این اسم او جان منست
 هم پرده هستی^۸ درم هم از جهان یکتا شوم
 بی تن شوم بی جان شوم بی سر شوم بی پا شوم
 بیرون خرامم این زمان بی دی و بی فردا شوم
 چون ذره سر^۹ گشته از ان خورشید بی همتا شوم
 با آنکه طوفانی^{۱۰} شود آیم برون دریا شوم
 من مرغ بستانی نه ام اینجا نه ام آنجا شوم^{۱۱}
 آنجمله نا پیدا شود^{۱۲} گر من درین پیدا شوم
 گر بشکنم منقارتن فارغ ازین غوغا شوم
 چون ذات من پیدا شود بی اسم و بی اسماء شوم

غزل نمبر: ۱۷۸

من روح روح رجم هم فتح و هم فتوحم
 در جانهای نهانم در سرها عیانم
 در روشنی صفایم در تیرگی ضیایم
 هر نه فلک بدوران از من شدست گردان^{۱۳}
 هم نوحیم بطوفان^{۱۴} هم غرق ساز نوحم
 در چهرها جمال در جامها صبحم
 در خستگی دوایم در بستگی فتوحم
 خود قابلت عالم من در میانش رجم
 بر کافران عدوم بر مومنان نصوحم
 مسعود لایزالم خورشید بی زوالم

۱- = بید ۲- اشاره به پیر خود رکن الدین شهاب ۳- مصرع در ۴- بلکه مازین فارغیم این نام هم پنهان کنیم
 ۴- = زندان ۵- = هم ز پرده هستی ۶- = ب = شود ۷- = ب = شوق جان ۸- = اوج = برگشتم
 ۹- = اوج = چون نم در گلیست ۱۰- = ب = آنجا نه ام اینجا شود ۱۱- = ب = از جمله ۱۲- = اوب = اسم اوصاف
 ۱۳- = ب = نوح هم بطوفان ۱۴- = شدست گردان

غزل نمبر: ۱۷۹

۱

کجایم من کجایم من کجایم	جهان گم گشته در خود نمی دانم
فنایم من فنایم من فنایم	ازان ساقی که دارد دور باقی
در آیم من در آیم من در آیم	کند غلفت تصور زانچه از آن
نمایم من نمایم من نمایم	بدانی کیستم گر صورت سبر
بلایم من بلایم من بلایم	اگر در محبت شینی ز نوخیز
ربایم من ربایم من ربایم	ترا کوه خودی کان نیست حرگاه
بمانم من بمانم من بمانم	برو از خود که تادر پرده تو
ترایم من ترایم من ترایم	تویی تا دور از خود وان تحقیق
شمایم من شمایم من شمایم	مرا محبوب می گوید که مسعود

غزل نمبر: ۱۸۰

بی نشان را در نشان آورده ام	نقش بی نقشی بجان آورده ام
لا مکان را در مکان آورده ام	برده ام خود را ورای لا مکان
در دل او را جای جان آورده ام	آن که کونین است اندر قبضه اش
چون قلم من بر زبان آورده ام	سرهای کان نهان در لوح بود
صورت و معنی دران آورده ام	۲ کرده ام آئینه دل را صفا
گوش کن کز بهر آن آورده ام	گوهر جانست اندرکان من
دُز وحدت در دهان آورده ام	۳ شسته ام در قعر دریا چون صدف
درمیان کن فکان آورده ام	شسته ام از لوح دل نقش دو کونین
های هوئی درمیان آورده ام	برده ام مسعود بک را از میان ^۴

۱- 'اوج' این غزل ندارد ۲- 'ب' این شعر ندارد ۳- 'ا' این شعر ندارد ۴- 'ج' در میان

غزل نمبر: ۱۸۱

من مرغ بستان دلم پر بندم و آنجا روم
از عالم گل^۱ بر شوم وز عقل کل^۲ برتر شوم
بگذارم این کون و مکان بگذارم این جان و جهان
لا هوت جای جان من جبروت و ملکوت آن من
آنجا نه درد و نی صفا آنجا نه درد و نی دوا
نی آسمان و نی زمین نی عرش و نی روح الامین
من در دریای هَم^۳ در قعر بحر مطلقم
۵ درد ام زلفت مانده ام در چاه غم افتاده ام
هم جان و هم جانانه ام هم مرغ و هم آشیانه ام
۶ من سرّ الله اکبرم وز عرش کرسی برتر ام
۷ پرواز گیرم از جهان در بحر حق^۸ گردم نهان
۹ بگذارم این زندان تن کاورد جانرا در محن
مسعود در خوف و رجا ماندم گرفتار هوا

غزل نمبر: ۱۸۲

خویش را در کوی مستان برده ام^{۱۰}
دامن از کون و مکان بر چیده ام^{۱۱}
غنجی دلرا بآب ذکر دوست
در قیامت هم نگردم هوشیار
کرده ام جانرا فدای پای دوست
در میان بیخودان جا کرده ام
۱۲ دست از جان و جهان افشوده ام
در میان باغ جان پرورده ام
زان می کز دست جانان خورده ام^{۱۳}
دوست را پس جای جان آورده ام جاری

۱، ۲- اوج=دل ۳- =رندان ۴- ج=من اندرین پای هم ۵- 'ب' این شعر ندارد

۶- 'ا' این شعر ندارد ۷- 'ج' این شعر ندارد ۸- =دل ۹- 'ج' این شعر ندارد ۱۰- =دیده ام

۱۱- =نهاده ام ۱۲- مصرع در 'ا' =سر زکوی لا مکان بر کرده ام، در 'ب' و 'ج' این مصرع در شعر دیگر آمده است

۱۳- =برده ام

خلق گر زنده همی داند مرا زنده ام از دوست و از خود مرده ام
 هستی اندر نیستی افکنده ام نیستی در کوی هستی برده ام
 پای برتر از مکان بنهاده ام سر بکوی لا مکان بر کرده ام
 از برای راحت این نفس شوم اختر مسعود جان آورده ام

غزل نمبر: ۱۸۳

از مکان و کون بیرون جسته ایم در میان لا مکان بنشسته ایم
 خار را از غنچه بیرون کرده ایم جمله تن همچون گل و گلدهسته ایم
 لعل او شیرین است چون خرمای تر واز هوائش جمله ما دل خسته ایم
 تخته دل را بآب معرفت از نگار و نقش کلی شسته ایم
 تا به بندد^۲ صورت در چشم ما کلک صورت از میان بکسته^۳ ایم
 زنده ایم از عشق جان افزای او رسته جانرا زتن بکسته ایم
 ق از وجود کلی^۴ بیرون رفته ایم با وجود لم یزل پیوسته ایم
 ه از سر هر دو جهان نگذشته ایم چشم را از غیر حق بر بسته ایم
 گرچه اسم ماست مسعود از ازل ما ز اسم و از مسمی رسته ایم

غزل نمبر: ۱۸۴

جلوه توحید بی نامست و نام عشرت طاؤس بی دامت و دام
 اندران صبحی که نور یار نیست پیش چشم عاشقان شامت و شام
 هر که در سودای دلداری بسوخت بهخوگان دانند کو خامست و خام
 جام تن گر بشکنی دریاء غیب^۶ باده جام ترا جامست و جام
 قبله خاصان خم ابروی تست قبله عامان که این عامست و عام جاری

۱- 'ا' این مصرع ندارد ۲- ج= تانه بندد ۳- ج= شکسته ام ۴- در هر سه نسخه= کل

۵- 'ج' این شعر ندارد ۶- 'ج' در یار غیب

بر هوا از خوری جولان بکن
تلخ داری گر ز لذت کام خویش
می روم در لا مکان بی پا و سر
ا بگذر ای مسعود بک از نام خویش
توسن نفس تو گر رامست و رام
مر ترا با یار تا کامست و کام
رهروانش را همین کامست و کام
جلوه توحید بی نامست و نام

غزل نمبر: ۱۸۵

امروز درین مجلس جز یار نمی بینم
از نور رخ دلبر پوشیده شده چشم
شد سر^۳ عیان در من گشته همه جان تن
اسلام مجاز^۴ من شد دور ازین مجلس
کفر سر^۵ گیسویت بگرفت همه درا
صد خرقة بیک باده بفروختم از مستی
از دیده بیرون کردم^۶ هر خار که جان خستی
بیار بدست جانم از زگس بیمارش
مسعود شده نامم محمود شده جمع
شد روشن از و چشم اغیار نمی بینم
دلدار نمی خواهم دیدار نمی بینم
بیرون و درون خود جز یار نمی بینم
در مجلس خود من جز کفار نمی بینم
رگهای تن خود جز زنار نمی بینم
تسبیح نمی خواهم و دیدار نمی بینم
در باغ وجود اکنون یک خار^۷ نمی بینم
زو رفت چو بیماری بیمار نمی بینم^۸
در جمع وجود اکنون اسرار نمی بینم

۱- مصرع در ب' = بگذر از نام مسعود بک ۲- 'این شعر ندارد ۳- ج = شهره ۴- ج = مجازی

۵- اوب = کفر بر ۶- ا = آرم ۷- ب = جز خار ۸- 'ج' این اشعار و مقطع ندارد

غزل نمبر: ۱۸۶

۱

بشکن قدح باده که ماست استیم
 از سجدہ و محراب بیکبار بُردیم
 تانستی دوست^۳ به هستی بخردیم
 گر قبلہ ابروی نمائی ز سر شوق
 دستار فگندیم ز سر بر در خمار
 تا کفر حقیقی نشده رہبر جانم
 جز یار نہ بنیم^۴ و نخواہیم و نجویم
 در کفر سر زلف تو چون روی تو دیدیم
 گشتت ز کعبہ رخ مسعود بک ای دوست
 بی باده^۲ ہم از لعل لبہای تو مستیم
 مدہوش شدہ بر در میخانہ نشستیم
 در ہستی او باز ز سرست شدستیم
 صد کعبہ گذاریم مر اورا بہ پرستیم
 وز دست مخان رشتہ زنار بہ بستیم
 از قبلہ اسلام مجازی فکستیم
 وز خویش گذشتیم ز اغیار برستیم
 از رشتہ زنار دگر باد گستیم
 در کعبہ چہ بنیم چو از کفر برستیم

غزل نمبر: ۱۸۷

۵

ساقی قدحی در دہ کز عشق تو میسوزم
 بر گرد وجود تو کان شمع جہانسوز است
 تا دیدہ شوخ من با روی تو خو گیرد^۶
 تا لوح جمال تو دل خواند بالہای
 ۹ از روز و شب عالم چون صبح برون جستم
 قرضی کہ ستد جانم در^{۱۰} روز ازل از تو
 مسعود بک از مستی با دوست ہی گوید
 تا از می گلرنگت چون شمع بیروزم
 از شوق چو پروانہ می گردم و می سوزم
 چون بال^۷ پلکہا را از غیر تو می دوزم
 او جہل باندازد ہر علم کہ آموزم^۸
 شد رنگ رخ و زلفت تا آنکہ شب و روزم
 از خویش برون آیم آن قرض تو در دوزم
 بر دار تو منصورم در وصل تو فیروزم^{۱۱}

۱- 'ج' این غزل ندارد ۲- = بی باده ۳- ب = تانستی از دوست ۴- ب = جز دوست نشینم

۵- 'ج' این غزل ندارد ۶- ب = خوی گیرد ۷- = باز ۸- = منورم ۹- مصرع در

۱۰- = از روز و شب عالم بی خویش برون جستم ۱۱- ب = افروزم

غزل نمبر: ۱۸۸

بکشی لب که از وی هوس شراب دارم ۱ نمکی بریز زان لب که دلی کباب دارم
 شب من چو گیسوی تو صنما سیاه کشتت ۲ بخیاں اگر چه در وی مه و آفتاب دارم^۳
 خم ابروی تو امشب در دیده ام نشسته^۴ ۵ شاید اگر بگویم مه در نقاب دارم
 یک قطره ازان رخ بر لب چکان که هر دم ۶ بی هوش می شود جان دل بر گلاب دارم^۷
 شاید که نقش رویت در چشم من نشیند ۷ پیوسته در خیالت^۸ نقش بر آب دارم
 دل از خیال خوبان یک لحظه باز ناید ۸ او بر خطا بخلطه^۹ و من بر صواب دارم
 تو بحسن آفتابی و منم به خربله غم ۹ نظری بجال^{۱۰} من کن که دلی خراب دارم
 ۱۰ جانان بخواب گاهی شاید کنارم آیی من چشم خویش هر شب عدا بخواب دارم
 مسعود دل زکوشش دامنم که باز ناید تا چند خویشتن را اندر عذاب^{۱۱} دارم

غزل نمبر: ۱۸۹

از بی خبر بی روی او این دیده را پر خون کنم ۱۳ قامت همچون الف را عین مثل نون کنم
 تا خیال روی او در^{۱۲} چشم ما گیرد قرار ۱۴ مردمان دیده را^{۱۵} از خانها بیرون کنم
 صورت زیبای او از چشم ما پنهان شد است ۱۵ در سر سودای او این دیده و دل خون کنم
 قامت آن سرو باغ جان خو نیست اندکنار^{۱۶} ۱۷ من کنار خویش را از گریه چون چگون کنم
 نقش او در چشم ما پدید است چون صورت در آب ۱۸ ما چرا نظاره آن نقش دیگر گون کنم
 رهروان کوی او راهست هر دو پای بند^{۱۹} ۱۹ این جهان و آن جهان را در ره هم چون کنم
 عشق خوبان در دل عاشق نمی گیرد قرار ۲۰ گریهی خواهم لیلی^{۲۱} خویش را همچون کنم
 ۲۰ گر چه کم گردد ز آب دیده نور چشم ما آتش سودای او در جان خود افزون کنم
 عشق او افروخت آتش در دل مسعود یک روسیه از دود آن خوبشینه گردون کنم

۱- 'ج' این غزل ندارد ۲- = دل ۳- کرم خورده ۴- = نشسته است ۵- مصرع در 'ب' کی شاید اگر
 بگویم در آفتاب دارم ۶- ب= دل بر کباب دارم ۷- = خیالش ۸- = بخلطه ۹- ب= بجان ۱۰- مصرع
 در 'ب' = جانان بخواب گاهی شاید کنارم آیی ۱۱- ب= بک ۱۲- ب= عدا خراب ۱۳- 'ج' این غزل ندارد
 ۱۴- ب= تا خیال او درون ۱۵- ب= مردمان را دیده ۱۶- ب= جهان چون نیست اندکنار ۱۷- = ما ۱۸-
 ب= هست چون دریای بند ۱۹- ب= گریهی خواهم که لیلی ۲۰- مصرع در 'ا' گر چه گردد ز آب دیده نور چشم ما پدید

غزل نمبر: ۱۹۰

۱

آن نازنین مست من نمود رخ چو صمدم
 شد کعبه جان روی او محراب دل ابروی او^۳
 صبح وصالش خنده زد سرو قدش شرمنده شد^۵ کذا
 باده صبا از کوی او آور بوی در چمن
 دل شد سودای خطش سرگشته چون باد سحر
 در هر گلی کز روی او یابد نشانی^۸ چشم من
 بگرفت حسن ابروش مه گشت در عالم نشان^۹
 هر گه که خورشید رخسار طالع شده در چشم من
 در دیده مسعود بک افتاد چون عکس رخ
 دل شد خراب از دیدنش جان گشت مرفوع قلم^۲
 سر^۴ چون خم گیسوی او از بهر سجده گشت خم
 چندان زگریه چشم من اندر سحر افکنده نم
 ۶ دزدید باغ آن بوی را روی گل شد مشکدم
 نقاش صنعتش چون زده برمه ز مشک تر رقم^۷
 گرد سرش از آرزو گردد چو باد صمدم
 برخاست شکل قاتمش شد سرو در خوبی علم^{۱۰}
 شب گشت روز از روشنی آمد خوشی و رفت غم
 شد آتش سودای او افزون ز آب دیده کم

غزل نمبر: ۱۹۱

۱۲

من زان دولب شیرین صد شور بر انگیزم
 ای شاہد می خواره کن درد مرا چاره
 بربود ز من دین را تا غمزہ ہندویت
 با آنکہ سرم سازد صد پاره رقیب تو
 دی کار^{۱۵} چنان کرده از سینہ خدنگ تو
 وصف لب شیرینش در ہر غزلی آرم
 مسعود ز سودایش جان بر لب من آید
 از جرعه نیندازد^{۱۳} من خون جگر ریزم
 در سینہ ما بنشین^{۱۴} تا با تو در آمیزم
 برباد شدہ ای جان آن تقوی و پرهیزم
 پیوستہ چو شانہ من در زلف تو آویزم
 پیکانش نمی یابم ہر چند کہ می بیزم
 تا تنگ شکر یابند عشاق ز تہریم
 گوید کہ دہن بکشا کز بند تو بگریزم

۱- 'ج' این غزل ندارد ۲- 'ا' ناخوانا ۳- = محراب دو ابروی او ۴- اوب = من

۵- ب = سر سبز شد ۶- مصرع دُرُب دزدید باغ آن بوی را گشت گل زان مشکبو ۷- ب = رقم زد بر مرہ

مشک تر رقم ۸- = یابی نشان ۹- = نہان ۱۰- = عدم ۱۱- = ازل ۱۲- 'ج' ایل غزل ندارد

۱۳- = براندازد ۱۴- = در سینہ در بنشین ۱۵- = کرد

غزل نمبر: ۱۹۲

ہر روز دل و دیدہ در راہِ تو می^۱ بازم
 تو شمع دلی و من پروانہ سرگشتہ
 سودای سر زلفت پیوستہ مرا نہبید
 گر سرو زند لافی با قامت موزون
 حسن رخ زیبایت^۲ در دیدہ من شستہ
 از لعل دل آویزت سرمست چنان گشتم
 مسعود تو ام جانان تو اختر سعد من
 ہر شب بخیال تو می سوزم و می سازم
 برگرد تو می گردم سر پیش تو می بازم
 تو شاہد عیاری من رند دعا بازم
 با نوک مژہ اورا از بخی بر اندازم
 در حلقہ عشاقست شاید کہ سر افرازم
 در روز قیامت ہم با خویش نہ پردازم
 بر عالم و بر آدم از نام^۳ تو می نازم

غزل نمبر: ۱۹۳

۴

من کہ از لعل تو در جان کندم
 دارد از زلف تو سودای دگر
 شد سپید از گریہ این روی سیہ
 مہر خم بشکن شراب و نقل آر
 گر زند لاف از^۱ قد زیبای تو
 پای در گل ماند از ہجرت مرا
 چشم من گر بی تو در گل بگردد
 از خیال روی او نگرشتم خیال
 نیک چون دیدم من ای مسعود بک
 ۵ خون دل می نوشم و جان می کنم
 ہر سو موی کہ بینی بر تنم
 نیست تاریکی بچشم روشنم
 تا دہان بند گویان بشکنم
 سرو را از بخی و از بن برکنم
 ہم ازان من دست بر سر می زنم
 گل میان دیدہ او انگنم
 در خیالم کین خیالست یا منم
 از وجودم ہست من پراہنم

۱- ج=ہی ۲- ج=زیبا بین ۳- ج=ناز ۴- "ج" این غزل ندارد

۵- مصرع در "ا" = خون ہی نوشیم و جانی می کنم ۶- "ا" از ندارد

غزل نمبر: ۱۹۴

۱

باز یارِ خویش را بر شکل دیگر دیده ام
چشم او غلطان و جان هوشیاران مست ازو^۲
بر میان^۳ نازکش کان جعد پر پیچیده بود
مردمان چشم من در ظلمت افتادند ازان^۴
۵ تا نہال قامتش در چشم من کردست جا
چشم ہای مردمان را خاک پایت سرمہ شد
پیش من مسعود او ہر گہ کہ غلطان آمد است

مست بی خود از می و بگرفتہ ساغر دیدہ ام
زلف او پیمان و دین زو گشتہ اہتر دیدہ ام
عین چون مار سیہ بر صندل تر دیدہ ام
کز خیال زلف او ظلی مصور دیدہ ام
ق کافر^۶ گر جانب سرو و صنوبر دیدہ ام
چون نہاد از نازکی آہستہ پا بر دیدہ ام
چشم من در خاک غلطید است من گر دیدہ ام

غزل نمبر: ۱۹۵

سر باز بکن جانان تا پیش تو سر بازم
در لالہ زخم آتش بی آب کنم نرگس
نخل قد زیبات گردد زیر من آید
۸ شمع رخ تابانت تا در نظرم آید
در دیدہ خیال تو ہر گاہ کہ جاگیرد
مرغان ملک سیرت در دام تو افتادہ^۹
مسعود معاذ اللہ کز عشق تو باز آید

و آن حلقہ گیسو را در گوش دل اندازم
از یاد تو بر ہر گل ہر گہ کہ نظر بازم
۷ در حلقہ عشاقست چون سرو سر افرازم
پروانہ صفت باتو می سوزم و می سازم
از خویش برون آیم جز باتو نہ پردازم
بر دانہ خال تو من نیز بہ پردازم^{۱۰}
بر ہر دو جہان چون من زین فخر ہی نازم

۱- "ج" این غزل ندارد ۲- ا= ازان ۳- ب= در میان ۴- ب= افتادہ جان

۵- "ا" این شعر ندارد ۶- کافر ۷- در "ب" مصرع= پروانہ صفت باتو می سوزم و می سازم، آگاہی:

این مصرع در "ا" در شعر متاخری آید و "ب" آن شعر ندارد ۸- "ب" این شعر ندارد ۹- ا= افتادہ

۱۰- ب= پردازم

غزل نمبر: ۱۹۶

۱

زان غمزہ تیر حسن چو گاہ نظر خورم
 خون من آب گشته ز دست جفای تو
 ہر کس ز تیر غمزہ تو بست دیدہ را
 ۲ بریاد دوست چشم کشایم بسوی صبح
 یاری کہ خستہ گشت دل از خار ہجر او
 یکدم من از وفای تو^۳ پاپس نیاورم
 شاید کہ^۴ پای بر سر مسعود بک نہی

از دیدہ خون بر یزم و باز از جگر خورم
 تا چند غصہ ہا ز رقیب تو در خورم
 من چشمہا کشادہ کہ تیر دگر خورم
 از اشک نم بی بازم و باد سحر خورم
 تا کی ز نخل قامت موزنش بر خورم
 گر صد ہزار تیغ برین فرق سر خورم
 دایم فادہ خاک برین رہگذر خورم

غزل نمبر: ۱۹۷

۵ دادہ ام ترک یکی زن^۶، زن دیگر چکنم
 ہمہ کس از زن و فرزند گرفتار شدند
 ق زن بہ خر بار کشد^۷ مسخرہ سازد فرزند
 غم دیرینہ مرا در بر عشق کہن است^۸
 زر و زیور طلبد خلق برای زن خویش
 کشتہ ام نفس سگ خویش بہ تیغ فاقہ
 کردہ ام ضبط چو زن نفس خیس خود را
 زن و فرزند کندیت برای مردمان
 خلق می گفت کہ مسعود چرا زن کنی

کردہ ام خانہ خرابی دگر از سر چکنم
 بہر شان وقت خوش خویش مکر چکنم
 خویش را بی سہمی مسخرہ و خر چکنم
 در بر خویش بشہوت زن نو بر چکنم
 چون زن و خانہ^۹ ندارم زر و زیور چکنم
 مردہ را^{۱۰} باز بشہوات و ہوا بر چکنم
 خویش را ضبط زن و گفت برادر چکنم
 من دران دام مشقت بستم سر چکنم
 کفتمش نفس نمادست چکنم بر چکنم

۱- "ج" این غزل ندارد ۲- این مصرع در "ب" دوبار آمدہ است ۳- ب = یک ذرہ ازدقائی تو

۴- "ا" کہ ندارد ۵- ازین شعر معلوم می شود کہ مسعود بک زن خود را طلاق کردہ بود، مردمان بہ او برای

زواج دیگر گفتہ باشند ولیکن او این مشورت را پذیرفت ۶- ب = یکی را ۷- زن نہ بار کشد،

ب = زن کھدنہ بار کند، ج = زندہ تی بار کشد ۸- ب = در بر عشق و کشت ۹- ب = چون زن خانہ

۱۰- = مرد را ۱۱- = زنی گفت بیادر چکنم، ج = زنی گفت نیادر چکنم

غزل نمبر: ۱۹۸

۱ باب خاص و عشرین کہ مروف بردیف "نون" است

عین چون لہوی خوابست بہار بر چین

مست شد از بوی عشق جان خراب تیان^۳ ۲ چرخ زنان می روند جانب آن بی نشان
مست و^۴ پریشان ہمہ بی سرو سامان ہمہ
۵ ساختہ از سر قدم دست فشان از عدم
بی می خمار مست بی لب ساغر خراب
قالب شان از صفا نور جنان یافتہ
ریختہ انجم ز چرخ گردن گردون شکست^۵
عشق براتی شدہ شوق گرفتہ رکاب
روح ز قالب بخت حسن بران بر نشست
بند عنان را گست روح ز گرمی عشق^۶
رفت ز کرسی و عرش رست^۷ ز لوح و قلم
موج محیط ازل جوش زنان در رسید
کون و مکان غرق شد جان و جہان گشت گم
دید^۸ چو مسعود را سخت پریشان شدہ

غزل نمبر: ۱۹۹

از مستی من مست شدہ حلقہٴ مستان
جان گشتہ ز عکس لب لعلش ہمہ می
شد بادہ چنان مست ز تاثیر لب دوست
میخانہ شدہ کعبہ و ما بادہ پرستان
وز روی صفا آمدہ در سینہٴ مستان
در شیشہ^{۱۳} گنجید ز مستی بشکست آن جاری

۱- 'ب' و 'ج' این شعر تعارفی ندارند ۲- 'ج' این غزل ندارد ۳- ب=جان جوانانیاں

۴- ب=و ندارد ۵- در 'ا' این شعر مکرر است ۶- 'ا' محو ۷- ب=گردون گردان شکست

۸- ب=شکست از سرمستی عشق ۹- ب=چیت ۱۰- ب=صدرہ ۱۱- ا=دیدہ

۱۲- ا=در دہان ۱۳- ب=در سینہ

صوفی که مرا توبه همی داد زمستی
کف کرده چو دریای حقیقت ز سر خویش
هر چشمه که زان بحر خبر یافت روانی^۱
موجی که ز دریای حقیقت شده بیرون
چون حال مرا دید بمیخانه نشست آن
زان کف همه اجسام بیکبار بست بر آن
با بحر یکی گشت همه آب شد است آن
در سینه مسعود بجمید که هست آن
غزل نمبر: ۲۰۰

۲

بزن غوطه در قعر دریای جان
ز گفت و شنیدن برونست آن
دلش تا ز بولیش چو گل بشکفت
تو لیکن نه بندی نظر زین چمن^۳
ترا خار هستی بجان می خلد^۴
بگوشه نشین باش قانع بفقر
مدار از کسی طمع نیکس باش^۵
۶ دو عالم بذات تو هست تعبیه
بکن صیقل آئینه دل نگر
چو غائب شوی در حضورش ز خود
حجاب ره خویشتن هم توئی
زهستی خود چو برون آمدی
۸ تو مسعود شو لوح دل در نگر
که این بحر را کس ندیدست کران
تو صم و بکم و غمی بخوان
بران خار گلها بر این بوستان
بهار دلت تا نگرود خزان
بکش تا سراسر شوی گلستان
چه گردی پی جیفه چون سگان
که تا دست گیرد کس بیکسان
نه فلک نشانست ازان بی نشان
درو صورت معنی غیب دان
نشان بی نشانست مکان لامکان^۷
دران کوش تا تو روی از میان
نهانست عیان و عیانست نهان
تو هستی تو بودی نهان و عیان

۱- ج=روحانی ۲- 'ج' این غزل ندارد ۳- ۱=درچمن ۴- ب=مستی بیای خلد

۵- ۱=مباش ۶- مصرع در'ب'=هر دو عالم بذات تست بقیه ۷- ب=برمکان

۸- مصرع در'ا'=مسعود شوی لوح دل بس نگر

غزل نمبر: ۲۰۱

۱

آن نقش نگارین را در دیده من بنشان
 هستی تو ایاز من محمود ازان گشتم
 ۵ بکشای لب از خنده تا پاره کنم زنده
 دریاب که بیهوشم چون خمر^۷ همی جوشم
 من دیده گریان را چون ابر همی بارم
 ای گلشن سبز من شد بسط تو فیض من
 هستی تو، مسیح من روی تو، صبح من
 هم دیده بکن روشن هم سینه بکن گلشن
 ای اختر سعد من یک روز به برج دل
 ۸ در طالع مسعود آ، کن خانه جان بستان

غزل نمبر: ۲۰۲

باز خرامان رسید سرو خرامان من
 با دو هلال آفتاب خاسته در نیم شب
 فتنه دین منست غمزه هندوی دوست^{۱۰}
 روشنی صبح شد خنده^{۱۲} شیرین او
 دل نکشاید مرا در چمن و بوستان
 باد صبا هر سحر مشک فشان می رسد
 چون ز سر زلف او آمده باد صبا
 چون غزل من یکی در همه دیوان^{۱۵} کجاست
 چونکه بگیرد^{۱۸} قرار خاطر مسعود بک
 راست نشسته^۹ چوتیر در دل پدران من
 زلف چو از رخ گلند آن مه تابان من
 زلف پریشان او^{۱۱} آفت ایمان من
 خون شفق ریخته دیده گریان من
 تا ز کنارم برفت سرو گل افشان من
 آمده باوی مگر^{۱۳} بوی گلستان من
 گشت چو دامان گل^{۱۴} چاک گریان من
 ۱۶ دلیوان شاه^{۱۷} آمده دیوان من
 کرد پریشان مرا مست پریشان من

۱- 'ج' این غزل ندارد ۲- ۱=بر دیده ۳- اوب=ب ۴- مصرع در ۱= بنشین تو درون جان آن شور
 ۵- 'ب' این شعر ندارد ۶- کرم خورده ۷- ب=خم ۸- مصرع در ۲= در طالع
 مسعود اگر خانه جان بستان ۹- ۱=نشست ۱۰- ب=او ۱۱- ۱=اوست ۱۲- ب=خنده صبح شد
 ۱۳- ب=گر ۱۴- ب=زدامان گل ۱۵- ج=هم دین ۱۶- ج=نخسته ۱۷- او=ج=شان
 ۱۸- او=ج=چون بگیرد

غزل نمبر: ۲۰۳

ما هست که در دائره مشک تر است این
 آن رخ نتوان گفت که رشک ید بیضا است^۱
 این روح حقیقی است که گشتست مصور
 آن چشمه خضر است که چون غنچه چکیدست^۲
 این پیرهن یوسف مصری است رسیده
 گشتست ز بولیش دل آشفته من مست
 جانان نظری بر دل آواره ما کن
 احوال دل سوختگان پنجه شناسد
 رخساره مسعود بک ای دوست چه بینی
 یا روشنی دیده صاحب نظر است این
 وین خط نتوان خواند که دور قمر است این
 ۲ بادی نتوان گفت که جن و بشر است این
 یا بهر دل شیفتهگان گل شکر است این
 یا بوی خم گیسوی آن خوش بشر است این
 این باد صبا نیست که بادی دگر است این
 دیر است که افتاده درین رهگور است این
 هر خام چه داند که چه سودای سر است این
 کس خشک ندید است که پیوسته تر است این

غزل نمبر: ۲۰۴

۵

پيوسته سر کشید بگوش تو ابروان
 در خانهای چشم که بت را نشانده ای
 قدت مگر ز صندل تر باز ساخته
 هر گه که سرو قد تو از پیش من رود
 حسنت چگونه درک کند دیده بشر
 سریت در جمال تو کآظهار آنست کفر
 هر صورتی که هست^۳ نمودار روی تست
 چیزی که در^۴ تصور ما هست ازان برون
 گر لن ترانی^۵ است خطاب جلال او
 خورشید که دید هلالین حاجیان^۶
 گشتند بت پرست ازان فتنه مردمان
 کای مارهای زلف زده حلقه بر میان
 دنبال او ز دیده کنم چشمها روان
 در روی تست آیت دیدار بی نشان
 خود کافر است آنکه ازو کرد رو نهان
 محروم خلق و دولت دیدار رایگان
 لیکن تصور آنکه کند اوست خود نهان
 مسعود بین تو حسن جمالش به نیکوان

۱- ب' است ندارد ۲- مصرع در ب' = بادی نتوان گفت که جن بشر است این ۳- ب' این شعر ندارد
 ۴- ج = کش ۵- 'ج' این غزل ندارد ۶- ب = هلال این وحیده آن ۷- ب = هر صورتی لطیف
 ۸- در ب' بعد ازان متروک است ۹- صنعت تلخیص: چون حضور موسی بخداوند اظهار دیدارش کرد پس خداوند
 در جواب گفت: بن ترانی "تو مرا هرگز نتوانی دید"

غزل نمبر: ۲۰۵

۱

چشم خواب آلود او بر بود از سر خواب من
 بر بتان^۲ چشم او ماراست پیوسته نماز
 طفل چشمانش بازی دل ز پیران می برد
 تیرگی لیلته القدر است آن گیسوی او
 وه چه سخت آن کمان ابرویش کاندرو^۵
 بر قضای حکم او پیوسته می دارم نظر
 از قضا آید مگر در دیده ام خواب اجل
 ق آبروی بود^۶ مارا در میان خاص و عام
 چشم از گریه نمی ماند دی مسعود بک

غزل نمبر: ۲۰۶

خواب در چشم ندیده^۸ صنما دیده من
 خانه دیده خرابست بیا دیده من^۹ ق
 کو فلندست درین عین بلا دیده من
 خود کجا نعمت دیدار، کجا دیده من
 سخت آید چو بکوبی^{۱۳} ته پا دیده من ق
 تا بگیرد مه من از تو ضیا دیده من
 تو بیا زود برو گو بلقا دیده من
 تا به بیند قدری سر ترا دیده من جاری

۱- 'ج' این غزل ندارد ۲- =بر نیاز ۳- ب=ساخت ۴- ب=طیبه اللیل

۵- =ابروانش کاندرون ۶- ب=بقیه ۷- ابروی بود ۸- =نیاید ۹- ب=بی دیدن من

۱۰- ب=بخوایم ۱۱- ب=که بمالیم ترا ۱۲- مصرع در ب=من چون نیم پای تو بر چشم به برسم که ترا

۱۳- ب=کلونی ۱۴- اوب=توئی

گرچه پیوسته خورد تیر کمان ابرویت
گر همیشه صنما روی تو باشد در چشم
خواب در دیده مسعود کجا جا یابد
هم نخواهد که شود از تو جدا دیده من
سیر هرگز نه شود دیده نا دیده من
که گرفت آب ز سیل مرثا دیده من

غزل نمبر: ۲۰۷

می کنی باد گری ناز که دیدن من
وقت مردن ز تو گر شربت دیدار رسد^۱
بکش ای دوست ازین اندوه هجران برهان
می گلریگ همی نوشی و خوش می نحسی^۲
من نخواهم^۳ که به بازار تو رسوا گردم
با خیال سر زلف تو که بازی کردم
منم آنجا بحقیقت که تویی پیوسته
بروم واللّه ازین عالم فانی بردار
من بران وعده نخشتم همه شب ای مسعود
خود همانست چگویم صنما مردن من
وہ چه شیرین شود این تلخی جان کندن من
که صواب است من اللہ ترا کشتن من
خبری نیست ز بیداری و خون خوردن من
چاک سازند سگان هر طرفی دامن من
گشت پیچیده سراسر بخیالش تن من
خود خیالست که ماندست به پیراهن من
که برانی ز مرثه^۴ تیغ تو برگردن من
که صبا وقت سحر می رسد از گلشن من

غزل نمبر: ۲۰۸

۵

آن چشمه حیات که هست آرزوی جان
شد خانها خراب ز سیلاب چشم من
خواهم بآب چشمه حیوان به پرورم^۴
گفتم بیک نظاره دل من قبول کن
در هر گلی که حسن رخس دیده بگردد
گشته روان دودیده چو آن^۱ چشم شد روان
چشم است این ندانم یا بحر بی کران
آن سرو را که از قد او^۲ می دهد نشان
گفتا که نیست دولت دیدار رایگان
دارد بجای موی^۹ پلک خارهای آن جاری

۱- ب=شود ۲- 'ج' این شعر ندارد ۳- ج=خواهم ۴- سر ۵- 'ج' این غزل ندارد

۶- از ۷- ب=برسرورم ۸- ب=تو ۹- ب=دارودیده جای

پیوسته سر کشیده بگوشت^۱ ابروان^۲ آری بگوش قصه بگویند حاجیان
بر ملک روم تاقتن آوزد شاه زنگ کز زنگیان حصار شده گرد رومیان
هندو بچه که ملک خراسان گرفته بود هم عاقبت اسیر شده دست کافران
مسعود بک چنانکه ازین باد^۳ شد خراب یا رب باد^۴ دیده اغیار هم چنان
غزل نمبر: ۲۰۹

باب سادس عشرین که مردف بردیف^۵ واو^۶ است
درد عشق است برای دل هر گوشه نشین^{۱۳}

باز بجان می خلد قامت چون تیر او کرد دلم را اسیر زلف چو زنجیر او
بر سر نقاش چین گر گذرد آن نگار محو کند در زمان صنعت^۵ تصویر^۶
آیت حسن است آن خط که بگرد رخ است لیک بشان کسی نامده تفسیر او
من نتوانم کشید از سر سوداش سر پای دلم را گرفت زلف چو زنجیر او^۶
در نظر^۷ اهل زهد دی که خرامان گذشت ۸ آتش سوداش بسوخت خرمن تزویر او
دل که کشیدن^{۱۰} گرفت بر شکن زلف یار عمر نگر صرف شد آمده تقدیر او
شیفته مسعود چون آه زند هر سحر چرخ کند گریه خون از دم شبگیر او

غزل نمبر: ۲۱۰

۱۱

تا از نظر برفت رخ دلپذیر او در چشم من نیامده روی نظیر او
تاریک گشت بی رخ ای باد چشم من گردی ز کوی او برسان^{۱۲} بر ضریح او کذا
من هر دو دیده کرده سپر چون براب گل ۱۳ تا از کدام سوی سرگرد تیر او
از پرتو رخ همه عالم منور است تا خود چه نور یافته چشم بصیر او جاری

۱- سر کشید بگوش تو ۲- ب= ابروش ۳- بار ۴- که باد ۵- اوب= صفت

۶- اوب= جهان گیر او ۷- ج= نظری ۸- مصرع در ب= آتش سوداش سوخت خرمن خرد او

۹- 'ج' این شعر و مقطع ندارد ۱۰- ب= کشیده ۱۱- 'ج' این غزل ندارد ۱۲- ب= برسد

۱۳- مصرع در ز= تا آنکه بچو باد کند گرد تیر او ۱۴- 'ب' و 'ج' این شعر تعاریفی ندارند

جعدش بظلم خانه چشم^۱ خراب کرد ق
 دل می کشد بسوی دو گیسوی عنبرش^۳
 دل بند من بجز خم گیسوش نیست کس
 من چشمها کشاده چو زگس چهار سوی
 مسعود این چه دولت جاوید روی داد
 گردند مردمان بضرورت اسیر او^۲
 آورد باد بوی مگر از عنبر او^۴
 تا ای رفیق من که بود دلپذیر او
 تا از کدام سوی در آید بشیر او
 کوشاه ملک جان شد و این دل سریر او

غزل نمبر: ۲۱۱

۵

غیرت خورشید گشت طلعت رخسار او
 خنجر آن غمزه را داد ز خونم چو آب
 ریخته پروین ز چرخ چون زده دندان شعاع^۶
 نور رخسار برده بود از همه اسلام و کفر
 بر زده از مشک خون بر رخ گلگون رقم
 زلف شکن بر شکن یافته از حسن چون حور
 زگس رعنا ی گل می گردد هر طرف
 سراپا ای است آن خط که بر آن عارض است^۸
 من چو بر آتش کنم چرخ چو پروانه مست^۹
 تنگدست آن دهن هم نتواند فروخت
 دیده مسعود بک دید که تا یار را
 غارت اسلام کرد طرّه طرار او
 تیز چو آتش شده تیغ زبان دار او
 لعل پکان خورده خون از لب دُر بار او
 گر نمودی خطش ظلم ز رخسار او
 در زده خاری بجان از گل بی خار او^۷
 گشته شکسته دلان بسته بهر تار او
 باد صبا کی رسد مژده دیدار او
 نیست کسی جز رخسار محرم اسرار او
 شمع بگوید که نیست شیفته یار او
 گر چه بجان می خرد بوسه^{۱۰} خریدار او
 یافته خواب اجل دیده بیدار او

۱- چشم ۲- مصرع در ب' کشند مردمان بضرورت بصیر او ۳- = عنبرین ۴- مصرع در ب' = آور
 بوی عطر مگر از عنبر او ۵- 'ج' این غزل ندارد ۶- ب = خم زده دیدن شعاع ۷- = رخسار او
 ۸- این خط که بر عارض است ۹- = شب ۱۰- ب = بوی ۱۱- مصرع در ب' دیده مسعود بک داد چو

غزل نمبر: ۲۱۲

۱

عاشقان گشتند مست از بوی تو عارفان مانند گم در روی تو
 روی دل از قبله جان گشته بود گر ندیدی در خم ابروی تو
 زاهدان جمله کرامت کرده گم پیش سحر زگس جادوی تو
 ای بسا فتنه که در اسلام خاست از نهاد غمزه هندوی تو
 کفر شد سرمایۀ ایمان من تا که شد دبستگی باموی تو
 خلق اندر چار طبع^۲ و شش جهت ما توجه کرده^۳ دل را سوی تو
 هست سر حلقه میان عارفان هر که دارد حلقه گیسوی تو
 هیچ جا جانان نمی گیرد قرار تا جدا افتاد دل از کوی تو
 غنچه را بادی که بوید ای نسیم گر نباشد در دهانش بوی تو
 همچو پهلوی قامت من خم گرفت تا نشیند یک دی پهلوی تو
 در سر مسعود بک شد^۴ این هوا کافتد اندر حلقه بازوی تو

غزل نمبر: ۲۱۳

۵

سلسله روح شد زلف دل آویز تو راسخه روح گشت لعل شکر ریز تو
 شکر شیرین که شور در دل خسرو زده^۶ یافته این چاشنی از لب جان بیز تو^۷
 خلق چنین شیفته برمه نو کی شود^۸ نعل نتابد^۹ اگر از سم شبدریز تو
 تا که بدور رقم دازه مشک شد روز جهان کرد شام مهر شب انگیز تو
 زاهد مغرور اگر شاهد ما بنگری خاک شود این همه تقوی و پرہیز تو جاری

-
- ۱- 'ج' این غزل ندارد ۲- ب= چارسو ۳- ب= باتوجه باد ۴- = خاست
 ۵- 'ج' این غزل ندارد ۶- = گلند ۷- = جان سوز ۸- ب= برمه و حور کم شود
 ۹- ب= حسن نباشد اگر

ماه فتاده ز بام سرو ستاده بجای
از سر هر آهنی^۱ می گذرد همچو باد
خون مرا گر بریخت باک ندارم ازان
گشته پریشان ز سر خاطر مسعود بک
خاسته در صحن باغ چون قد نو خیز تو
آب ز خنم که یافت آن مژه تیز تو
خون گیا ریخته است ز گس خوزیز تو
کرد پریشان چو باد زلف دل آویز تو
غزل نمبر: ۲۱۴

در نقابت همیشه صنما دیدن تو
تو مرا کرده نقاب و نگری من محروم
چشم پر فتنه مغلطان و مغلط از شوخی
تاج سرها شده از شیفنگی پا مالت
وه چه ذوق است به پشت غم دل را گفتن
دیده بر دیده نهاده^۲ نگریدن سویت
گر نیائی سوی مسعود هم از دور بس است
نازها کردن و دل بردن و خندیدن تو
آه و فریاد ز نالیدن^۳ من دیدن تو
خلق هم دید و بغلطید ز غلطیدن تو^۴
هم ازان تاقتن تومن و پیچیدن تو
و از سر چشم بر آشتن و نشیدن تو
ناله و عجز و نیاز من و نازیدن تو
یاد آوردن ازین خسته و پرسیدن تو
غزل نمبر: ۲۱۵

وه چه زیبا است آهسته خرامیدن تو
خاک بوسیدن خون خوردن و جان دادن من
گریه ها کردن و جان دادن و خوردن من
خیز با ناز روان شو بکمن تا چون زاغ
خراب آید^۵ شب تاریک چو تنها باشی
آفرینند گل از بهر چه نازک، دانی
۱۲ زین طرف پای فتادن به تقاضا از من
چند یاد آری و نالی ز وصالش مسعود
ایستاده شدن و جانب خود دیدن تو^۶
عهدها کردن^۷ و بشکستن و گردیدن تو
نازها کردن و دل بردن و خندیدن تو
بک رفتار کند گم ز خرامیدن^۸ تو
لب گرفتن^۹ به دعا از من و دزدیدن تو
والله ای دوست که هم از پی پوسیدن^{۱۰} تو
زان طرف باز هکنها و ستمیدن تو
دود^{۱۱} بر چرخ رسیدست ز نالیدن تو

۱- = آهمن ۲- = نادیدن، ب= مادیتم ۳- مصرع در همه نسخه های وزن است ۴- ج= نهادن
۵- مصرع در 'ج' = نازها کردن و خون خوردن و خندیدن تو، آگاهی: این مصرع در 'ب' در شعر متأخری آید و آن
شعر ندارد ۶- ب= عهد کردن ۷- 'اوج' این شعر ندارند ۸- اوج= خرامیدن تو ۹- = خوب
آید، ب= خواب آید ۱۰- ج= بگرفتن ۱۱- ب د ج= نوسیدن ۱۲- 'ج' این شعر ندارد
۱۳- ج= زدود

غزل نمبر: ۲۱۶

۱

گر عاشق مردانه ای دیوانه شو دیوانه شو
 هم جملهٔ جان^۲ چاک کن هم صحن دلرا پاک کن
 هم عقل را دیوانه کن هم روح را پروانه کن
 در زلف دلبر دست زن بر بند دل^۳ در هر شکن
 زنجیر آن گیسو بکش یک جرعه زان لب بخش
 بردار غیرت^۵ رو نشین غیر خدا چیزی مبین
 ۶ اندر سرای لا مکان بی پا بر آئی هر زمان
 دل را و رای عرش دان قص بکن^۴ در لا مکان
 چندین چنان دین می بری^۸ آموز از من کافری
 مسعود بک دل از هوا کن پاک تا یابد صفا
 بر شمع هستی چرخ زن پروانه شو پروانه شو
 از جان و از دل برگذر جانانه شو جانانه شو
 هم سینه را ویرانه کن افسانه شو افسانه شو
 در حلقه اش جان را فلک چون شانه شو چون شانه شو
 هر سوی می زن چرخ خوش^۷ دیوانه شو دیوانه شو
 گر جان تو دارد یقین مردانه شو مردانه شو
 بگذار این هر دو جهان مستانه شو مستانه شو
 پس با امیر مرسلان هم خانه شو هم خانه شو
 دل ساز جای آن پری بت خانه شوبت خانه شو
 بیرون رو از هر دو سرا^۹ پیرانه شو پیرانه شو

غزل نمبر: ۲۱۷

۱۰

باب سابع عشرون که مردف بردیف^۱ استآید ازو هدیه^۲ غیب بشکل تضمین

دی شب که بود در برم^{۱۲} آن نازنین چو ماه ق
 سودای درد عشق سویدای دل گرفت کذا
 امروز کرد صبح و صالم بغم سیاه
 در من نماند هیچ بجز آه آه آه آه^{۱۳}
 بشکست تن ز بار^{۱۴} گرانش بهجو کاه
 سلطان کجا بسوی گدایان کند نگاه جاری
 او از همه غنی است^{۱۵} منم از همه فقیر
 کوه فراق خویش چو بر سینه ام نهاد

۱- 'ج' این غزل ندارد ۲- ب= هم جان جانان ۳- ا= دلرا ۴- ب= هر چرخ گوئی می زن خوش

۵- ب= بردام غیرت ۶- 'ب' این شعر ندارد ۷- ا= چرخ بزن ۸- ب= چندین چو از من می بری

۹- ب= بیرون ز تو هر دو سرا ۱۰- 'ب' و 'ج' این شعر تعارفی ندارند ۱۱- 'ج' این غزل ندارد

۱۲- ا= در بران، ب= دلبرم ۱۳- ب= در مانماند هیچ بجز آه آه ۱۴- ب= بشکست بارها ۱۵- ب= و

درویش کان سواد فقیریش یافته است^۱
 این چشم شوخ کرد نظر بر جمال او
 من نور آن دو عارض زیبایش^۲ دیده ام
 ای آفتاب حسن یکی^۳ سوی ما نگر
 مسعود بک که سرکش آفاق حسن بود
 بازیچه است در نظرش ملک بادشاه
 رویش سیاه ساخته مردم بدین^۴ نگاه
 ای مردمان برای چه بنم به مهر و ماه
 کاندرشب دوزلف تو گم کرده ایم راه
 بر خاک آستانش گلنده ز سر کلاه

غزل نمبر: ۲۱۸

۵

ای آرزوی جان و چراغ دل و دیده
 آن لعل دل آویز بیک خنده شیرین
 چشمت که چو آهوی رمیدست به تندی
 زلف تو کمندیت که بر خار چو جامه
 ق زان^۵ گل که نهادی تو بر آن عارض نازک
 لب بسته در آمد بسخن چشم تو با من
 گر سینه مسعود شکافند پس از مرگ
 بی روی تو شب تا بحر^۶ دیده چکیده
 هر جا که دلی بود به شونجی بخزیده
 دل کرد اسیر و ز کندم برمیده
 بر بسته دل خلق بهر موی کشیده
 در سینه چگویم که چه^۷ ازار رسیده
 باهر مژه^۸ گفته^۹ باهروی شنیده
 هر گوشه خدنگ مژه یابند خلیده

غزل نمبر: ۲۱۹

در انتظار رویت چشمم براه مانده
 چشمم بخانه تو جا داد مردمان را
 گر مایه ام زیان شد در عشق سود نیست^{۱۰} ق
 شاید که سر بر آرد شبدریز تو نهد پا
 اگو که در زخندان^{۱۱} افتاده همچو یوسف
 از دیده خواب رفته در سینه آه مانده
 پیش رخت بدینسان زان رو^{۱۲} سیاه مانده
 کاند سر گدائی سودای شاه مانده
 گشته چون نعل زرین بر چرخ ماه مانده
 رفته رن ز دستش در قعر چاه مانده جاری

۱- یافته ۲- = برین ۳- = زیاست ۴- = گهی ۵- 'ج' این غزل ندارد

۶- ب = سحر این ۷- در هر دو = وی ۸- 'ا' چه ندارد ۹- = گفت ۱۰- ب = و ج = بدیشان زان ورری

۱۱- در هر سه نسخه = سودا نیست ۱۲- 'ب' این شعر ندارد ۱۳- او ج = دران زخندان

سرهای خسروان شد از بس که پا بمالت
از بس که کرد جولان بر فرق توسن تو
نزدیک پیش آیت^۲ هر خسروی که آید
مسعود چون فتاده در بند خو برویان^۳
نعل سم سمندت بر هر^۱ کلاه مانده
در هر سری که بینی زان گشت راه مانده
چون بادشاه گردون دور از سپاه مانده
شد نحو طاعت او جمله گناه مانده

غزل نمبر: ۲۲۰

ز بهر روی تو این چشم من چها دیده
گهی ز دیدن دیدار تو نیا سودم
نهم دو دیده براهت بدین امید مگر
اگر خیال تو آید درون خانه چشم
چه روز باشد اگر در میان خانه من
چو چرخ^۴ چشم بگردد اگر رخت ببند^۵
شدیم گم چو ترا یا فقیم هم^۶ در خود
جهانست خر من گاه و تو کهریائی منی
جمال روی تو هر دیده^۷ که دیده^۸ نماند^۹
هنوز چند کنی و ه تو، دیده نا دیده
تو یک نظر بنمائی و دیده نا دیده
کنی نگاه خرامش بزیر پا^{۱۰} دیده
کشم ز رشک برون^{۱۱} مردمانش با دیده
دویده آیی و گوئی مرا کشا، دیده
چگونه روی تو ببند بگو مرا دیده
حواس خس یکی گشته چون ترا دیده
نماند گاه ضرورت چو کهریا دیده
ولیک دیده مسعود رفت نا دیده

غزل نمبر: ۲۲۱

۱۰

ساغر مستی بدست ما بده
جان من آورده در هوش^۱ تن
صد شکست افکنده در هر دلی
کرده صد جای خسته جان ما
نمستی بستان و هست ما بده
هوش تن بستان و مست ما بده
حاصل این صد شکست ما بده
ق زان دو لب داروی خست^۲ ما بده جاری

۱- ج=هم ۲- بوج= پیشوایت ۳- بوج= زلف رویان ۴- ج=بدیده

۵- ب=کم ز رشک درون ۶- ب=ز چرخ ۷- ب=بینم ۸- ب=هر ۹- ب=هر دیدکی

دیدنماند ۱۰- 'ج' این غزل ندارد ۱۱- ب=قبض ۱۲- در هر دو نسخه=جنت

مومنان را دور کن از حلقه ام
 ۱ جیفهٔ دنیای دون^۲ اقلنده ایم
 ۳ می جهد جانم چو تیر شست تو
 از برای خاستن نبشته ایم
 جان مسعود است مست از بوی عشق
 کافران بت پرست ما بده
 قاب قوسین را بدست ما بده
 صید کن وقت بشت ما بده
 خاستن اندر نشست ما بده
 بادهٔ صافی بدست ما بده

غزل نمبر: ۲۲۲

۴

زهی اسیر قدم لا اله الا الله
 هزار معنی پاک اندرون صورت خاک
 نبشته بود بلوح قلوب پاک نبود
 کسی که دم زند چون مسیح ----- تاخوانان
 زهی ثبوت قدم لا اله الا الله
 کسی که کرده حرم لا اله الا الله
 ز خود بموت چه غم لا اله الا الله
 زبار عشق به صنم^۵ لا اله الا الله
 الف بلام^۹ بهم لا اله الا الله
 زهی خویشتن که اثبات یافته از محبوب
 طریق وصل نباشد مگر بنفی خودی
 کدام کشته بر اعضا با چار بداش تاخوانان
 تراست حرف^۶ تمنا و آن الف چو لام ق
 نشاط^۸ وصل فضا نیست زانکه لا باشد ق

۱- = دنیا و دون، ب= زشت ۲- 'ب' با این مصرع، مصرعی دارد که 'ا' در شعر مابعد دارد ۳- 'ب' با این

مصرع، مصرعی دارد که 'ا' در شعر ماقبل دارد ۴- 'اوب' این غزل ندارند ۵- خاکه ۶- 'حرف' ندارد

۷- غم ۸- نشا ۹- بالام

غزل نمبر: ۲۲۳

مذهب ما خویش پرستی شده نیستی ما همه هستی شده
 رفت ز ما کبر بلندی و نفس شیوۀ ما مستی و پستی شده
 شست^۱ ازل^۲ آمده دل بحر جان مرغ دلم ماهی شستی شده
 عقل برفت از سر^۳ هشیار ما مایه^۴ هوشم^۵ همه مستی شده
 بوی می عشق بجانش رسید زاهد ما شاید پستی^۶ شده
 روح دلم در قفس جسم^۷ بود بازوی او هام شکستی شده
 و هم دوی^۸ در نظرم جای داشت دیدۀ هستی^۹ چو به پستی شده
 خستگی اندر دل محزون شده^{۱۰} چون تو لب خویش خستی شده
 رفت ز مسعود بک این دین عام مذهب او^{۱۱} خویش پرستی شده

غزل نمبر: ۲۲۴

۱۰

باب ثامن وعشرون که مردف بردیف لای است

صورت اغیار نیاید پشتمهای حق بین

افگند سایه آن مه برخاک چون ز بالا ارواح ما بر آورد^{۱۲} از شوق او علالا
 چون نفس ما بدزدی کا لای او ربوده در چشم بند کرده از خشم^{۱۳} خصم کالا
 با^{۱۴} عشق او بگفتم کای شه ترا غلام گفتا که چند گوی هر دم دروغ لالا^{۱۵}
 تا آفتاب رویش بر چرخ کی بر آید ما^{۱۶} چشم باز کرده بنیم سوی بالا
 ما^{۱۷}سیم لام گشته از هجر آن الف قد لیکن چو در بر آید گردد وجود ما لا^{۱۸} ق
 سجدہ بہ پیش آدم کرده همه ملایک ز ابلیس^{۱۹} بر نیامد کہ نور حق تعالی جاری

۱- ج= شسته ۲- ب= الست ۳- ب= دل ۴- ب= موسم ۵- ب= بطنی ۶- ج= چشم

۷- ب= هستی ۸- ب= شود ۹- ب= ما، ج= تو ۱۰- ب= این شعر تعارفی ندارد ۱۱- 'ج' این غزل

ندارد ۱۲- = در آورد ۱۳- = چشم ۱۴- = بر ۱۵- = بدو دروغ دلا ۱۶- ب= تا

۱۷- در هر دو نسخه= بالا ۱۸- ب= از جانش

۱ چون تعبیه است نورش در شمع روح انسان
نه چرخ و هفت گردون در نور او فروشد
از سروهای معنی یکسر بلند گشته
چون کرده از دل من خورشید جان تلالا
مسرود بک ز لطفش^۲ چون بر^۳ کشید بالا

غزل نمبر: ۲۲۵

باب تاسع وعشرون که مردف بردیف^۱ است

۴ یاری از وی طلبد هر که بخواهد تمکین

ای یار^۵ ندانم که تو چونی و کجائی
درد طلب وصل تو از پای در آورد
سر گشته شده هر طرفی چند بجویم^۶
در مظلمه افتاد دل گم شده من
رویت نتوان دید بدین چشم که داریم
بجویم همه هیچ، توئی مایه اشیا
گر جان برود در طلبت باک نداریم^۷
نزدیک تر از بینش و از دیده جدائی
باشد گهی آن روز که از در تو درائی
بیرون ز جهانی و درون دل مائی
ره یابد اگر پرده ز رخ باز گشائی
الا که از لطف و کرم خود تو بنمائی
گردیم همه چیز چو در چشم درائی
باید که تو در طالع مسعود درائی^۸

غزل نمبر: ۲۲۶

۹

ای آنکه ز روی او^{۱۰} صد گونه نشان داری
جان بر سر لب آمد از درد فراق تو
نزدیک شد این جانم دور از تو بدون آید^{۱۱}
گفتی که گمان دارم کز غمزه برم جانت^{۱۲}
کی از تو توان بردن زین گونه سلامت جان^{۱۳}
مرغان سحر که را تا کی بفغان داری
یک لحظه ندادی دل یارب تو چه جان داری
تا چند هنوز آن رخ در پرده نهان داری
امروز یقین گردد چیزی که گمان داری
چشم تو بخون ریزی و آن غمزه گمان^{۱۴} داری جاری

۱- 'این شعر ندارد ۲- = لطفش ۳- = زن ۴- 'بوج' این شعر تعارفی ندارند

۵- ب= ای دوست ۶- ب= بجویم ۷- = ندارم ۸- ب= برآئی ۹- 'ج' این غزل ندارد

۱۰- ب= ای صبح روی او ۱۱- = آمد ۱۲- معرعه درآ= گفتی که گمان بردی کز غمزه برم جانت ۱۳-

= لازم شده جان دادن ۱۴- ب= امان

ای چشم کجا بینی آن سرو خرامان را
مسعود بصد زاری افسانه دل گوید
با آنکه بهر دیده صد جوی روان داری
لیکن تو چنان مستی که گوش بران داری
غزل نمبر: ۲۲۷

۲

ربودی ای صبا جانم مگر از یار می آئی
گلستا می شود خورم^۳ چمن در خنده می آید
اگر گاهی گزر افتد بکوی^۵ شهسوار من
در آب و آتش بی تو ز اشک چشم و زاه دل
اگر چه صورت خوبت ز چشم ما نهان گشت
غبار صحن باغ دل بآب دیده بنشاند
بحسن و ناز وصف تو چگونه می توان کردن
دو زلف عنبر افشان را چنین در هم چه می سازی^۸
اگر چه هیچگاه مسعود در دنیا نیاسوداست

هوای مشک و عنبر شد جهانی گشت سودائی
بوقت صبح گل^۴ افشان چو در گلزاری آئی
ز من گوئی بصد زاری برو که ترک یمنائی
نما رخ ورنه خواهیم داد جان از درد تنهائی
و لیکن در دل و دیده بمعنی عین پیدائی
برای آنکه تار و زی بحسن خود^۶ پیار آئی
که حسن صورت خوبان گرفته^۷ از تو زیبائی
که از سودا^۹ش هر عاقل نهاده سر چو شیدائی
بحق ناز مقبولان ز حسن خود بیاسائی

غزل نمبر: ۲۲۸

۱۰

آن خط که بران صفحه رخسار نبشتی
از خال رخت گر چه شود کفر در اسلام
زیبائی رخسار تو گر در نظر آید
گشتند ز سیل مژه ام مردمکان غرق
ما سر^۲ نتوانیم کشیدن ز جفایت

با مشک سیه مایه کافور سرشتی
کافر نتوان گفت که گشتست بهشتی
حورا و ملایک کند اقرار برشتی
چون^۱ غرق نگردند نیابند چو کشتی
دریای دل افتاد ز گیسوی تو کشتی

جاری

۱- 'ب' این شعر ندارد ۲- 'ج' این غزل ندارد ۳- = خرم ۴- ب = مشک ۵- = بسوی
۶- = خویش ۷- = گرفت ۸- = ظاهر چوی بینی ۹- اگر سودا ۱۰- 'ج' این غزل ندارد
۱۱- = تا ۱۲- ب' سر ندارد

ای دل^۱ نتوان گفت ترا عرش بسدیش تادر تو توئی هست یقین دان که کشتی
جز^۲ صورت مسعود هر آن نقش که بینی ۳ پندار که نقشی است که بر آب نبستی
غزل نمبر: ۲۲۹

۴

لب تو غرق جلاست تو هم می دانی دهم گشته پر آبست تو هم می دانی
قطره خوی ز رخسار تو افتاد بگل^۵ هم ازان بوی^۶ گلابست تو هم می دانی
دیده باگریه بران مست بکفتا کای شوخ^۷ خانه ام بی تو خرابست تو هم می دانی
مردمان از سر سودات^۸ همه پندارند چشم تو^۹ مست ز خوابست تو هم می دانی
پیش تو چشم سپر ساخته ام غمزه بزن بر سپر تیر صوابست تو هم می دانی
از تو گر بوسه بخوام^{۱۰} بزنی بر دهم چه سوال و چه جوابست تو هم می دانی
روی نمای که تائیک نظری ینم سیر که مرا کار شتابست تو هم می دانی
دیده بر عارض تو زاغ شده می بیند^{۱۱} ماه من این چه غرابست تو هم می دانی
شد خضاب سر انگشت تو خون دل من وه چه خوزیز خضابست تو هم می دانی
قدری آب دو چشم و دل بریان دارم چه شراب و چه کبابست تو هم می دانی
مکن اغماز^{۱۲} چو غم پیش تو گوید مسعود که درین دل غلابست^{۱۳} تو هم می دانی

۱- اِدل ندارد ۲- = در ۳- مصرع در ۴- پندار تو نقشی که بران آب نبستی ۵- 'ج' این غزل ندارد
۵- ب= بر گل افتاد ۶- ب= خواب ۷- = بگویندای شوخ ۸- ب= سودا ۹- 'تو' ندارد
۱۰- ب= نخواهم ۱۱- = می بینم ۱۲- = آغاز ۱۳- = غلابست

غزل نمبر: ۲۳۰

۱

اگر در زلف آن مهتاب بینی
تو^۳ در ابروی آن هندو نظر کن
ز سیل چشمهایم مردمان را
بلعلی لبش ای^۵ جان شیرین
برفت آن خشمگین چون از بزم گفت
بدنبالش دوان آب^۸ دو چشمم
ز سیلاب مژه مسعود بک را
نخواهی در شی^۲ مهتاب بینی
عجب تنگی است تا محراب بینی
میان خانه چون غرقاب^۴ بینی
چو موری مانده در^۶ جلاب بینی
کنون روی مرا^۷ در خواب بینی
ز جوشش عین چون سیماب بینی
گهی افتاده در غرقاب بینی

غزل نمبر: ۲۳۱

۹

نظری بقبله دارم به جمال خوبروی
دم صبح را بجویم که دهد ز تو نشانی
تو مشو به پرده تا من نروم^{۱۱} ز پرده برون
ز هوای تو مرا شد تیز دو چشم روشن
بفراغ دل زمانی نظری بخوبروی
مسعود را چه بینی سرو دست و پا بریده
نه به کعبه میل دارم^{۱۰} نه جنت آرزوی ق
دم باد را به بینم که رساندت بوی
ق که نقاب حیف باشد^{۱۲} بچنین لطیف^{۱۳} روی ق
چه کنم که دیده من نرود دگر بسوی
به از آنکه چتر شاهی همه عمر های هوی
که زهر وصل جانان با خون کند وضوئی

۱- 'ج' این غزل ندارد ۲- ب=شب ۳- =نه ۴- ب=مرغاب ۵- ب=بلعل لبش این
۶- ب=بر ۷- =که اکنون روی من ۸- =بدنبالش روان آب ۹- 'ب' و 'ج' این غزل ندارند
۱۰- دارد ۱۱- ب=نرفتم ۱۲- بند ۱۳- لطف

غزل نمبر: ۲۳۲

۱

ای فتنه نو خاسته بر^۲ حسن چه می نازی
چون^۳ عادت خوبانست بسازند و بسوزند^۴ ق
ما پیش تو در عین نیازیم چو ابرو
پابند بهر حلقه گیسوی تو گردد
ما تسم بت پرست خرابات و خرابی
کرد است همه غارت اسلام ز شوخی
ما عشق حقیقی بجوی هم نستائیم
در پیش بتان آر سجودی بارادت
مسعود غباریست که درین دیده نشسته
تا چند دل عاشق مجروح گذاری کذا
ای دوست و لیکن تو بسوزی و بسازی
پیوسته تو مشغول بکمری و نیازی
با زلف تو گرباد کند^۵ دست درازی
زاهد تو بزاری سر آن عشق چه بازی
محراب گرفت مگر آن کافر و غازی
گردیدن خوبانست^۶ درین عشق مجازی
ای زاهد مغرور اگر مرد نمازی
با خون جگر می کنم^۷ ای دوست نمازی

غزل نمبر: ۲۳۳

۸

حسن که تو داری نتوان گفت که ماهی
کشتست ز سبزی خطش کشف همه راز
مرفوع قلم شد دل دیوانه ز سودا^۹
سازم ز سواد خط سبز تو پیای
اگر عشق گناهست فدایش همه طاعت
ای خضر که سر چشمه حیوانست مقامت
بس خرقة که از زلف دو ثابت شده یکتا
غرق است مه از شرم تو در آب چو ماهی
رخساره تست آئینه سر الهی
من فارغ اکنون ز ادا و نواهی
بیرون کشم از دیده سپیدی و سیاهی
در زهد صلاح است بکردیم بتاهی
از حسن زنجانش چرا غرق به چاهی
ای ترک قباپوش که کج^{۱۰} کرده کلاهی جاری

۱- 'ج' این غزل ندارد ۲- = در حسن ۳- = گر ۴- ب = بسوزند و بسازند

۵- ب = باز کف ما کند ۶- خوبانست ۷- = می کند ۸- 'ج' این غزل ندارد

۹- ب = دل دیوانه دانش ۱۰- مصرع در 'ا' فارغ شده اکنون ز ادا و نواهی

۱۱- 'ب' این دو اشعار ندارند ۱۲- = کژ

هر جا که دلی بود بتاراج نهاد است آن کافر هندوی سیه ترک سپاهی
شد ملک حقیقت ز ازل بر تو مسلم^۱ مسعود بک این جمله سپاهند و تو شاهی

غزل نمبر: ۲۳۴

۲

جانم بلب آمد بتمنای سلامی بیک خن^۳ از یار نیاورد پیامی
تا خون که ریزد که شود زنده جاوید آن غمزه قتال کشیدست حسامی
هر هفت فلک بر سر او ریخته انجم خورشید من از حسن بر آمد چو پیامی
تا از نظرم گشت نهان طلعت زیباش بی نور بماندیم فتاده به ظلامی
دشنام ازان لب نتوان گفت که تلخست شیرین تر ز آن کس نغیدست کلامی
احوال دل سوختگان، خام چه داند نا پخته شمارند^۵ چو نمائیم بخامی
نا خورده می^۶ از جام وصال تو دریغا بشکسته دلم سنگ فراق تو چو جامی
تا از سر کوی تو دلم دور فداست آرام نگیرد چو صبا یچ مقامی
از حلقه او کس نهجید است سلامت مسعود دل شیفته افتاد به دای

غزل نمبر: ۲۳۵

۴

ای ماه شب افروز که در حلقه شامی خورشید کشد پیش رخت صبح سلامی
گر لاله کله دار شد و سرو شد آزاد بر هر دو کند حسن تو اثبات غلامی
سون زبان^۸ آوری از لعل^۹ تو دم زد^{۱۰} گل گفت دروغست مزین لاف کلامی
مشغول بذکر تو لب مومن و کافر معمور بعشق تو دل عارف و عای^{۱۱}
سودای تو چختیم همه عمر دریغا در تو اثری نیست ازان سوز ز خای^{۱۲} جاری

۱- پیش مسلم ۲- 'ج' این غزل ندارد ۳- = پیکلی سحر ۴- مثل حافظ شیرازی:

اگر دشنام فرمائی دگر نفرین دعا گویم کلام تلخی ز لب بد لب لعل شکر خارا ۵- = شمارد ۶- ب= تا خورد می

۷- 'ج' این غزل ندارد ۸- ب= بزبان ۹- = حسن ۱۰- ب= زدم ۱۱- = در عارف عای

۱۲- = ازان سوده می

در شرح نیاید که چه دردست درین دل
ای ماه که در نخج گیسوت مقام است^۲
عکس رخ خورشید تو در دیده چو دیدیم
بگرفته چو عشق تو همه ملک وجودم
در ملک صناعت شده ام غیرت خسرو[☆]
اصلند میان شعراشان و دگر فرع
من بر تو چه گویم که درین جام مدای^۱ ق
احوال گرفتار تو دانی که بدای
گفتم عجبست این که تو هم صبحی و شای
گفتا که منم عاشق و معشوق تو نای
در حسن غزل سعدی[☆] و در نظم نظامی[☆]
همه مقتدیانند تو مسعود امای

غزل نمبر: ۲۳۶

۳

دم بدم ای یار^۲ جان ده تو چرای شکنی
مفلس بی مایه منم شخص توئی سایه منم
خسته تو کردی دل ما در تیه^۴ منزل
ق می فکری سنگ بلا بر سر پاکان^۵ ز قضا
مست در آ از در من دست بنه بر سر من
ای دل آواره بیا روی مگردان ز خدا
می شکنی دل ز کسی کو شکنند قلب بسی
«سوی فنا آمده در من و ما آمده
از تن من آه چرا روح فگندی بیلا
اختر مسعود توئی آدم دلاؤد^{۱۳} توئی ق

خسرو آفاق توئی پشت گدا^۵ می شکنی
تخت ترا پایه^۶ منم پانچرا^۷ می شکنی ق
باز توئی حاصل ما گرچه ز ما می شکنی
۹ می شکنی دست جدا پای جدا می شکنی
جای تو در خاطر من گرچه ز جای شکنی
از پی لذات و^{۱۰} هوا عهد خدا می شکنی
بس تو نحسی و نحسی هم بسرا می شکنی
هم ز بقا آمده هم ز بقا می شکنی
در نگری گشت^{۱۱} دوتا پشت کرامی شکنی
عابد و معبود^{۱۲} توئی گر تو هوا می شکنی ق

۱- = درین جا بدای، ب= در انجام دای ۲- ب= گیسوش مقامت ۳- 'ج' این غزل ندارد

۴- ب= ای مایه جان ۵- ب= کرا ۶- = شاه، ب= مایه ۷- = برادر ۸- ب= ماکان

۹- مصرع در ب= دست جدای شکنی پای جدای شکنی ۱۰- ب= لذات هوا ۱۱- مصرع در ا= سوی فنا آمده ام

از من و ما آمده ام ۱۲- ب= در نگری خسته ۱۳- آدم و دلاؤد ۱۴- عابد معبود ☆ سخنوران نامور فارسی

غزل نمبر: ۲۳۷

۱

سخت پریشان شده باز کرامی طلبی
چشم خدا بین ترا تیره کند گرد هوا
روی دگر سو مکن باد گران خوی مکن
گوهر او در دل تست عالم جاں منزل تست
عالم خوابست جهان بر سر آبت جهان
چشمه دریا دلی هست نهان زیر گلی
مست شو از باده هو، از حد ثان ساز وضو
۶ چون ز حدت پاک شوی خواجه افلاک شوی
اختر مسعود مگر بر تو بتابد چو قمر

آب حیاتی ز خضر آب چرامی طلبی
آرزوی نفس بده گر تو خدا می طلبی
قلب ترازوی مکن کر تو چرامی طلبی
حاصل کن^۲ حاصل تست زر ز گدای طلبی
دیده^۳ خرابست جهان وه تو چرامی طلبی
گوش بنه^۴ جانب او گر تو صدای طلبی
سوی فنا روی بکن^۵ گر تو بقای طلبی
زهر تا تریاک توئی پس تو کرامی طلبی
چشم بنه جانب او گر تو ضیای طلبی

غزل نمبر: ۲۳۸

ای عالم نادانی چندین وچه^۱ می خوانی
شد موی سرت بزی در نحوی و در صرنی
آن فهم نه این فهم است گرد واسطه^۲ سهم است
آن گشته اسرار است اندر دل ابرار است
زان علم گذر باید زان یار نظر باید
هم خانه منور کن هم دیده مصور کن
۹ بگذر ز سر عالم و از ذریت آدم
ناگاه اجل آید هر ملک که بر باید

علمی که مفید است آن دانم که نمی دانی
زو فهم نشد حرفی علم است که ربانی
بی و سوسه و وهم است از اسلم شیطانی
آموخته یار است آن علم اقران خوانی
زان تو اثر باید در دیده انسانی
هم جامه معطر کن زان طلعت روحانی
زیرا که توئی آن دم از نغمه سبحانی
آن لحظه چه کار آید بیپوده پشیمانی جاری

۱- 'ج' این غزل ندارد ۲- = آن ۳- ب= دید ۴- ب= به بند ۵- = کن

۶- 'ب' این شعر ندارد ۷- 'ب' این دو اشعار دارد فقط ۸- = بچه، مصرع در 'ب' = ای عالم یارانی چندین چه

همی دانی ۹- 'ج' این اشعار دارد فقط

تو گوهر کان او درتست نشانی او^۲ | یک نغمه ز جان او در انسی و در جانی
 بایار اخوت کن با خاص فتوت کن | با عام مروت کن این است مسلمانی
 مسعود چه می گوئی هر سوی چه می جوئی^۳ | ز آینه نمی شوی زنگار ز نادانی

غزل نمبر: ۲۳۹

۴

صبح است صبحی و صبحی و صبحی | هر سوی و بهر کوئی صلاحی و فلاحی
 مرغان سحر که برقصند و نشاط اند | و ز بهر پریدن همه بکشاد جناحی
 ساقی طرب خیز رسان زان لب میگویند | اندر دل هر شیفته ای راحت راجی
 پیوسته بنوشیم می از جام لب تو | زیرا که درین شیشه شرابست مباحی
 در مجلس من مست گنگار طلب کن | دل سخت ملول است ازین خیر و صلاحی
 تا بوی ریاحین تو آمد بمشام | دل می بکشاید بریاضی و ریاحی
 چون غنچه ازان خنده زنایم همیشه | روحیت غم عشق و دل ماست مراجمی
 نقد ریست ترا کامل و من سخت فقیرم | در کیسه بیداز بکن صرف صحاحی
 مسعود بک و مطرب و معشوق و مدامت | صحبت و صبحی و صبحی و صبحی

غزل نمبر: ۲۴۰

۵

ای اختر لطیف که در برج قالبی | هم روشنی روزی^۶ و هم ظلمت شی
 ما عاشق تو ایم و تو با عشق دردی | ما ذاکر تو ایم و تو با ذکر در لبی^۷ ق
 از عشق زاده تو درون قالب بشر | لم یولد یلم یلدی بی ام و ابی
 ملک خلافتی که بر آدم رسیده بود | میراث ماست خواستم نیست زبانی جاری

۱- 'ج' این اشعار دارد فقط ۲- = نشانی ۳- = پوئی ۴- 'ج' این غزل ندارد ۵- 'ج' این غزل ندارد

۶- = روز ۷- = اوب = درپسی

ما از چهار مذهب عامان گزشته ایم
گر دیگر ان بنصب خود فخر می کنند
حسن جمال روی تو در خود طلب کنیم
جاں را تو می بری ز مکان سوی لا مکان
با خویش باش باد گراں روچه آوری
ما نسخه محمد مرسل فاده ایم
مخصوص بهر خاص نبشتت این کتاب
دین منست عشق تو مارا تو مذهبی
ق مابی نصب^۱ شدیم که مارا تو منصبی
کز دیدها بعیدی و از پیش اقربا
ای عشق لم یزل تو چه با خویش مرکبی^۲
گر فیض ذوالجلال وجود مرکبی^۳
زیرا که هر دلیست درین نسخه نبی^۴ ق
مسعود بک که احمد محمد نخشی

غزل نمبر: ۲۴۱

۵

دوش آمد^۶ از درم یکسر درون عیاره^۷ ای
از سر مرثگان او در بند هر سو رخنه
ترک پشمانش سیه رو گشته^۸ از خون ریختن
تن به پیراهن شود آزرده رویش از نظر
مردمان چشم او در دیده غلطان او
قامتش طوبی و حسنش هرتنی شانی ازو
آن صنم در چشم روشن دیده تاریک ازو
لعل او مایه است شکر را دهانش تنگدل^۹
دیده ام پوشیده شد از بحر آن مه چون فلک
دل اسیر نفس کردی جان گرفتار هوا
از بقا آورده مسعود بک را درفا
بسته در حلقه گیسوی دل آواره ای
وز خیال غمزه اش در هر دلی کناره ای
غمزه هندوی او چون چرخ مردم خواره ای
نرم اندامش چو گل دل سخت تراز خاره ای
گویا طفلست مست شیر در گهواره ای
بر سر هر شاخ بنموده چو گل رخساره ای
مردمان هر سوی گردان بهر یک نظاره ای
پاره باید کرد تا نوشیند شکر پاره ای
میکنند هر صبح از مرثگان دران استاره ای
بر سرم بگماشتی یک ره زنی عیاره ای
گر نسازی تو که سازد چاره بچاره ای

۱- در هر دو نسخه = نصیب ۲-۳- ب = مر بی ۴- در هر دو نسخه = دینی ۵- 'ج' این غزل ندارد

۶- ب = دست آید ۷- ب = سیه او گشت ۸- 'ب' این شعر ندارد ۹- ب = تنگدل

رباعیات

بست و نه حرف تهی است که غزلیات آمد

همبرین نوع نو دینچ رباعی است تواز فکر به بین

رباعی نمبر: ۱

ردیف^۱

ای غافل محروم از اسرار خدا پیدا است بجانب همه انوار خدا
با تست خدا قریب چو باتن جانت^۱ ق زین قرب بعیدی تو با نکار خدا

رباعی نمبر: ۲

رفت^۲ از سر من شیخ و بغم کشت مرا گفتا که بده دست مده پشت مرا
من بر سر سجاده نشستم گریان چون کرد اشارت بسر انگشت مرا

رباعی نمبر: ۳

این نور رسول است چو روح این تن ما وین فیض خدائیت درین روزن ما
آن نور چو از سر بگوید لا غیر 'هو' گوید هر موی که هست در تن ما

رباعی نمبر: ۴

چون خسرو جانست نصیر دل ما در منزل باقیست سریر دل ما
ما جانب اغیار چرا می بنیم^۳ پیوسته چو او هست بصیر دل ما

رباعی نمبر: ۵

ما مرغ قدیم و جهان خانه ما برتر ز مکانست و زمان^۴ خانه ما
آریم بیرون ز نخله چو شمع وجود گردند ملایک همه پروانه ما

۱- در هر دو نسخه = جان ۲- ج = رفت ۳- ج = می بنیم ۴- ج = زما

آگاهی: "ب" رباعی هاندارد

رباعی‌نمبر: ۶

ای روی تو آئینهٔ معنی است مرا سودای تو سرمایهٔ عقبی است مرا
تا شکل^۱ قدت خاسته بر شکل شجر بر نور رخت سجدهٔ موسی است مرا

رباعی‌نمبر: ۷

در دین شما دل نکشاید^۲ مارا دین زهد سیه کار نیاید مارا
ایمان حقیقی چو بجان روی نمود ایمان شما کفر نماید مارا

رباعی‌نمبر: ۸ ردیف^۳

تا چند کشد این دل شیفتهٔ عذاب نی روز قرارست نه شب راحت خواب
از هجر تو شد آب همه خون جگر وز راه پلک بیرون چکید این^۴ همه آب

رباعی‌نمبر: ۹

ما مست و خرابیم خرابیم و خراب جز باده دگر^۵ هیچ ندانیم صواب
ساقی و حریف و می و پیانه همه ماتیم، ز خمار چه جوتیم شراب

رباعی‌نمبر: ۱۰

در یاب که دل رفت ز دستم، دریاب سیلاب مژه کرد مرا غرق در آب
تنگ آمده ام از خود و^۶ از جمله جهان کو جذبه که تا دا رهیم از عالم خواب

رباعی‌نمبر: ۱۱

آن چشمهٔ حیوان که تو داری بر لب خشکت نگارا چو زبانه در لب
جانم بلب آمد از هوای لب تو تا آنکه زرقست بنه لب بر لب

۱- ج=سرو ۲- =بکشاید ۳- ج=آن ۴- ج=مگر ۵- ج=ندارد

۶- 'ج' این رباعی ندارد

ردیف^۱

رباعی نمبر: ۱۲

سیرغ دل ماست بقافِ تربت ۱ زان می زند این شیفته لاف قربت
کعبہ رخ یارست کہ در جان منست سرگشتگی جانست طواف قربت

رباعی نمبر: ۱۳

مردیم لب^۲ تشنه بکویت ہیہات ما خشک لب و در لب تو آب حیات
بشکست مرا قلب رخت، جان بر بود لشکر شکند زود چو شہ گردد مات

رباعی نمبر: ۱۴

ہستی چو ہمہ اوست ہمہ ہستی چیست ☆ چون مایہ تو نیستی است ہستی چیست
چشم تو نمایش است و ہستی جہان و آن را کہ نہ بیند پس آن ہستی چیست

رباعی نمبر: ۱۵

سلطان حقیقی دل و جان بخش من است ملک ازل از آہ و جہان بخش منست
آن چیز کہ نیست است و این ہست چرا بی زحمت اغیار بجان بخش منست

رباعی نمبر: ۱۶

بر شمع تو پروانہ چون عود کجاست ق^۳ و ر^۴ آتش غم خورد مرا، دود کجاست
سودای تو سرمایہ من کرد زیان فارغ شدم اکنون بہ ازین سود کجاست

رباعی نمبر: ۱۷

ردیف^۱

افتادہ چرا ہم بزدان حدوث ق ماراست چو ملک پدر^۲ آدم موردوث
تا بوی گلستان قدم کی برسد باری کہ دلم خستہ شد از خار حدوث

۱- 'ج' این رباعی ندارد ۲- ج=ہمہ ۳- ا=در ۴- ا=قدم

☆ آگاہی: 'ج' بعد ازین رباعی ندارد

رباعی نمبر: ۱۸

ملکی که مرا بود ز آدم میراث گم گشت بکلی من الله غیاث
چو قاضی حاجات توئی در همه حال من از تو چرا باز نخواهم میراث

رباعی نمبر: ۱۹

ردیف 'ج'

ما مفلس و در سینه ما مخزن گنج ما صوفی و در دیده ما مشتی بچ
چون مخزن اسرار الهی دل ماست خود را ز پی جیفه چه آریم برنج

رباعی نمبر: ۲۰

مغرور چه گشتی تو بدین زرین تاج در گورنه شاهی و نه ملک و نه خراج
پا مال کند سرت بصد خواری که او آنکس که ترا همی گفت ای سرتاج

رباعی نمبر: ۲۱

ردیف 'ج'

از پیش گیسوی تو حیران شده روح بکشاید اگر زلف تو گردد مفتوح
هر سو که نهد چشم شود فتح دگر دریابد ازان لعل دل آویز فتوح

رباعی نمبر: ۲۲

ساقی بکفم داد پر از باده قدح در سینه محزون ز می انداز فرح
ق سرگم شده ای چند کنی فرزین بند یک مهره بینداز که افتاد طرح

رباعی نمبر: ۲۳

ردیف 'خ'

بگذشته ام از هر دو جهان چو شه تلخ لذات جهانست مرا چون می تلخ
مشتاق رخ دوست چنانم ز جهان مشتاق مه غزه عیداست بسلخ

رباعی‌نمبر: ۲۳

رویت صنما غنچه صفت، خندان رخ از شرم تو پوشیده همه خوابان رخ
رو گرچه سیه گشت بسی دیده من در چشم نیاید چو رخت ای جان رخ

رباعی‌نمبر: ۲۵

سببی افتاد است بران سبب زرخ صد چشمه حیوانست در آن سبب زرخ
مدهوش ز بولیش شده ام چون موسی^۱ آن جنت عدست مگر آن سبب زرخ

رباعی‌نمبر: ۲۶

ردیف^۲

تا درد فراق تو برین سینه فتاد هرگاه تنم کوه بلا را بنهاد
من قصه درد خویش گفتم مه و سال از دست جفا باش کسی داد نداد

رباعی‌نمبر: ۲۷

از سوز غمت در جگرم آب نماند در دیده با بجز خواب اجل خواب نماند
تا صورت ز یبای تو در چشم من آمد جز قبله ابروی تو محراب نماند

رباعی‌نمبر: ۲۸

در دیده های من جز رخ دلدار نماند پیش نظرم پرده^۲ پندار نماند ق
مدهوش شده رفتم در دیر بتان در دیر بجز صورت دیار نماند

رباعی‌نمبر: ۲۹

در کوی خرابات همه مستانند طاعت بفروشد و گنه بستانند
از عالم لاهوت بقا نباشد منزل آن دم^۳ که به هو مرکب دل را رانند

۱- صنعت تلمیح: اشاره به موسی: چون او پرتو نور خدا دید بی‌هوش گشت، ۲- پرده‌های ۳- آدم

رباعی‌نمبر: ۳۰

درویش چو در فقر و بلا قانع گردد و از هستی و اسباب جهان مانع گردد
چون از همه مصنوع کند بیزاری کلک قلم قدرت صانع گردد

رباعی‌نمبر: ۳۱

بر مست خرابات قلم کی باشد جای که قلم نیست رقم کی باشد
ماسیم درین جسم همه روح الله آنرا وجود اوست عدم کی باشد

رباعی‌نمبر: ۳۲

ق در دیده‌های^۱ من صورت اغیار نماند در گلشن جان جز گل یک خار نماند
بگرفت همه ملک وجودم نورش در ظاهر و باطن بجز آن یار نماند

رباعی‌نمبر: ۳۳

در حلقه^۲ شان اسیر همه دلدارند بگذر ز کسانی که دوئی پندارند
ق آنانکه بدانند^۲ بدان عیارند وازا که ندانند بدان اغیارند

رباعی‌نمبر: ۳۴

در صحبت شان باش که دل هشیارند تا پرده پندار ز دل بردارند
و از عقل بری و ز خودی بیزارند مستند ز دلدار که ازان هوشیارند

رباعی‌نمبر: ۳۵

عاشق که سماع از غنائی شنود از بهر دینی راز نهانی شنود
در حالت وجد چون بگوید ارنی^۳ ق بی واسطه همه ترانی^۴ شنود

۱- در دیده ۲- برانند ۳- آگاهی: چون موسی^۱ بخدا گفت: ارنی انظر الیک (از آیه قرآن) یعنی خود را به من نمایش کن که دیدار تو خواهش می‌کنم

رباعی: ۳۶ ردیف:

گریار جفا کند نباشد ماخوذ در مست خطا کند نباشد ماخوذ
این درد قضائست که در من افتاد چیزی که قضا کند نباشد ماخوذ

رباعی: ۳۷

ای لعل تو کز چشمه حیوانست لذیذ تلخیص ز لذات جهانست لذیذ
شادی جهان را بجوی هم نخرم غمهای تو در سینه چنانست لذیذ

رباعی: ۳۸ ردیف:

بی روی تو یک لحظه مرا نیست قرار دل سخت ضعیفت و تم سخت نزار
چون غنچه و سرو باغ آید در چشم که بوسه کند یاد دلم گاه کنار

رباعی: ۳۹

شد چشمه ز شمشیر فراق تو جگر در خستگی حال دل خسته بگر
خورشید صفت برآئی از شرق دلم من کاستم از هجر تو چون قرص قمر

رباعی: ۴۰ ردیف:

ای قد بلند تو سراسر همه ناز وی زلف پریشان تو پیمان و دراز
هم از تو نیاز خاست اندر دل من در چشم تو نازست در ابروت نیاز

رباعی: ۴۱

در خانه چشمست که آن صورت ناز آورد چو ابروی جهانی به نیاز
رخ جانب محراب چه آرام چو مرا در قبله ابروی تو پیوسته نماز

ردیف^۱رباعی^{نمبر: ۴۲}

بیرونست جمال رخت از وهم و قیاس کز دیدن او گشت یکی پنج حواس
تا تابش دندان تو در چشم من آید از هر مژده دیده چکاند الماس

رباعی^{نمبر: ۴۳}

ساقی نچسیده است می لعل تو بس گردانت برو جمله جهانی چو گس
آسوده مرا روی تو دیدن نهد در دیده وحشت گهی از چشم تو خس

ردیف^۲رباعی^{نمبر: ۴۴}

ای مست می ناز که هستی مدهوش بر ناله این خسته نمی داری گوش
من شرح حدیث تو چنان دریابم پشمان تو گویا و لبانت خاموش

رباعی^{نمبر: ۴۵}

بر خیز ز مستی خود ای نادرولش بیگانگیست یگانه بودن باخولش
تا گم کنی دران نباشی درولش ۱-----

رباعی^{نمبر: ۴۶}

ای شاه بکن زاری مفلس درگوش کز ناله او گشت جهانرا-----^۲
دُر می چکد از دیده من در زاری لیکن چه کنم چون تو نداری درگوش

ردیف^۳رباعی^{نمبر: ۴۷}

تا گوشه ابروی تو شد قبله خاص شد مست ز دیدار تو ارواح خواص
باری که دل از غمزه او رفت ز دست تا چشم تو که تیغ کشد گاه قصاص

رباعی نمبر: ۴۸

در چشم در آمد چو کنان آن بت رقص افتاد ز تاب رخ او دیده بنقص
در طاق دو ابروی تو کان مقصد جانست پیوسته دو صوفی ست سیه پوش برقص

رباعی نمبر: ۴۹ ردیف:

خورشید بلرزد چو نمائی عارض مهتاب بکاهد چو گشائی عارض
در خاک درین دیده بسایم بامید شاید مگر از لطف نمائی عارض

رباعی نمبر: ۵۰

تا نور ز رخسار تو مه یافته قرض^۱ شد سجده به پیش رخ تابانش فرض^۲
یکذره ز انوار رخت خالی نیست هم در همه اسماست و هم در همه ارض

رباعی نمبر: ۵۱

ای صورت زیبا مکن از من اعراض در دیده سواد خط تست نور بیاض
تا بر گل رخسار تو افتاد نظر شد خار مرا گلشن هر هفت ریاض^۳

رباعی نمبر: ۵۲ ردیف:

تا شاید جان را^۴ شده این دیده بساط سیرغ دل از شوق در آمد بنشاط
گفته بزبان حال در گوش دلم تا کی بنشین تو درین کهنه رباط

رباعی نمبر: ۵۳

بر صفحه رخسار چو شد پیدا خط افکنده بدلہای همه سودا خط
افتاد میان من و تو بیزاری این خط جدانیت نه نگارا خط کذا

ردیف^ط

رباعی نمبر: ۵۴

صد گوهر معنی است مرا در هر لفظ لفظیت که مثلش نبود دیگر لفظ
با آنکه بسی لفظ بزرگان گفتند مثل خنم لیک بود کمتر لفظ

ردیف^ع

رباعی نمبر: ۵۵

ما والہ ضعیفیم برای مصنوع در روز حسابست قلم از ما مرفوع
ماراست سماع عشق، در حرمت این هر قول که گویند ندارم مسوع

رباعی نمبر: ۵۶

در مذهب عاشقان وصالست سماع گاهی است جواب و گه سؤالت سماع
گفتی که در اخبار^۱ حرامست سماع مارا ز ازل باز حلاست سماع

ردیف^غ

رباعی نمبر: ۵۷

جانسوز جدانیت دل ماست چراغ زان نور توان دید جمالش بفراغ
در عالم وحدت او بگذر ز دوی بگر که نکوهست یکی نور چراغ

رباعی نمبر: ۵۸

رخسار تو غنچه است خط سبز تو باغ وان خال سیاهست دران باغ چو زاغ
بازار مشائخ شکنان می آید طفلان دو چشم تو کنان بازی ولاغ

ردیف^ق

رباعی نمبر: ۵۹

ماندیم همه عمر گرفتار فراق شد پاره دل خسته ام از خار فراق
کن گاهی بوصل شاد آخر تو مرا تا چند کشم کوه گران بار فراق

۱- = اغیار آگاهی: این رباعی هاردیف^ف ندارند

رباعی نمبر: ۶۰

داری کُہ سیماب نگارا با ساق سیماب شد از تابش این زیبا ساق
رفت از دل مردم هوس ساقه عرش پیش نظر از ناز کشادی تا ساق

رباعی نمبر: ۶۱ ردیف:

ای کوس علوت زده بر نہ افلاک تو بر سر چرخ نو و من در تہ خاک
ای چرخ فرود آیی بکن چالاک بر بند دل شیفته ام بر فتراک

رباعی نمبر: ۶۲

تا دیدہ بران روی کشادست ملک بر راه ز سوداش نہادست پلک
چون در سپیدیست کہ در دیدہ من بروی چو صدف عین افتادست پلک

رباعی نمبر: ۶۳ ردیف:

زین نفسک زدن دل آمد تنگ پیوستہ گرفتار بنامست و بہ تنگ
از تیغ ریاضت فلکم سر ز تنش در پیشہ شیران چہ کند روبہ لنگ

رباعی نمبر: ۶۴ ردیف:

گیسوی تو دامیست بران دانہ خال شد مرغ دلم صید ازان دانہ خال
مرغان ہمہ حسرت آن آب خوردند چیدہ نشدہ پیچ گہ آن دانہ خال

رباعی نمبر: ۶۵ ردیف:

ق دل 'مجر و جان آتش و تن عود کنم سوزم ہمہ ہستی خود را دود کنم
واللہ ولا سواہ بر خوانم و بس اثبات ازان ہستی مسعود کنم

رباعی‌نمبر: ۶۶

در ملک صفا عاشق و معشوق منم او بحر محیط آمد و مغروق منم
نظمم همه تفسیر کلام الله است سیپاره دلم گشت که صندوق منم

رباعی‌نمبر: ۶۷

ما عاشق مستیم و خرابات ندانیم معشوق پرستیم بت لات ندانیم
زنار به بندیم و به بتخانه درآئیم تسبیح چه گوئیم^۱ که مناجات ندانیم ق

رباعی‌نمبر: ۶۸

یا قوت ازان قوت دو یا قوت خوریم حلوا صفت از درد تو یا قوت خوریم
یا قوت خورد لعل تو از خون جگر یا قوت ازان لعل چو یا قوت خوریم

رباعی‌نمبر: ۶۹

بی رویی تو گر اشک نبارم چه کنم روزان و شبان غم نشمارم چه کنم
چون گشت نهان روی تو از پیش نظر بر راه تو گر دیده ندارم چه کنم

رباعی‌نمبر: ۷۰

در آب حیاتیم و بقا می طلبیم^۲ در عین لقائیم^۳ و لقای طلبیم ق
این خود مثل بود که بر خوانم و بس ما نور خدائیم و خدا می طلبیم

رباعی‌نمبر: ۷۱

ردیف:

ماسیم برون آمده از کون و مکان افکنده بصرای قدم مرکب جان
آنچیز که در چشم تو آید سایه است شخص از نظر حصه حرص است نهان

۱- چگویم

۲- می طلبم

۳- بقائیم

رباعی نمبر: ۷۲

منظور جهانست خدا ناظر آن کز فیض نظر داد بهر ذاتی جان
در ذات همه ناظر و هم منظور است جانت نظری اوست بهر ذاتی دان

رباعی نمبر: ۷۳

ردیف:

پیشِ نظم چو شد پیدا او آئینتہ ہر پنجِ حواسم با او
گفت از سر جان خیز مرا می طلبی نشیند گہی دل شدہ با من او

رباعی نمبر: ۷۴

دل خراب شد از تیر و کمان ابرو کاریست مرا زخمِ نہان ابرو
تاثیر مژہ غرق کند اندازد پیوستہ کشیدہ است کمان ابرو

رباعی نمبر: ۷۵

مسعود ندانم بچہ مشغولی تو کز ملک بقا غافل و معزولی تو
تا در نظر خلق نمائی معروف نزدیک خدا از ہمہ مجهولی تو

رباعی نمبر: ۷۶

ردیف:

رخسارہ تست آیت سبحان اللہ گیسوی تو هست لا الہ الا اللہ
من ہر چہ بجز ذات بہ بینم گویم لاحول ولا قوت الا باللہ

رباعی نمبر: ۷۷

تا خاستہ آن ماہ صنوبر بالا از سرو من ندیدہ است کس اختر بالا
آن سرو خرامان کہ نہان بود ہی بکشاد چو گل زرگس پیکر بالا

ردیفی

رباعی نمبر: ۷۸

بر هیچ کسان قهر تو چندین چکنی هر لحظه دل تنگ جفا زین چکنی
من هیچ نیم آنچه که هستی است توئی عمرم همه رقت بتلوی چکنی

رباعی نمبر: ۷۹

بیزار شد از خویش اگر یار منی تا با خود آمیخته در بند تنی
از ما و منی چشم تو پیدا آید خواهی که چینی گذر از ما و منی

رباعی نمبر: ۸۰

ق مارا تو ز خود دور^۱ چرا می داری دل خسته و رنجور چرا می داری
هجر تو بر آورد ز مارا ز دل من نزدیک منی دور چرا می داری

رباعی نمبر: ۸۱

ای اختر روشن که بجان پنهانی هم جانی و هم عشقی و هم جانانی
مجرور تو کردی دلم از زخم فراق بر خسته چرا تیغ جفا می رانی

رباعی نمبر: ۸۲

آن خنجر حسن است نگر تا بینی کز تیزی او خسته دلها بینی
جز تیغ تو محراب ندید است کسی بر خنجر عیش نگر تا بینی

رباعی نمبر: ۸۳

تا چند دلاروی ز خالق تابی ق بگذشت^۲ همه عمر تو در کذابی^۳
از بس که شکستی ز هوای مکرت شد نام تو قلب از پی این قلابی

رباعی نمبر: ۸۴

روز آدینه میان دو نماز این دیوان ختم شد در ماه مبارک رمضان
سن بر هفصد و هفتاد و ثمانی است کین سواد آمده در دیده عشاق عیان

رمضان ۱۲۷۵ هـ

۱- کرم خورده

۲- ۱=بگذشتها

۳- کرم خورده

نامَلِ نَسْهَ حَبِيبِ الْمَدَى كَوَيْدِ:

دُعَايَةِ شَعْرِ

یا رب از فضل و کرم جلوه فزان شاید

تا بگیرند از تو منفعتی جمله جهان

تمام شد دیوان مسعود بک دهلوی بتاریخ نیست و پنج شهر شوال ۱۰۸۰ هـ در عهد بادشاه

فرخ سیر - کاتب الحروف فقیر حقیر بر تقصیر حبیب الله ولد عنایت الله

از آیات قرآنی که در کلام آمده اند:

آیت	مطلب	سوره و آیت نمبر	نظم
ارنی، انظر الیک	روزی حضرت موسیٰ خواہش دیدار خداوند کرد "خود را بمن، بنمائی کہ ترا بہ پیغم	الاعراف ۱۴۳	و عظم ۲۴
اقرب من جبل الوریڈ	ما از انسان قریب تر از رگ جان ہستم	ق ۱۶	مناجات ۳۰
الست، یلی	چون خداوند ہمہ ارواح انسان آفرید، عہد ربوبیت خود از ایشان گرفت و پرسید: "آیا من پروردگار شمانہ ام؟ ہمہ جواب دادند: بیشک۔"	الاعراف ۱۷۳	مناجات ۱۱
الی ربک فارغب	خداوند بہ رسول گفت: "بہ پروردگار خود توجہ دارید۔"	شرح ۸	غزل ۴
انا بشر مثکم	من مثل شما بشر ہستم	الکہف ۱۱۰	مدح شیخ شہاب الدین
انی انا اللہ	بیشک من اللہ ہستم	القصص ۳۰	شعر رابع ۱۶
	چون موسیٰ شعلہ ای بر کوہ طور دید پس فہمید کہ این آتش است، پس برای آتش گرفتن بر کوہ رفت۔ از شعلہ آواز آمد "انی انا اللہ"		

از آیات قرآنی که در کلام آمده اند:

آیت	مطلب	سوره و آیت نمبر	نظم
اتّی جاعل فی الارض	خداوند به فرشته ها گفت:	البقره ۳۰	مدح شیخ رکن
خلیفه	”من بر زمین نایب خود خواهم آفرید“		الدین ۲
اتّافتحتا	بعد صلح حدیبیه چون رسول خدا به مدینه باز همی رفت این سوره ”فتح“ نازل شد: یعنی پیشک ترا فتح مبین دادیم۔	الفتح ۱	غزل ۲۴ ۷
تجرى من تحتها الانهار	این آیت در قرآن بارها آمد یعنی زیرش (زیر جنت) جویها جاری است۔	التوبه ۷۲	مدح شیخ ۵
ترانی	خداوند به موسی گفت: تو مرا خواهی دید	الاعراف ۱۴۳	وعظ ۲۴
جاء الحق وزهق الباطل ان الباطل	حق آمد و باطل محو شد، پیشک باطل برای محو شدن بود	الاسراء ۴۹	نعت اول ۱۰،۹
کان زهوقا			
شهد اللّه انّه	اللّه شهادت می دهد که	آل عمران ۱۸	غزل ۵ ۸
لا اله الا هو	غیرش لائق عبادت نیست		۹
کن فیکون	در قرآن بارها آمده است که چون خداوند اراده تخلق چیزی می کند پس گوید: شو، پس می شود	مریم ۳۵	غزل ۱ ۶

از آیات قرآنی که در کلام آمده اند:

آیت	مطلب	سوره و آیت نمبر	نظم
لیس کمثله شی	مانند او چیزی نیست	الشوری ۱۱	غزل ۲۵ ۱
معهم	با ایشان است	البقره ۹۱	غزل ۷ ۱۳
نقحنا فیه من روحی	در قرآن اصل فعل "نقحْتُ" من در (وجود	ص ۷۲	مناجات
	آدم) از روح خود نفخ کردیم		خصوصی ۲۹
و ابیضت عیناه من	چشمهای او از حزن و ملال سفید گشت -	یوسف ۸۴	کلام قدسی ۴۳
الحزن	چون یوسف گم شد، پدرش در هجر او بسیار		
	گریست		
و فی انفسکم	در نفس شما (نشانیهای ما ظاهر است)	الذاریات ۲۱	کلام قدسی ۱۸
یا اشی	های افسوس - یعقوب در جدائی پسر خود	یوسف ۸۴	کلام قدسی ۴۳
	بسیار می گریست و می گفت "افسوس منی بر		
	(جدائی) یوسف"		

سن	مصنف	مآخذ و مصادر	کتاب
۱۲۸۳ھ	ہاشمی، میرٹھ	شیخ عبدالحق محدث دہلوی	اخبار الاخیار
۱۳۹۵ھ	مفید عام، آگرہ	فضل احمد (مترجم)	اذکار ابرار ترجمہ گلزار ابرار
۱۹۸۰ء	جید پریس، بلیماران، دہلی	پروفیسر خلیق احمد نظامی	تاریخ مشائخ چشت
۱۳۷۷ھ	ندوة المصنفین، دہلی	پروفیسر خلیق احمد نظامی	سلاطین دہلی کے مذہبی رجحانات
۱۳۱۷ھ	مطبوعہ، دہلی	خواجہ گل محمد	تکملہ سیر الاولیاء
۱۰۶۶ھ	مخطوطہ، یونیورسٹی کلکیشن نمبر ۱۹۱	خواجہ کلان عبداللہ بن خواجہ محمد باقی باللہ	رسالہ مبلغ الرجال (مخطوطہ)